

قانون مفرد اعضاء کے تحت نبض پر انقلاب انگیز جديد تحقيق

# تحقيقات اسرار النبض



نور محمد الحاج حكيم محمد حسين دہلوی  
شاگرد رشید حكيم انقلاب الحاج صالح ملتانى  
حكيم محمد الياس و حكيم محمد عرف دہلوی  
پیشینہ و اخلاص و طبی کتب خانہ دہلوی لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ فِي الْجَدِّ مِصْفَةً ۝ إِذَا صَلَحَتْ ۝ صَلَحَ الْجَدُّ كُلُّهُ ۝  
وَإِذَا فَسَدَتْ ۝ فَسَدَ الْجَدُّ كُلُّهُ ۝ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۝

## تحقیقات اسرار النبض

اس کتاب میں نبض کی حقیقت ماہیت اہمیت اور علمی فنی لطیف اور نادر ہیں  
تحقیقات کی روشنی میں پیش کی گئی ہے اور کو تشش کی گئی ہے کہ طب علمی اور طب عملی  
کوئی ایسا موضوع نہ رہے جس کے بغیر اثرات بتائے ضروری ہیں  
اس کے علاوہ طبی محققین کی پچاس کے قریب نبضوں کو قانون مفروضہ امضاء  
کے تحت چھ مرکب نبضوں میں ضم کر کے تشریح و توضیح کر رہی ہے

مصنفہ و مرتبہ

الحاج حکیم محمد یسین زبدۃ الکھماء

شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتان

ترتیب و پیشکش

حکیم محمد عارف و حکیم محمد الیاس دنیا پوری

اندرون 0427913704

042 7358721

فون موبائل 0427913704

# کتاب کا کوئی صفحہ یا مضمون بلا اجازت شائع کرنا منع ہے

☆ نام کتاب ----- تحقیقات اسرار الہی

☆ نام مصنف ----- حکیم محمد یسین دنیاپور

☆ کثافت ----- میراظرین حکیم اشرف جمیل ممتاز ریاض حیدر

☆ ناشر ----- یسین طبیبی کتب خانہ دنیاپور

☆ بار اول ----- 1992

☆ بار دوم ----- 1993

☆ بار سوم ----- 1999

☆ بار چہارم ----- 2001

☆ تعداد ----- 1000

☆ صفحات ----- 144

☆ قیمت ----- روپے صرف

## ملنے کا پتہ

☆ یسین دواخانہ و طبیبی کتب خانہ بالقابل کر بلا گامے شاہ لاہور

☆ یسین دواخانہ و طبیبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیاپور ضلع اودھسرا

# انتساب

تحقیقات اسرار النبض خالص علمی فنی و تحقیقاتی کتاب ہے۔  
جس میں نبض کی ماہیت حقیقت اہمیت ضرورت علمی فنی اور  
مذہبی تحقیقات کی روشنی میں پیش کی گئی ہے۔ جس کا مفید قانون  
مفرد اعضا کی ترویج و ترقی اور نشوونما ہے۔

اسے میں اپنے عزیز دوست حکیم محمد سلیم صاحب ناظم ہمدرد دواخانہ  
علیہ الرحمۃ تحفیل مری کے نام موسوم کرتا ہوں۔

حکیم محمد سلیم صاحب اپنے علاقہ میں قانون مفرد اعضا کی نشر و ارتقا  
کے لئے دن رات کوشاں ہیں اپنے مطلب پر فکری کیمپ بھی لگوا  
چکے ہیں۔ ان کے خیالات بہت بلند ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے آمین۔

خادم فنی

حکیم محمد حسین دہلی پوری



## ترميم و اضافہ شدہ

دوسرا ايڈيشن شائع ہو گیا ہے

قانون مفرد اعضاء کے تحت کامياب علاج کے واقعات

## ميرامطب (حصہ دوم)

ميرامطب حصہ اول کے کاميابی کے بعد اس کتاب کا حصہ دوم پیش خدمت ہے اس میں بھی تمام پیچیدہ اور خطرناک امراض میں جتنا مريضوں کا ذکر ہے جن کا کامياب علاج لیسین دواخانہ میں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء عطا فرمائی تارئين کی سہولت کے لئے ان امراض کے اسباب علامات غذائی و دوائی علاج اور غذا پر ہیز کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ آخر میں نسخہ جات بھی دئے گئے ہیں۔

### مصنفہ و مرتبہ

حکیم محمد عارف دنیاپوری

مدیر اعلیٰ ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیاپور

صاحبزادہ الحاج حکیم محمد لیسین دنیاپوری شاگرد رشید حکیم انقلاب صابر ملتان

☆ لیسین دواخانہ و طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیاپور، لاہور

فون دنیاپور 03017501019 - 0608-304773 لاہور 042-7358721-7913704

# فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۸	مقدمہ	۱
۱۰	اسرار النبض کے اہم نقاط	۲
۱۱	شرائط نبض	۳
۱۲	یادداشت	۴
۱۲	نبض کا اڈل پہلو	۵
۱۵	”دوسرا پہلو“	۶
۱۴	تعریف نبض	۷
۱۸	ماہر نبض شناس کا کام	۸
۱۸	کتاب اسرار النبض کی اہم صفت	۹
۱۹	نبض کی تعریف سے ایک اہم سوال	۱۰
۱۹	دل کی ماہیت و بنیاد	۱۱
۲۱	اقوال متقدمین	۱۲
۲۱	حرکت نبض کا محرک کون ہے	۱۳
۲۳	نبض پر اعصاب دماغ و جگر کے اثرات	۱۴
۲۴	حضرت مسیح الملک کا قول	۱۵
۲۵	قانون مفرد اعضا کے تین امراض کی تصدیق	۱۶
۲۰	تشریح ابدان	۱۷

۱۸	دل کے پردے اور قانون مفرد اعضا	۱۸
۱۹	معالجین طب یونانی اور نبض	۱۹
۲۰	طبیہ کالجوں میں نبض کی بالا اعضا تشریح نہیں پڑھائی جاتی	۲۰
۲۱	قانون مفرد اعضا کا کمال	۲۱
۲۲	نبض کی ساخت	۲۲
۲۳	نبض میں ہم نے کیا دیکھا اور کیا دریافت کرنا ہے	۲۳
۲۴	جسم کے کس حصہ میں نبض دیکھنا افضل ہے	۲۴
۲۵	کلائی کی نبض دیکھنے کے لئے دوسرے اطباء کی آراء	۲۵
۲۶	طیب کے لئے نبض دیکھنے کی ہدایات	۲۶
۲۷	نبض دیکھنے کا طریقہ	۲۷
۲۸	مفرد نبض کیا ہے	۲۸
۲۹	مرکب نبض	۲۹
۳۰	مرکب نبضوں کی تعداد صرف چھ ہیں	۳۰
۳۱	نبض کی تشریح	۳۱
۳۲	طب یونانی کی اجناس نبض کا اقسام	۳۲
۳۳	چھ اہم نثرانہ نبض دیکھتے وقت محسوس کی جاتی ہے	۳۳
۳۴	لفظ معتدل کی تشریح	۳۴
۳۵	وہ حالات و واقعات جس سے انسان گذر کر ادھیڑ تک پہنچتا ہے	۳۵
۳۶	نفسیاتی جذبات	۳۶
۳۷	نفسیاتی جذبات کے جسم پر اثرات	۳۷
۳۸	نفسیاتی جذبات کی تقسیم بالا اعضا	۳۸



۳۹	کیفیات کے نبض پر اثرات	۹۵
۴۰	اخلاط کے نبض پر اثرات	۹۸
۴۱	تینوں مفرد اعضاء کامل کر ایک عضو بنانا	۹۹
۴۲	سودا کی پہلی تحریک عضلاتی اعصابی	۱۰۰
۴۳	سودا کی دوسری تحریک عضلاتی غدی	۱۰۱
۴۴	صفرا کی کثرت کا کثرت کا نبض پر اثر	۱۰۳
۴۵	ماکولات و مشروبات کے نبض پر اثرات	۱۰۹
۴۶	غذا دواء زہر کا اثر، مفرد اعضاء اور نبض پر	۱۱۱
۴۷	طبیعت ثانی بننے والی اغذیہ ادویہ، زہر اور نبض	۱۱۴
۴۸	شراب کا نبض پر اثر	۱۱۵
۴۹	افیون کا نبض پر اثر	۱۱۵
۵۰	نشہ آودا ادویہ کی اقسام	۱۱۷
۵۱	اعتباس و استفرغ کے نبض پر اثرات	۱۱۸
۵۲	ایک واقعہ	۱۲۳
۵۳	استاد صاحب سے مشورہ اور ان کا فرمان	۱۲۴
۵۴	حمام اور نبض	۱۲۷
۵۵	بچپن کا زمانہ اور نبض	۱۳۵
۵۶	جوانی اور نبض	۱۳۶
۵۷	بڑھاپا اور نبض	۱۳۷
۵۸	مرد اور عورت کی نبض میں فرق	۱۳۹
۶۰	حامدہ عورتوں کی نبض	۱۴۰



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہیت و حقیقت امراض کے متعلق جو طبی تعلیم ہمیں دی ہے اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں -

إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضَغَةً ۝ إِذَا صَلَحَتْ ۝

صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ۝ وَإِذَا فَسَدَتْ ۝

فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ۝ إِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ ۝

”بے شک انسانی جسم میں ایک گوشت کا ٹوٹھرا ہے وہ اگر صحیح ہو تو سارا بدن درست ہے یعنی صحت مند ہے اور اگر اس میں کوئی بیماری یا فساد ہو جائے تو سارا بدن (جسم) بیمار ہو جاتا ہے۔  
وہ دل ہی ہے“

نبی اکرم و ہادی برحق نے مختصر اور جامع الفاظ میں مرض کی ماہیت اور حقیقت اس انداز میں بالاعضاء بیان کی ہے کہ اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی شے نہیں کر سکتی۔

ہرگز تو سارے جسم میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی لیکن اگر جسم کے کسی حصہ میں تکلیف ہوتی تو اس کا پہلا اثر دل پر ہی ہوگا۔

دوسرے معنوں میں یوں سمجھیں کہ دل اور جسم کے تمام اعضاء لازم و ملزوم ہیں اگر ان میں سے دل بیمار ہو جائے تو تمام جسم کے اعضاء بیمار ہو جائیں

گئے۔ اور اگر جسم کے کسی عضو میں بھی تکلیف ہو جائے تو دل بیمار ہو جائے گا۔ جس کا اثر جسم کے تمام اعضا میں محسوس کیا جائے گا۔ اسی حقیقت کی تشریح قرآن مجید نے یوں کی ہے۔

إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ ۖ

”تحقیق ہم نے دلوں پر پردہ بنایا تاکہ سمجھ سکیں“

یہاں بھی دل کو تمام جسم کے ساتھ پردوں کے ذریعہ مربوط کر کے دکھایا گیا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ دل کا تعلق تمام جسم کے اعضا کے ساتھ ان کے پردوں کے ذریعہ قائم ہے۔ تاکہ دل مژدہ سرخیاں اسفند ایکس کے ساتھ درد سمجھتے اور محسوس کرتے رہیں۔

چونکہ شریانیں قلب سے لگتی ہیں۔ قلب کی طرح سکڑتی پھیلتی ہیں۔ جو حالت قلب کی ہوتی ہے وہی حالت ان شریانوں کی بھی ہوتی ہے۔ یعنی شریانوں کے ذریعہ سے قلب کی حالت کا پتہ چلتا ہے کہ اب قلب کی ذات میں کوئی تکلیف ہے یا جسم کے کسی عضو میں تحریک تحلیل لکین کی کوئی صوت موجود ہے یہاں یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ ہمارا جسم فعلی

## یادداشت

اعصاب کہتے ہیں۔ ان میں عضلات کا تعلق تو دل کے ساتھ قائم ہے۔ البتہ عذو کا تعلق جگر کے ساتھ اور اعصاب کا تعلق دماغ کے ساتھ قائم ہے۔

خالی کائنات نے اس کی بناوٹ اس ترکیب سے بنائی ہے کہ ان کے اوپر ایک دوسرے کے پردے چڑھے ہوتے ہیں۔

مثلاً دل پر دماغ اور جگر کے دو پردے چڑھے ہوئے ہیں۔ تو جگر پر دماغ اور دل کے دو پردے چڑھے ہوتے ہیں اور دماغ پر بھی دل اور جگر

کے پردے چڑھے ہوتے ہیں۔ یہی وہ اکٹہ ہیں جن کے ذریعہ قلب دوسرے اعضاء کے اثرات کو محسوس کرتا اور سمجھتا ہے۔

چونکہ ان میں دل ایک حرکتی عضو ہے۔ جب وہ خود یا دوسرے اعضاء کے اثرات سے متاثر ہوتا ہے۔ تو اس کی اپنی جال بھی بدل جاتی ہے۔ جس کے اثرات و نشانات ہم نبض میں محسوس کرتے اور دیکھتے ہیں۔

مثلاً جب دل کی ذات میں تیزی آ جاتی ہے تو وہ پہلے سے رفتار اور قوت میں تیز ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر جگر کی تیزی اور اس کی صراحت کا اثر دل پر ہو جائے تو یہ نہ صرف گھبرا جاتا ہے بلکہ پہلے سے سست اور کمزور ہو جاتا ہے۔ جس کا واضح اثر ہم نبض میں محسوس کرتے ہیں یعنی نبض پہلے سے سست اور پست ہو جاتی ہے۔

بالکل اسی طرح جب دماغ و اعصاب کی تیزی کا اثر دل پر پڑتا ہے چونکہ اس وقت رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔ جن کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل ڈوبنے لگتا ہے اور رفتار میں سُست ہو جاتا ہے جس سے جسم ٹھنڈا رہنے لگتا ہے۔ ان حالات کے اثرات دل اور نبض پر پورے محسوس ہوتے ہیں۔ یعنی نبض پست سُست اور مخفّض ہو جاتی ہے۔

## اسرار النبض کے اہم نقاط

(۱) کتاب ہذا میں انہی حقائق کی تشریح و توضیح مختلف انداز میں پیش کی گئی ہے۔ اور کوشش کی گئی ہے کہ تاری کتاب پڑھتے ہی خود بخود نبض کی نہ صرف ماہیت، حقیقت اور ضرورت سمجھ جائے بلکہ اس کے اسرار و رموز سمجھ کر خلق خدا کو مستفید کر سکے۔

(۲) اسرار النبض میں نبض کی حقیقت ماہیت ضرورت بتانے کے بعد قانون



مفرد اعضاء کے تحت نبض کی تین مفرد اور چھ مرکب نبضوں کی تشریح و رنج بیان کی گئی ہے ساتھ ہی ہر نبض دیکھنے کا طریقہ بے حد آسان اور نام نہم لہجہ میں بیان کیا گیا ہے۔

## شرائط نبض

۳۔ چونکہ نبض دیکھنے کے دوران قانون مفرد اعضاء نے چھ شرائط و پابندیاں تحقیق کی ہیں اس لیے ان چھ شرائط کے تحت نبض دیکھنے پر رکھنے کے طریقے لغتوں کی شکل میں تحریر کئے گئے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کا دعویٰ ہے کہ جو معالج ان چھ شرائط کے تحت نبض دیکھے گا وہ کبھی خطا نہیں کھائے گا۔

۴۔ کتاب ہذا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں نبض کو بلا اعضاء پیش کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی مقدمین میں اطباء کی پچاس کے قریب نبضوں کو چھ مرکب نبضوں میں منقسم کر کے ان کی تشریح و توضیح کر دی گئی ہے جس سے حاملین طب یونانی بھی پورے طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔

۵۔ چونکہ جسم پر کیفیات کے اثرات مسلمہ ہیں اس لیے کتاب

ہذا میں کیفیات کے نبض پر اثرات پوری وضاحت سے لکھ دیئے ہیں۔

۶۔ انسان روزانہ کسی نہ کسی مزاج کی غذا کھاتا ہے۔ اگر وہ

مسلل جاری رکھے تو وہی غذا اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہے جس سے

کوئی نہ کوئی مفرد عضو تیز اور کوئی سست ہو کر بھاجو جاتا ہے۔ لہذا اغذیہ

کے جس قسم کے اثرات نبض پر پڑتے ہیں ان کی تشریح بھی کر

دی گئی ہے۔



۷۔ اغذیر سے اخلاط بنتے ہیں۔ جب بھی کوئی خلط جسم و خون میں بڑھ جاتا ہے تو وہ اپنے مزاج کے اعضاء کو تیز اور دوسرے اعضاء کو کست کر دیتی ہے۔ لہذا جو اثرات نبض میں محسوس ہوتے ہیں انہیں بڑی وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔

۸۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر صبرند پرند، حیوان اور انسان زندہ رہنے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کھاتا ہے۔

خالق کل جہاں نے سب کے جسموں خصوصاً انسان کے جسم میں ایسی مشینیں لگا دی ہیں کہ وہ باہر سے آئی ہوئی نعمتوں (غذاؤں) کو وصول کر کے ان کو گلا بکا اور پچوڑ کر دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہیں جن کا اول حصہ لطیف اور دوم حصہ کثیف کہلاتا ہے۔

یہاں اس نقطہ کو سمجھ لیں کہ کھائی ہوئی نعمتیں اگر کچھ دیر بعد میں نہ رکیں تو ان میں گٹنے پکنے اور جو بس نکلنے کا عمل ناممکن ہے۔ غذا کے معدہ میں رکنے کے عمل کو احتباس کہتے ہیں۔ اور اس کا جو بس نکلنے یا پچوڑنے کے عمل کو استفراغ کہتے ہیں۔

یہ اعمال صرف معدہ امعاء میں ہی نہیں ہوتے بلکہ جلد، گردے، مثانہ اور خون وغیرہ میں بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً کہیں جلد کے مسام بند ہو جاتے ہیں تو رے جلد کا احتباس ہے اور کہیں جلد سے پسینہ اتنی کثرت سے آتا ہے کہ موت قریب آ جاتی ہے۔ اس حالت کو جلد کا استفراغی عمل کہتے ہیں۔

بالکل اسی طرح کہیں گردے احتباس کی وجہ سے پشیاں پیدا

مہی نہیں کرتے کبھی اتنا بنا تے ہیں کہ ہر گھنٹہ بلکہ بعض دفعہ نصف گھنٹہ بعد بھی پیشاب خارج ہونے لگتا ہے۔ پیشاب زیادہ بنانے اور خارج کرنے کے عہدہ نگاروں کا استفراغی عمل کہتے ہیں۔ اسرار النبض میں احتباس و استفراغ پر مدلل بحث کی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جس قسم کا استفراغ ہوگا یا جس مزاج کے مفروضہ اعضاء احتباس و استفراغ کریں گے ان کے مزاج کے مطابق نبض تبدیل ہو چکی ہوگی۔

۹۔ انسان تمام دن کام کاج کرتا ہے جس سے تھک جاتا ہے جس کا علاج وہ حمام سے کرتا ہے۔ اسی طرح اسے کوئی تکلیف ہو جاتی ہے تو اسے رفع کرنے کیلئے گرم سرور یا مرطوب حمام استعمال کرتا ہے۔

متقدمین محققین نے ۳۱ کے قریب حمام کی اقسام بتائی ہیں۔ کتاب ہذا میں قانون مفروضہ اعضاء کے تحت بالا اعضاء حمام کی تین اقسام مقرر کی ہیں باقی سب اقسام کو ان میں منم کر دیا گیا ہے۔ انہیں عضلاتی حمام و غدی حمام اور اعصابی حمام کا نام دیا گیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ جو شخص عضلاتی حمام مسلسل استعمال کرے گا تو اس کی نبض بھی آہستہ آہستہ عضلاتی ہو جائے گی۔ اسی طرح جو شخص مرطوب حمام (اعصابی حمام) مسلسل استعمال کرے گا تو اس کی نبض بھی منخفض اعصابی ہو جائے گی۔

آخر میں حل کے دوران نبض کے تغیرات پر مدلل بحث پیش کی گئی ہے۔

نبض کا علم اتنا گہرا اور دقیق ہے۔ میں نے اسے

**گزارش**

مربک خطا و زیان ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ جہاں کہیں بندہ سے لغزش ہوئی ہو اسے درست کر کے ناچیز کو آگاہ کریں۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تحقیقات اسرار النبض

### نبض کا اوّل پہلو

حکیم صاحب میں دکھوں کا گہر ہوں۔ میسرٰی مرض کا آج تک کسی طبیب اور ڈاکٹر صاحب کو پتہ نہیں چل سکا۔ میں اپنی زندگی سے تنگ آچکا ہوں۔ میں پاکستان بھر کے حکیموں، ڈاکٹروں، پیروں، فقیروں، اور جھاڑ پھونک کرنے والوں اور عویدہ گندے دینے والوں کے پاس ہزاروں بار جا چکا ہوں مگر مجھے خوب لوٹا ہے لیکن میسرٰی مرض کی کوئی تشخیص نہ کر سکا اور مینٹس سال سے دھکے کھا رہا ہوں۔ عالیجاہ مجھے فلان شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے اس نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ آپ نبض دیکھ کر تشخیص کرتے ہیں اور پھر علاج تجویز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ دست شفا دے رکھی ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں لاکھوں مریض شفا یاب ہو چکے ہیں۔

آپ میسرٰی بھی نبض دیکھیں اور اللہ کا نام لے کر علاج تجویز کریں مجھے یقین ہے آپ میسرٰی نبض کی صحیح تشخیص کر لیں گے اور مجھے بھی آپ کے دست مبارک سے



شفا ہو جائے گی۔

قارئین یہ ایک مریض کے دل سے اٹھنے والی بات میں نے لکھی ہے۔  
جیکہ روزانہ ہزاروں لاکھوں مریض اسی قسم کی داستانیں طبیعوں، حکیموں، ڈاکٹروں  
کے پاس جا کر سُناتے ہیں اور اپنا اپنا رونا روتے ہیں۔ اور تشخص کے لئے نبض  
کی اہمیت اور ضرورت رو رو کر اور چیخ چیخ کر بتلاتے ہیں۔

**دیکھیں۔** حکیم صاحبان اور طبیب حضرات کا یہ حال ہے کہ وہ باوجود نبض پر ہاتھ  
رکھ کر تشخص کرنے کی کوشش تو ضرور کرتے ہیں لیکن ۹۰٪ نبض کی حقیقت ماہیت  
اور ضرورت کو سرے سے جانتے ہی نہیں ہیں۔

ایسے حضرات نبض دیکھ کر کہتے ہیں کہ ہاں بھی بتاؤ مجھے کیا تکلیف سے اکثر مریض حکیم صاحب  
کو اپنی حقیقت حال بیان کر دیتے ہیں لیکن جو علاج کر اکثر تنگ آچکے ہیں وہ جواب  
میں کہتے ہیں کہ حکیم صاحب آپ نے میری نبض دیکھی ہے آپ مجھ سے پوچھتے کیوں ہیں  
اگر آپ کو میری نبض دیکھنی ہے یہ نہیں آتی تو پھر آپ نے میری نبض کیوں دیکھی ہے۔  
آپ نے مجھ سے نبض پر ہاتھ رکھنے یا نبض پر ہاتھ رکھنے سے قبل کیوں نہیں پوچھا۔  
قارئین یہ بالآخر باتیں نہیں ہیں یہ حقائق ہیں اس قسم کے کمار حکیموں  
طبیعوں خصوصاً ڈاکٹروں سے روزانہ ہوتے رہتے ہیں۔

**بَدِ قِسْمَتِ** کی بات ہے کہ معالج حضرات مریضوں سے اس قسم کی باتیں  
سُن کر تنگ ضرور آجاتے ہیں لیکن نبض کی حقیقت اور ماہیت سمجھنے کی کوشش  
ہی نہیں کرتے

## دوسرا پہلو

جب سے ایلو پیتھی یعنی ڈاکٹری طریقہ علاج وجود میں آیا ہے اس وقت سے



لے کر آج تک ڈاکٹر صاحبان اور پڑھے لکھے کہہ رہے ہیں کہ نبض سے صرف دل کی حرکات کا پتہ چلتا ہے اس کے علاوہ کسی مرض کا پتہ لگانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے ایسے حضرات نے تلاش حقیقت کی بجائے ایک بہت بڑی سچائی و صداقت کو جھٹلا کر عقل مندی و دانشمندی کا ثبوت نہیں دیا۔ افسوس اگر وہ فن نبض شناسی سے آگاہ ہوتے تو ایسی باتیں نہ کہتے۔

## ایک مجبوری اور حقیقت کا اظہار

بے شک ڈاکٹر حضرات نبض سے تشخیص مرض تسلیم نہیں کرتے لیکن جب سچی کوئی مریض ان کے پاس جاتا ہے۔ تو وہ سچی نہ سچی جھوٹی ہی سہی نبض ضرور دیکھتا ہے۔ یعنی وہ نبض دیکھنے کی شرط ضرور پوری کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں نبض نہ دیکھوں لیکن مریض ضرور نبض دیکھنے پر مجبور کرے گا

یہ سب کچھ کیا ہے ایک طرف مریض مجبور ہے دوسری طرف ڈاکٹر مجبور ہے دراصل یہاں بھی باوجود نبض سے تشخیص نہ ہو سکنے کے خیال سے نبض کی اہمیت ضرورت اور اس سے تشخیص مرض ہونے کا لطیف اشارہ ضرور ملتا ہے ورنہ اگر یہ حقیقت نہ ہوتی تو نہ ڈاکٹر نبض پر بات کر سکتا اور نہ مریض نبض دکھانے کی زحمت گوارا کرتا۔

یاد رکھیں جن اصحاب فن کو نبض شناسی کی مہارت ہے وہ نبض دیکھ کر مریض کے دکھوں کی تفصیلات اس طرح کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں جیسے انہیں خود تکلیف ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یا تو جو نبض کی تعلیم دی جاتی ہے وہ غلط ہے یا میرے سے نبض کی اہمیت

## ایک سوال

حقیقت اہمیت اور ضرورت اس انداز سے پیش نہیں کی جاتی جسے آسانی سے پڑھ

کر سمجھ لیا جائے اور اس پر عملی تجربات کئے جائیں۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ نبض کی تعلیم غلط نہیں دی جاتی بلکہ سمجھنے والے دل کی گہرائیوں سے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے وہ تو چاہتے ہیں کہ ایسے ہی نباض بن جائیں۔

طبی کتب میں متقدمین اطباء اور متاخرین اطباء نے نبض کی ماہیت اہمیت اور ضرورت کھول کھول کر بیان کی ہے۔

لیکن اس کو بیان کرنے میں جو کمپی ہے وہ نبض کی بالا اعضا تشریح نہیں کی گئی اگر وہ نبض کی بالا اعضا تشریح کر دیتے تو فن نبض شناسی پر نہ ڈاکٹر اعتراض کرتے اور نہ پڑھے لکھے فرنگی ذہن لوگ نبض کے فوائد سے محروم ہوتے

## اسرار النبض

مندرجہ بالا حقائق نے مجھے مجبور کیا ہے کہ حکماء اور طبیب حضرات کے لئے عمومی اور حاملین قانون مفرد اعضا کی سہولت کے لئے خصوصی ایک کتاب اسرار النبض لکھوں جس میں نبض کی ماہیت، حقیقت، اہمیت اور ضرورت پر مختصر اور جامع تشریح بالا اعضا پیش کروں، جسے پڑھ کر جہاں عالم فاضل لوگ نباض بن جائیں وہاں عام لوگ بھی پڑھ کر تشخیص مرض کر کے خود علاج بخو کر سکیں بلکہ خلق خدا کو بھی مستفید کرتے رہیں،

## تعریف نبض

چونکہ میں یہ کتاب استاد حکیم انقلاب دوست محمد صاحب مدنی کے تحقیق کردہ

قانون مفرد اعضا کے تحت لکھ رہا ہوں لہذا یہاں نبض کی تعریف خود کرنے کی بجائے استاد صاحب کی تعریف نبض پیش خدمت کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں ”نبض شرائین کی اس حرکت کا نام ہے جو دل کے انقباض و سکڑنا اور انقباض

## تعریف نبض

دھیلنا کے ساتھ ان میں خون پھینکنے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ حرکت جسم کی تمام شرائین میں پیدا ہوتی ہے مگر یہاں مخصوص وہ شرائین ہیں جو بعض مقامات پر نمایاں ہوتی ہیں جن کو انگلیوں سے محسوس کیا جاسکتا ہے جیسے کلائی کی شریان۔ کینٹی کی شریان اور سٹخنے کی شریان وغیرہ۔

عام طور پر نبض دیکھنے کے لئے کلائی کی شریان کی ٹرپ دیکھی جاتی ہے جسے مخصوص مفرد اعضا کی تیزی کا پتہ چلتا ہے۔

## ماہر نبض شناس کا کام

جو لوگ فن نبض شناسی آگاہ اور اس پر پوری طرح دسترس رکھتے ہیں ان کے لئے نبض دیکھ کر امراض و علامات کا بیان کر دینا بلکہ ان کی تفصیلات کا ظاہر کر دینا کوئی مشکل کام نہیں۔

## کتاب اسرار النبض اہم ضرورت

یہ کتاب جسے میں نبض کی حقیقت ماہیت اہمیت اور ضرورت پر لکھ رہا ہوں حکماء و طبیب حضرات اور معالجین کے لئے ایک استاد اور رہنما کا کام دے گی



جو لوگ فن نبض شناسی پر دسترس حاصل کر لیں گے وہ بہت بڑی عزت اور وقار کے مالک بھی بن جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز،

لہذا تمام حکماء خصوصاً حامین قانون مفروضات اعضا کا اولین فرض ہے کہ وہ پوری کوشش سے اس کتاب کے ذریعہ شیخ امراض بند نبض کریں انشاء اللہ وہ کبھی ناکام نہیں رہیں گے۔

## نبض کی تعریف سے ایک اہم سوال

نبض کی تعریف سے ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ عضو جو نبض میں انقباض و انبساط پیدا کرتا ہے اسکی ماہیت حقیقت اور اہمیت کی وضاحت کی جائے تاکہ نبض کا اصل مفہوم اور اسکی حقیقت اجاگر ہو سکے یا سمجھی جاسکے۔ چونکہ نبض میں تڑپ دل کے پھیلنے اور سکڑنے سے پیدا ہوتی ہے لہذا نبض کی تشریح و توفیح ہمیشہ کرنے سے قبل قلب و دل کی بناوٹ اہمیت ضرورت اور کام کرنے کی نوعیت بیان کر رہا ہوں تاکہ نبض کی تشریح و توفیح کرنے میں سہولت اور سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

## دل کی ماہیت و بناوٹ

دل دو زبان خون کا مرکز ہے یہ ایک مخروطی شکل کا جوفہ عضلاتی عضو ہے۔ اپنے غلاف میں ملفوف سینے میں دونوں پھیپھڑوں کے درمیان رہتا ہے۔ جوانی میں دل ۵ انچ لمبا ۲ ۱/۲ انچ موٹا ہوتا ہے۔ مردوں میں اس کا وزن تقریباً ۱۰



۱/۲ اپار تک لیکن عورتوں میں ایک پاؤ سے ۱/۲ پاؤ تک ہوتا ہے۔

دل جسامت میں بڑھاپے تک بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے اندر کی جانب ایک جھلی لگی ہوتی ہے جو شریان کی اندرونی جھلی کے ساتھ ملی ہوتی ہے اس کو عربی میں غشاستبطن القلب اور انگریزی میں انڈوکارڈیم کہتے ہیں۔

دل کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک دایاں دوسرا بایاں، یہ دونوں حصے ایک درمیانے دیوار کے ساتھ علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں ہر حصے میں دو خانے ہوتے ہیں اوپر والے چھوٹے خانے کو دل کا کان (اذن القلب) اور انگریزی میں آریکل کہتے ہیں نیچے اور موٹے خانے کو عربی میں بطن القلب اور انگریزی میں وینٹریکل کہتے ہیں، دایاں طرف کے دونوں بڑے چھوٹے خانے ایک سوراخ کے ذریعے ملتے ہیں ان کے درمیان سیاہ خون ہوتا ہے۔

بایاں طرف کے دونوں خانے بھی ایک سوراخ کے ذریعے ملتے ہیں ان کے درمیان سرخ خون ہوتا ہے۔

ان خانوں کے درمیان کوٹریاں لگی ہوتی ہیں جو ایک طرف کھلتی ہیں مگر خون کو واپس نہیں آنے دیتی اگر خون میں دباؤ ہو تو وہ بند ہو جاتی ہیں۔

## دل کا فیصل

دل کا فیصل یہ ہے کہ وہ اپنی انقباضی حرکت سے خون کو شریاں میں دھکیلتا ہے جس سے وہ بدن کے ہر حصے میں دورہ کرتا ہے۔  
دل خون کو کس طرح دھکیلتا ہے۔

اس صورت یہ ہے کہ اس کی عضلی دیواریں پے در پے سکڑتی اور پھینکتی رہتی

ہیں جس سے دل متواتر سگڑا اور پھیلتا رہتا ہے۔  
چنانچہ دل کے دونوں اذن ایک ہی وقت میں پھیلتے ہیں اور دونوں بطن ایک  
ہی وقت میں سکڑتے ہیں۔

جب دونوں اذن پھیلتے ہیں تو دائیں اذن میں اجوف ساعد اور  
نازل وریدوں کے ذریعہ جسم کا کثیف سیاہی مائل خون آتا ہے۔  
اور بائیں اذن میں پھیپھڑوں کی وریدوں کے ذریعہ صاف شدہ خون آتا ہے  
پھر دائیں اذن کا کثیف خون درمیانی سوراخوں کے راستے دائیں بطن میں اور  
بائیں اذن کا لطیف خون بائیں بطن میں چلا جاتا ہے۔ جب دونوں بطن سکڑتے  
ہیں تو دائیں بطن کا کثیف خون یذریعہ شریان ریوی پھیپھڑوں میں صفائی کے  
لئے جاتا ہے اور بائیں بطن کا خون یذریعہ شریان اعظم (لے آرتا) تمام بدن میں  
پرویش کے لئے چلا جاتا ہے۔

دل کے سکڑنے اور پھیلنے کی حرکت ایک لمحہ سے بھی تھوڑے عرصہ میں  
ہو جاتی ہے۔ دل کے ہر ایک سکڑنے کی حرکت میں قریباً  $\frac{1}{4}$  اچھاٹک خون شریان  
اور ورید شریانی میں چلا جاتا ہے۔

مضمون کی وضاحت کے لئے مناسب معلوم ہوتا  
ہے کہ یہاں متقدمین اطباء کے اقوال بھی مختصر طور پر  
درج کر دیئے جائیں جن سے نبض کی حقیقت سمجھنے میں آسانی رہے۔

## اقوال متقدمین

# حرکت نبض کا محک کون ہے

اس امر کی وضاحت کے لئے علامہ حکیم کبیر الدین صاحب اپنی کتاب النبض میں

علامہ علاؤ الدین قرشی کا قول نقل کرتے ہیں اور اسے درست قرار دیتے ہیں۔  
 ”یوں رقمطراز ہیں۔“

”اس میں اگرچہ متقدمین اطباء کی مختلف آراء ہیں مگر صحیح مذہب علامہ  
 علاؤ الدین قرشی کا ہے۔“

### قرشی کا قول ہے۔

کہ قلب کے پھیلنے کے وقت شریانیں سکڑتی ہیں اور قلب کے سکڑنے کے وقت  
 شریانیں پھیلتی ہیں۔

اس قول کی توضیح یہ ہے کہ جب قلب سکڑتا ہے تو روح اپنے خون شریانی کے  
 ساتھ شریانوں کی طرف تہراً و حیسراً دفع ہوتی ہے اور دھکیلی جاتی ہے جس سے  
 شریانیں پھیلنے پر مجبور ہوتی ہیں اور یہ خون اس ترتیب کے ساتھ آگے بڑھتا ہے  
 کہ پہلے بڑی شریانوں سے چھوٹی شریانوں میں اور چھوٹی شریانوں سے عروق شعریہ میں  
 روانہ ہوتا ہے جس سے شریانیں بھر اپنے اصلی حجم پر آ جاتی ہیں۔

خون اور روح کی اس روانگی میں قلب کے انقباض اور اس کے زور کے علاوہ یہ امر  
 بھی اعانت کرتا ہے کہ شریانوں کی لچکدار نالیوں میں سے خون دب کر آگے روانہ ہونے  
 پر مجبور ہوتا ہے۔

پھر جب قلب پھیلتا ہے تو خون کی دوسری طرف متصل شریانوں اور رگوں سے  
 خون اور روح دوڑ کر قلب کی طرف آتا ہے اور اس کے خلا کو بھر دیتا ہے۔  
 یہ عمل بیکجاری (مرزقہ) سے نہایت مشابہت رکھتا ہے۔

انقباض قلب کے پھیلنے کے وقت شریانیں سکڑتی ہیں اور اس کے  
 سکڑنے کے وقت شریانیں پھیلتی ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ نبض کی حرکت قلب کی حرکت کے تابع ہے



# نبض پر اعضا و دماغ اور حرکت کے اثرات

علامہ علاء الدین قرشی صاحب فرماتے ہیں کہ قلب کی حرکت اور اس کا انقباض و انبساط تو قلب کی ذاتی قوت سے وابستہ ہے جبکہ اطباء قوت حیوانیہ سے یاد کرتے ہیں، اگرچہ اس کی یہ قوت محکمہ دیگر امور سے بھی متاثر ہوا کرتی ہے۔

مثلاً جب آنکھوں کے سامنے کوئی دُرا دنی صورت آجاتی ہے، تو دماغ و اعصاب کے توسط سے قلب متاثر ہوتا اور اس سے قلب کی حرکت میں ایک خاص تغیر آجاتا، یہی حال دیگر انفعالات نفسانیہ کا ہے۔

اسی طرح آلات ہضمہ (جسکو غدود) کے امراض و اغراض سے اور دوسرے اعضا کے درد و کمزوری سے بھی قلب کم و بیش متاثر ہوا کرتا ہے۔

چونکہ نبض کی حرکت قلب کے تابع ہوتی ہے اس لئے ان تمام صورتوں میں قلب کے اثرات کے تناسب سے نبض کی چال بھی طبعی رفتار سے بدل جایا کرتی ہے۔

## نتیجہ قول قرشی

علامہ علاء الدین قرشی صاحب کا قول سادہ اور عام فہم ہے اس لئے اس کی تشریح کی خاص ضرورت نہیں ہے البتہ اتنا بتانا ضروری سمجھا ہوں کہ علامہ کے قول سے اس نظریہ و اصول کی نشان دہی ہوتی ہے کہ نبض (شریان) قلب سے متعلق رکھنے کے باوجود صرف قلب کی حرکات کا ہی پتہ نہیں دیتی بلکہ جب قلب پر دوسرے جاتی

مقدور اعضا اعصاب و دماغ اور جگر و غدہ کے اثرات پڑتے ہیں تو ایک طرف قلب متاثر ہو کر اپنی رفتار میں جہاں ضعف و سستی پیدا کر لیتا ہے۔ وہاں نبض کی رفتار میں بھی ضعف یا سستی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ سمجھدار معالج بار بار کے تجربات سے اعصاب و دماغ اور جگر و غدہ کے امراض کا تشخیص کر سکتا ہے جس سے تشخیص امراض اور تجویز علاج میں یقینی بے خطا صورتیں سامنے آجاتی ہیں۔ اس طرح علاج خطا نہیں رہتا بلکہ یقینی ہو جاتا ہے یہی صحیح نبض دیکھنے اور پرکھنے کا مقصد ہے۔

## حکیم مسیح الملک کا قول

عالیجناب حکیم کبیر الدین صاحب اپنی کتاب النبیض کے صفحہ ۱۱۷ پر حضرت مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب کا قول نقل کرتے ہیں۔  
 "ایک بار مسیح الملک مرحوم نے طریقہ تشخیص بیان کرتے ہوئے نبض کے متعلق

فرمایا تھا۔"

کہ نبض سچی تشخیص میں ضروری چیز ہے۔ ڈاکٹروں کا یہ خیال غلط ہے کہ نبض سے سوائے حالات قلبی اور کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

اور یہ قول بھی صحیح نہیں ہے کہ نبض سے کل امراض کا پتہ لگایا جاسکتا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ ہر شخص اپنے تجربے کے موافق نبض سے امراض کی نوعیت معلوم کر سکتا ہے۔ بعض کو دستل امراض کی نبض کا تجربہ ہوتا ہے بعض کو بارہ کا اور بعض کو اس سے بھی زیادہ کا۔

اس کا انحصار شق اور تجربہ پر ہے بلکہ بسا اوقات مریض کے بیان کی تردید میں نبض کی حالت سے ہی کی جاسکتی ہے۔

# قانون مفرد اعضا کے تین امراض کی تصدیق

تسار تین آپ شروع سے پڑھتے آئے ہیں کہ چونکہ حیاتی مفرد اعضا تین ہیں جن میں اعصاب و دماغ جس گرد و غدود اور قلب و عضلات ہیں۔ لہذا جب بھی ان میں لگاؤ و خرابی ہوگی تو ان اعضا کی مناسبت سے تین ہی قسم کی علامات و امراض پیدا ہوں گی۔ اس حقیقت کا ثبوت عالیجناب حکیم حافظ محمد رحیل خاں صاحب کے اس فرمان سے بخوبی ہو جاتا ہے۔

نبض میں ہمیشہ تین چیزیں دیکھنی چاہئیں،

(۱) اعصابی و دماغی کمزوری،

(۲) آلات ہضم اور کبد کا ضعف،

(۳) قلب کی حالت،

تشریح ۱۔ کتنی سادگی اور مختصر الفاظ میں حکیم محمد رحیل خاں صاحب نے نبض کے ذریعہ بالا اعضا کی تشخیص کا حکم فرمایا ہے اور قانون مفرد اعضا کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ معائنہ جب بھی نبض دیکھے تو اس میں وہ تین مفرد اعضا کا حال معلوم کرے۔

(۱) دماغ و اعصاب کی تیزی و سستی دیکھے جسے نظریہ مفرد اعضا دماغ کی تحریک و تحلیل اور تسکین سے تعبیر کرتا ہے۔

(۲) آلات ہضم اور کبد کے ضعف سے مراد بھی یہی ہے کہ جب گرد و غدود کی تیزی و سستی کو دیکھے جسے نظریہ مفرد اعضا جس گرد و غدود کی تحریک و تسکین قرار دیتا ہے۔

(۳) قلب کی حالت سے مراد قلب کی تیزی و سستی مراد ہے جسے حامل قانون



مفرد اعضاء قلب میں تحریک بحیل تسکین پرکھنے کی ہدایت کرتا ہے۔

## حقیقت نبض ابھی نامکمل ہے

مندرجہ بالا اقوال سے حقیقت نبض مکمل طور پر واضح نہیں ہو سکی کیونکہ قلب پر دوسرے حیاتی اعضاء کے اثرات تو بتاتے ہیں لیکن قلب کس طرح ان کے اثرات سے متاثر ہوتا ہے کی وضاحت نہیں کی گئی جس سے قاری مکمل طور پر نبض کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔

لہذا استاد صاحب رحمہ اللہ نے قرآن حکیم سے پیدائش مرض کی حقیقت ماہیت اسباب اور علاج دعویٰ کے ساتھ پیش کیا۔ چونکہ اس مضمون میں انہوں نے پیدائش مرض کا مقام قلب میں ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے حیاتی مفرد اعضاء کے تحریک تحریک بحیل تسکین کے اثرات اور ان کا علاج پیش کیا ہے جس کے پڑھنے سے انشاء اللہ قارئین بآسانی نبض کے ذریعہ تشخیص امراض پر مہارت حاصل کر سکیں گے۔ آپ نے ماہیت امراض کا یہ مضمون تحقیقات و علاج سوزش اور اورام میں بڑی تفصیل کے ساتھ کتاب کے مقدمہ میں قرآن حکیم اور پیدائش مرض کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔

# قرآن حکیم اور پیدائش مرض

اِنَّ قُلُوبَكُمْ اَسْتَاذِدُوسًا يَّحْمَدُ صَاغِرًا مَدَانِي صَاحِبًا عَمِي

خداوند کریم نے قرآن حکیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان کی گویا ہے کہ **وَإِذَا هَرَشْتُ فَنَعْمَ يُشْفِينِ** "اور جب میں بیمار ہوتا ہوں پس وہی شفا دیتا ہے" اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان جب بادی اثرات کیفیاتی و آفاقی اور نفسیاتی اور مادی اثرات (مکملات و مشروبات) سے بیمار ہو جاتا ہے تو خداوند حکیم ہی اس کو شفا دیتے ہیں گویا جب انسان جسم کا اعتدال قائم نہیں رہتا تو وہ بیمار ہو جاتا ہے یعنی مرض اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان کو صحت قائم نہیں رہتی۔ اس کے ثابت ہوا کہ صحت کا قیام انسانی جسم کے اعتدال پر قائم ہے یا اس طرح سمجھ لیں کہ انسان جن اعضاء سے مرکب ہے ان کے افعال کا اعتدال ہی صحت ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ یہ افعال الاغصا کی قانون کے تحت عمل کر رہے ہیں یہ قانون یقیناً قانون فطرت ہے جو دو حالات سے خالی نہیں ہے۔ اول قانون آفاق و دوسرے قانون انفس۔ اور دونوں قانون قدرت کے تحت کام کرتے ہیں، دوسرے نقطوں میں یوں سمجھیں کہ قانون فطرت ہی قانون قدرت کے تحت کام کرتا ہے۔ **إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** ثابت ہوا کہ شفا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ قانون قدرت اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اور اس کے اختیار میں ہیں۔ انہی قوانین قدرت میں ایک قانون شفا بھی ہے جو فطرت کے تحت کام کرتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ قدرت وہ طاقت ہے جس سے اللہ تعالیٰ زندگی و کائنات اور تمام عالمین پر قادر ہیں

## قدرت اور فطرت کا فرق

ان کی یہ قدرت بھی اصول کے تحت ہے جو قانون بن گیا ہے۔ فطرت وہ طاقت ہے جس پر یہ زندگی کائنات اور تمام عالم رواں دواں ہے یہ بھی اصول و قاعدہ اور ترتیب کے ماتحت ہے اس لئے قانون کی حیثیت رکھتی ہے بہر حال ذہن نشین کرانے کے لئے قانون فطرت کہہ دیا جاتا ہے لیکن فطرت خود قدرت کے تحت قانون ہے۔

**قانون** قانون کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو عوام اس کو سن کر عمومی فہم کی طرح نظر انداز کر دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ لفظ قانون

اپنے اندر بہت بڑی طاقت رکھتا ہے یعنی ایسے قاعدہ اور طریقہ جو کسی اصول و ترتیب اور صحیح بنیادوں پر قائم ہوں۔ یا یوں سمجھ لیں کہ روزانہ زندگی میں مسلسل تجربات و مشاہدات کسی عمل یا شے کے نتائج ایک ہی صورت میں پیدا ہوں تو بس اس کو قانون کہتے ہیں جیسے آگ جلاتی ہے اور پانی کو گرم کرتی ہے اسی طرح پانی سردی پیدا کرتا ہے اور آگ کو بجھا دیتا ہے جب بھی یہ اعمال کئے جائیں گے ایسا ہی ہوگا۔ انگریزی میں اس کو دلائل کہتے ہیں اور یہ بالکل سائنس کے معنوں میں آتا ہے بلکہ مزید زبرد پیدا کرنے کے لئے "سائنٹیفک لاء" یعنی سائنسی قوانین کہتے ہیں۔

**القانون** قانون کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس امر پر غور کریں کہ کتنے تجربات سو سال پہلے شیخ الرئیس بوعلی سینا نے

علم و فہم پر جو کتاب لکھی ہے اس کا نام القانون رکھا ہے جس کا مقصد اور نظام یہ ہے کہ یہ کتاب ایسے اصول و قاعدوں کے تحت ترتیب دی گئی ہے جو روزانہ زندگی میں مسلسل تجربات و مشاہدات کے بعد قائم کئے گئے ہیں جن میں کہیں بھی نقص اور ضلالت نہیں ہے جو کوئی لفظ سائنس کو اہمیت دیتے ہیں وہ فقط قانون پر منحصر ہیں جس کے بغیر سائنس بھی مکمل نہیں ہے۔ یاد رکھیں علم و فن طب کی بنیاد یہی قوانین ہیں پھر یاد رکھیں کہ قدرت اور فطرت قانون ہیں جو بالکل اصول و قاعدوں اور ترتیب



کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ قرآن حکیم نے فطرت کا لفظ بھی استعمال کیا ہے جیسے **فِطْرَةَ اللَّهِ** **الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا**۔ (اللہ تعالیٰ کی یہ فطرت ہے کہ جس کے قانون پر انسان پیدا کیا گیا ہے) اور فطرت کے معنوں میں "سنت" کا لفظ بھی استعمال کیا ہے جیسے **كُنْ حَسْبُكَ لِسْتُ اللَّهِ تَبْدِيلًا** ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کے قانون میں تبدیلی نہ پائے گے،

**ترتیب** قدرت و فطرت اور قانون کی تشریح کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ یہ سب کسی ترتیب پر کام کرنے ہیں اور یہ ترتیب خود کار اصول

اور طریق پر قائم ہے یعنی ایک ضرورت کے بعد دوسری ضرورت اور ایک عمل کے بعد دوسرا عمل پیدا ہو جاتا ہے جسکو انگریزی میں سلسٹو مینٹک (باقاعدہ) کہتے ہیں۔

**مرض کا تصور** غور کریں کہ قانون قدرت و قانون فطرت اور سنت الہیہ کے تحت مرض کا تصور کیا ہے اس حقیقت سے توازن کا نہیں ہے کہ مرض جس طرح بھی پیدا ہو بہر حال وہ کسی نہ کسی قانون صحت کی خلاف ورزی ہو گا۔

یاد رکھیں کہ برائی کبھی قانون کے ماتحت نہیں ہوتی بلکہ برائی وہ شے یا عمل ہے جو نیکی اور صلاح کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے مرض بھی کسی قانون کے تحت پیدا نہیں ہوتا بلکہ جب صحت کے قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جس قدر طریق علاج ہیں سب کے مرض کی پیدائش کو صحت کے قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

ذیل میں چند طریق علاج کے اصول صحت اور ان کی خرابی سے پیدائش امراض کی صورتیں پیش کی جاتی ہیں۔

**ایورڈیک اور پیدائش مرض** ایورڈیک میں صحت کی بنیاد و دوشوں (اخلاط) اور پیکریوں (کیفیات) کے اعتدال پر رکھی گئی ہے اور جب ان میں کمی یا بیشی یا نقص و خرابی یا ان کے مقام میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے

تو اس حالت کو مرض قرار دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرض کا پتہ اس وقت چلتا رہے جبکہ اعتدالی کا اثر اعضا کے فعل میں ظاہر ہوتا ہے۔

## یونانی طب میں پیدائش مرض

یونانی طب میں صحت کی بنیاد جسم کے اخلاط (خون و بلغم و صفراء و سودا)

اور کیفیات (دگر می سردی اور خشکی و تری) کے اعتدال پر رکھی گئی ہے جب ان میں اعتدال قائم نہیں رہتا تو اس میں تین ہوتی ہیں (۱) کئی بیشی واقع ہو جاتا ہے (۲) مزاج میں خرابی و نقص رونما ہو جاتا۔ (۳) ان کے اپنے مقام میں تبدیلی پیدا ہو جاتے۔ یعنی کوئی خلط اپنے صحیح مقام سے اخراج پلنے کی بجائے دیگر مقام پہنچ جاسکے مثلاً صفراء جیگر سے اخراج کی بجائے خون میں شامل ہو کر دیگر اعضا پر اثر انداز ہو یہ حقیقت بھی یاد رکھیں کہ حالت مرض کا اظہار اسی وقت ہوگا جب اعضا کے افعال میں اعتدال بگڑ جائے گا یہی بے اعتدالی مرض قرار دی جاتی ہے۔

## فرنگی طب اور پیدائش مرض

فرنگی طب چار اخلاط اور چار کیفیات تسلیم نہیں کرتی۔ وہ صرف ایک خون کو ہی تسلیم

کرتی ہے البتہ وہ تسلیم کرتی ہے کہ خون کم و بیش بارہ چودہ عناصر سے مرکب ہے۔ جب ان عناصر میں کئی بیشی اور نقص و خرابی واقع ہو جاتی تو مرض پیدا ہو جاتا ہے جس کا اظہار اعضا کے افعال کی بے اعتدالی سے ہوتا ہے البتہ جب سے جراثیم تھیوری پیش کی گئی ہے اس وقت سے تسلیم کیا گیا ہے کہ یہی اعضا کے افعال اور خون کا سبب بنتے ہیں لیکن پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ جب تک اعضا کے افعال اور خون کے مرکب میں بے اعتدالی واقع نہ ہو اس وقت تک مرض کی صورت کا اظہار نہیں ہو سکتا گو یا صحت کے اصول کی بے اعتدالی کا نام مرض ہے

**ہومیوپیتھی اور پیدائش مرض** | ہومیوپیتھی علاج بالمثل تسلیم کرتی ہے کہ اول روح بیمار ہوتی ہے پھر اس کا اثر جسم و خون پر پڑتا ہے اور اعضا کے افعال بگڑ جاتے ہیں اور مرض کی صورت پیدا ہوتی ہے روح سے مراد وائل فورس (طبی روح) ہے۔

**بایو کیمک اور پیدائش مرض** | جسم اور خون بارہ جودہ نمکیات سے مرکب ہے جب ان میں سے کسی نمک میں کمی یا خرابی آجائے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ فزنگی طب کے بایو کیمک کے بایو کیمک کے نمکیات میں یہ فرق ہے کہ فزنگی طب غصہ کو مفروضہ کرتی ہے اور بایو کیمک نمکیات کو مرکب تسلیم کرتی ہے۔

**ہائیدروپیتھی اور پیدائش مرض** | جسم اور خون کے (فارن میٹرز) ایسے گندے مادے جو خواص ہونا چاہئے جب اندر تک جاتے ہیں تو ان کا اثر اعضا کے افعال پر پڑتا ہے اور مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ سائیکوپیتھی (نفیاتی علاج) تسلیم کرتی ہے کہ انسان میں جسم اور روح

کے علاوہ جذبات بھی پائے جاتے ہیں جب ان جذبات میں کمی بیشی یا خرابی اور نقص پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا اثر اعضا کے افعال پر پڑتا ہے اور مرض کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ جذبات کو سمجھنے کیلئے وائل فورس اور طبی روح کو مد نظر رکھیں اور ان کے باہمی فرق کو سمجھیں۔

مندرجہ بالا اساتذہ طریقوں کے علاوہ اور بھی کئی غیر مشہور طریق ہیں جن میں (۱) کرپٹھی (دنگوں سے علاج)، (۲) الیکٹروپیتھی (۳) علاج بالغذار (۴) طب روحانی (۵) علاج بالموسیقی (۶) فزیکل پیتھی۔ ماش اور انال سے علاج (۷) تعویذ گندے سے علاج وغیرہ جو سب طب کی شاخیں ہیں یا ان سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق ہے یہ



سب بھی مرض کی پیدائش کو اعضا کے افعال کی خرابی ہی تسلیم کرتے ہیں جو ان کے نظریات کے تحت عمل میں آتے ہیں۔

## قرآن حکیم اور پیدائش مرض

آج ہم دنیا میں ایک نئی حقیقت پیش کرتے ہیں۔ آج کی دنیا سائنس کی دنیائے جس کو اپنے علوم و مشاہدات اور تجربات پر ناز ہے مگر وہ حقیقت سے بالکل بے خبر ہیں حکما اور اطباء نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ ان کے علاوہ علمائے کرام اور صوفیاء غلام نے بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ تک نہیں کیا کہ قرآن حکیم بھی پیدائش مرض کے متعلق اپنا ایک قانون رکھتا ہے۔

قرآن حکیم کے نزول کو تقریباً چودہ سو سال ہو گئے ہیں مگر اس حقیقت کو ہم دنیا کے سامنے پہلی بار پیش کر رہے۔ البتہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں اس طرف پورے طور پر اشارات ملتے ہیں مسلسل تین سال تک کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت مجھ پر روشن کر دی ہے جو موجودہ سائنسی دور اور میڈیکل سائنس کی غلطیوں کا صحیح اظہار ہے۔

قرآن حکیم کا دعویٰ ہے کہ وہ کتاب فطرت ہے وہ اپنا ایک قانون رکھتا ہے اس کی سبھی ایک سائنس ہے جو اپنے اندر علوم و اعمال اور مشاہدات و تجربات کا ایک مسلسل اور لامتناہی سلسلہ رکھتا ہے جو تقریباً چودہ سو سال سے ان خزانوں کو بکھیر رہا ہے۔ حقیقت سبھی اس کے خزانے کا پیش بہا ہوتی ہے۔ قرآن حکیم کے اس دعویٰ کے ساتھ کہ وہ کتاب فطرت ہے اس کے ساتھ اس دعویٰ کو بھی ذہن نشین رکھیں کہ اس میں ہر صنف و کبر اور طب یا بس کا ذکر ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ اس میں پیدائش مرض کا ذکر نہ ہو حقیقت یہ ہے کہ اس میں امراض کا بھی ذکر ہے۔ یقینی شفا کا بیان بھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو قرآن حکیم کے اس ہی خزانے کی ایک ایک شے بیان کر دیں گے۔

یہی صحیح علاج ہوگا۔

قرآن حکیم پیدائش مرض کے متعلق بیان کرتا ہے۔ **فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ** (ان کے دلوں میں بیماری ہے) ایک چھوٹے سے جملے میں کتنی بڑی حقیقت بیان کر دی ہے کہ انسانوں میں جب مرض پیدا ہوتا ہے تو وہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔

اس حقیقت سے تین صورتیں سامنے آتی ہیں (۱) مقام پیدائش مرض (۲) ابتدا پیدائش مرض (۳) اسباب بادی ہویا مادی ہو پیدائش مرض دل میں ہی ہوگا۔ گویا مرض پہلے دل میں اثر انداز ہوگا پھر باقی جسم اور خون میں اپنے اثرات ظاہر کرے گا جس کی تشریح درج ذیل ہے۔

اول جانتا چاہیے کہ انسان تین حالتوں سے مرکب ہے (۱) جسم (۲) نفس (۳) روح نینوں کا مرکز دل ہی تسلیم کیا گیا ہے اور اگر جسم کے ساتھ خون کا بھی ذکر کر دیں تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ خون کا مرکز بھی دل ہے اس سے ثابت ہوا کہ جسم و خون و نفس و روح پر اندرونی و بیرونی طور پر کوئی شے اثر انداز ہو تو اس کا اظہار دل پر ہوگا یہ ایک ظاہر و تشریح اور دلیل ہے اس کی باطنی تشریح اور دلیل یہ ہے کہ کسی بات یا شے کے لئے کوئی طرف بھی ہونا چاہیے۔

ہم مرض کی پیدائش و ریش و اخلاط سے تسلیم کر رہے ہیں یا عناصر و نمکیات میں کئی مٹی جانی یا روح و نفس کی خسرانی کو مانیں تو لازمی اس لئے کہ ان کے لئے کوئی مقام بھی تسلیم کرنا پڑے گا اور ہم انسان میں جب ہم غور و فکر کرتے ہیں تو قلب ہی میں چار مقام نظر آتے ہیں ان میں سے دو عدد دل کے بطن کہلاتے ہیں اور دو عدد اس کے اذن کہلاتے ہیں جس میں خون اور اس کے مادی و روحانی اجزاء اثرات سے اس طرح بھرے ہوئے ہوتے ہیں کہ اس طرح سارے جسم میں کہیں نظر نہیں آتے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ شریانوں اور وریدوں میں بھی خون دوڑتا ہے۔ لیکن جانتا چاہئے کہ جسم کی تمام شریانیں دل ہی کی طرف سے آتی ہیں اور تمام وریدیں دل ہی میں واپس لوٹ جاتی ہیں وہ بھی دل کا حصہ تسلیم کئے

مجھے ہیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جسم میں دل کے سوا جتنے بھی اعضاء ہیں ان میں خون صرف شریانوں اور ویدوں ہی میں رہتا ہے دل کی طرف ان سے جدا ہو کر ان اعضاء میں کہیں اکٹھا نہیں ہوتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ جہاں پر خون ترشح پانا ہے اور جذب ہو کر جزو بدن بنتا ہے وہ تمام عضلات ہیں اور یہ عضلات دل کے ماتحت ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ جو خون ترشح پاتا ہے وہ صرف خون کی رطوبت ہوتی ہے اصل خون نہیں ہوتا اصل خون تو دل ہی میں نظر آسکتا ہے۔

تیسری تشریح و دلیل نظریہ مفرد اعضاء کے تحت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نظریہ مفرد اعضاء کی روشنی میں بھہ قرآن حکیم کے اس خزانے کا علم ہوا ہے مجھے یقین ہے کہ جب دُنیا میں نظریہ مفرد اعضاء کی روشنی پھیلی تو دنیا بھر کے علوم و فنون میں ایک انقلاب آجائے گا اور ان کی نئی صورتیں نظر آئیں گی اور یہی ان کی حقیقت کا تجزیہ ہوگا۔

جاننا چاہئے کہ جہاں تک قلبی ساخت کا تعلق ہے وہ عضلاتی (نسجہ دشنہ) کا بنا ہوا ہے اور زندگی بھر حرکت میں رہتا ہے جس کے ساتھ اس کے اندر کا خون حرکت میں رہتا ہے۔ یہ امر سب سے پہلے کہ عضلات دل میں ایک حرکت ہے بلکہ یوں سمجھ لیں کہ عضلات کے معنی حرکت کے ہیں جس طرح اعصاب کے معنی احساس کے ہیں یہی وجہ ہے کہ دل بروقت حرکت میں رہتا ہے اس حرکت کو مسلسل رکھنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کیلئے تحریکات اور اغزیہ کی ضرورت ہے اس مقصد کے لئے دو عدد غلاف ہیں جن میں یکے بعد دیگرے قلب ملفوف ہے ان میں پہلا غلاف جو قلب پر لپٹا ہوا ہے وہ غشاء غامطی (انسجہ غدی) اپنی تھل (شور) کا ہے اس کے اوپر دوسرا غلاف اعصابی (نسجہ زرہ ٹشو) کا ہے۔ پہلے غلاف کا تعلق جگر کے ساتھ ہے جہاں سے غذا حرارت کی صورت میں ملتی رہتی ہے اور دوسرے غلاف کا تعلق دماغ سے ہے جہاں تحریکات و رطوبت کی صورت میں پہنچتی رہتی ہیں۔



یہ بات یاد رکھیں کہ یہ غلاف صرف قلب کے اوپر ہی نہیں لپٹے ہوئے بلکہ قلب کی ہر گہرائی اور تہ تک چلے گئے ہیں۔ گویا قلب اگر کسی عضلات کا بنا ہوا ہے لیکن اسکی ساخت اور بافت میں عصبی (دماغ)، اور غدی (جگری) انسجہ گندھے ہوئے ہیں جس کے ساتھ اس کی خلاؤں کو الحاقی ساخت نے پُر کیا ہے ان حقائق سے ثابت ہوا کہ قلب جو ذاتی طور پر عضلاتی انسجہ کا بنا ہوا ہے اس میں دیگر انسجہ پوری طرح شریک ہیں جس سے اس کا دیگر اعضاء مثلاً سے گہرا تعلق ہے۔ یعنی اعضائے دلیہ اور ان کے متعلقات میں جو کیفیات و تحریکات اور اعمال و صورتیں پیدا ہوتی ہیں ان کا نہ صرف اثر قلب پر ہوتا ہے بلکہ اس کے فعل میں کئی بیشی اور ضعف بھی پیدا کر دیتا ہے یہاں تک کہ انسان کے ذہن میں کوئی جذبہ پیدا ہو یا بیدار ہو تو مؤثر یعنی ایک سیکنڈ سے پی پیٹلے دل پر اس کا اثر ہو جاتا ہے گویا سب سے پہلے جسم پر کوئی بات اثر انداز ہو سکتی ہے تو وہ جذبہ ہی ہو سکتا ہے جو نفسیاتی اثر ہے مادی شے دیر میں اثر انداز ہوگی اور بذریعہ انسجہ یا بذریعہ خون ہوگی۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ہر مادے کے عمل کیا تھا اس کے نفسیاتی اور کیفیاتی اثرات بھی تھے ہیں جو مادے کے اثر سے پہلے پہنچ جاتے ہیں اس لئے تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان میں نفسیاتی و کیفیاتی اثرات ۹۹ فی صد ہائے جاتے ہیں امراض کے علاج میں ان کو مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ قرآن حکیم نے نہ صرف ان نفسیاتی و کیفیاتی اور مادی اثرات کا ذکر تفصیل سے کیا ہے بلکہ ان غلافوں کا ذکر بھی کیا ہے جن میں قلب مغوف ہے اور ان کی طرف سے یہ تاثر پہنچتا ہے جو قلب کے افعال میں تغیر پیدا کر کے مرض پیدا کر دیتے ہیں۔

قرآن حکیم بیان کرتا ہے۔ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَفْقَهُوْهُ ۝  
(تحقیق ہم نے ان کے دلوں پر پردہ بنایا ہے تاکہ سمجھ سکے) اس پردے کا سب سے

بڑا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ ان اثرات کو سمجھائے جو اس کی طرف پہنچتے ہیں۔ کبھی جگہ اکڑ  
 (دل کا پردہ) کا ذکر آیا ہے۔ اور اس کے علاوہ قَلُوبُنَا غُلْفٌ (ہمارے دلوں  
 پر پردے ہیں)۔ غلاف کا لفظ اسی غلف سے بنا ہے۔ ایسا پردہ جو کسی شے کے  
 اوپر بالکل غلاف کی طرف چڑھا کر ڈھانپ دیا جائے۔

قرآن حکیم میں پردے کے معنوں میں حجاب و کشف اور غشا بھی آتے ہیں۔ ان کا ذکر  
 اپنے اپنے مقام پر آئے گا۔ دل پر جن پردوں کا ذکر آیا ہے وہ اکڑ اور غلف ہی ہیں  
 اور اس میں یہ سمجھ لیں کہ طبی تشریح کے مطابق دل پر دو پردے ہوتے ہیں۔ باہر کا پردہ  
 اعصابی السجہ (نوروز نشوز) کا ہوتا ہے اور اندرونی غدی السجہ (راپی تھل نشوز)  
 کا ہوتا ہے۔ غلف برونی پردہ ہے جس کا تعلق اعصاب اور دماغ سے ہے۔ اور اکڑ  
 اندرونی پردہ جس کا تعلق غدہ اور جگر سے ہے انہی دونوں ذرائع سے تمام جسم کے  
 کیفیاتی و نفسیاتی اور مادی اثرات قلب تک پہنچ کر اس کے فعل میں کی جیسی اوجھٹ  
 پیدا کرتے ہیں۔ یہ اثرات خود کا طریق پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اتنی جلدی ہوتے ہیں کہ  
 انسانی شعور بھی اندازہ نہیں لگا سکتا مگر یا غیر شعوری طور پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ یوں سمجھ  
 لیں کہ ان کا شعور بھی اس وقت ہوتا ہے جب اثر شروع ہوتا ہے۔

یہ بات بھی سمجھ لیں کہ قرآن حکیم نے جہاں بھی قلب کا ذکر کیا ہے وہاں دیگر اعضائے دہ  
 کا اثر سمجھ ہی کر کیا ہے البتہ اس کے لئے دو ایسی علامات واضح کر لی ہیں جن کا گہرا تعلق  
 ان کے ساتھ ہے دماغ کے لئے اذن (کان) اور جگر کے لئے بصر (آنکھ) کو بیان  
 کیا ہے۔ جیسے کہ قرآن حکیم میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں خَتَمَ اللہُ عَلٰی قُلُوبِہِمْ وَ عَلٰی  
 سَمْعِہِمْ وَ عَلٰی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَةً وَاللہُ تَعَالٰی نے ان کے دلوں میں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے  
 اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔

دوسری جگہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہُمْ قُلُوبٌ لَا یَفْقہُونَ بِہَا وَ لَہُمْ اَعْیُنٌ لَا یُبْصِرُونَ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ بَيِّنٰتٍ اُولٰٓئِكَ كَالْاِطْعَامِ لِمَنْ هُمْ اَخْلٰ اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ اَلَّذِيْنَ فُلُوْا .  
 ان کے واسطے دل ہیں مگر ان کے ساتھ نہیں سمجھتے ان کے واسطے آنکھیں ہیں لیکن ان  
 سے دیکھتے نہیں ان کے واسطے کان ہیں مگر ان کے ساتھ نہیں سنتے یہ چار پاؤں کے  
 کے مانند ہیں بلکہ ان سے زیادہ گمراہ ہیں یہ لوگ غافل ہیں ۔

ایک اور مقام پر قرآن حکیم نے فرمایا ۔ اَفَسَمَّ كَيْفَ رُوِيَ اَنِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنُ لَكُمْ قُلُوْبٌ  
 يَّعْمَلُوْنَ بِهَا اِذَا اُذَانَ مَالٍ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا نَاغًا لَا تَعْمٰی الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمٰی الْقُلُوْبُ اَلَّتِيْ  
 فِي الْقُدُوْرِ

دیکھا انہوں نے زمین پر سیر نہیں کی ہے کہ مورتے ان کے واسطے دل اور سمجھتے ان  
 کے ساتھ اور کان کہ ان کے ساتھ سنتے پس تحقیق یہ بات نہیں ہے کہ ان کی آنکھیں  
 اندھی ہیں لیکن ان کے دل اندھے ہو جاتے ہیں جو ان کے سینوں میں ہیں  
 اس طرح قرآن حکیم میں بہت سی آیتیں ہیں جن سے دل کی تشریح و افعال اور نفسیاتی  
 و جسمانی امراض کو ذہن نشین کرنے کے لئے ساتھ دل کے دیگر اعضا کے ساتھ تعلق  
 کو ظاہر کیا گیا ہے ۔

چونکہ امراض کی پیدائش کے تین بڑے اسباب ہیں ۔

۱) بادی دکیضاتی و نفسیاتی (۲) مادی (۳) سابقہ (۴) فاعل قرآن حکیم نے اس طرح  
 بیان کیا ہے ۔

پہلے بادی امراض کے متعلق سمجھیں ۔

قرآن حکیم بیان فرماتا ہے ۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَاَزَادَهُمُ اللّٰهُ سُرْفًا فَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ  
 يَّمَّا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۔ (ان کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے بیماری برصا دی  
 اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے  
 جانا چاہیے کہ لوگوں کی بری عادتوں میں سب سے بری عادت جھوٹ بولنا ہے



حیرت یہ ہے کہ بعض لوگ اس کو برائی خیال ہی نہیں کرتے لیکن قرآن حکیم جھوٹ کو ایک نفیساتی مرض قرار دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں وہ سرگاہ کو فریب دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دوسروں کو نہیں اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔

قرآن حکیم بیان کرتے ہیں سُخِّرَ عُنَاكَ اللَّهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا كَمَا سُخِّرَ عَنْكَ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ وَرِجَالُهُمْ يَفْعَلُونَ۔ اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خسر یا دیتے ہیں لیکن وہ اپنے نفس کو فریب دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے۔

بہاں یہ بات ذہن نشین کر لین کہ فریب دینا خوف کی علامت ہے جو اعصاب میں تحریک سے پیدا ہوتا ہے جس سے قلب کے فعل میں کمی پیدا ہو جاتی ہے اور اسلانی جراثیم ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کے لئے دردناک عذاب ہی ہو سکتا ہے۔

اب مادی صورت بھی سمجھ لیں۔ قرآن حکیم بیان کرتے ہیں،

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ۔ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے پس زیادہ کر دی سنجاست ان کی سنجاست میں،

یاد رکھیں جب دل کے فعل میں خسرانی واقع ہوتی ہے تو قلب کے عضلات میں مواد رکنا شروع ہو جاتا ہے اور باعث فساد ہوتا ہے۔

تیسری صورت سبب سبب کی ہے اور وہ وہی عضو ہے جس کے فعل میں خسرانی پیدا ہو کر مرض کی صورت میں نمودار ہوتی ہے یہ قلب یا اس کا کوئی پردہ ہو سکتا ہے بھی صورت فاسد ہے یہی مرض کی ابتدا ہے۔

دنیا کے تمام طریقہ ہائے علاج اور قرآن حکیم کے پیدائش مرض کو پیش کرنے کے بعد ہم باہرست مرض کی طرف لوٹتے ہیں ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ مرض حقیقت اور مثبت شے نہیں ہے بلکہ خسرانی اور منفی شے ہے حقیقت اور مثبت شے متحد

ہے جو قدرت اور قہر کے قوانین پر قائم ہے اس لئے صحت کا قیام انہیں قوانین کا سمجھنا ہے اور یہی زندگی اور کائنات کا ماحصل ہے۔

جہاں تک مہمیت امراض کی تشریح کا تعلق ہے اس کی انتہائی اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

(۱) کسی مفرد عضو کے فعل میں کمی یا

(۲) اس کے فعل میں تیزی یا

(۳) اس کے فعل میں ضعف واقع ہو جائے

ایسی صورتوں میں ان مفرد اعضا ان کے دیگر مفرد اعضا کے ساتھ یا ہی تعلقات پھر ان کے مرکب اعضا خون اور تمام جسم پر کیا اثرات ہوتے ہیں۔

## ملفوظی کیمپ قلات سے علاج

**تفصیل** یہ ملفوظی کیمپ ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات کے دن

مقام مکان مہر محمد یوسف بائی ایڈووکیٹ نزد جامع مسجد اہل حدیث

خانوال لگایا جاتا ہے۔ اوقات کیمپ صبح ۹ تا دوپہر ۶ بجے تک

**تفصیل** یہ ملفوظی کیمپ ہر انگریزی ماہ کے پہلے جمعہ کے دن یسین دواخانہ

دربار ہو ٹل نزد داتا دربار لاہور لگایا جاتا ہے جہاں حکیم محمد یسین

دنیاپوری شاگرد رشید حکیم انقلاب العالج صابر ملتانی مایوس اور لاعلاج

مریضوں کو ملفوظی مشورے دیتے ہیں۔ اوقات صبح ۹ بجے تا شام ۶ بجے تک

# مقدمہ کے نتائج

قارئین آپ نے استاد صاحب کا ماہیت امراض کا مضمون پڑھا جس میں آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ قرآن حکیم سے آیات ہمیش کر کے ہر مرض کا متعلق پیدا لیں مرض قلب کو ثابت کیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ دل پر جب گرد و دماغ کے پرے چڑھے ہوئے ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے اثرات و تاثرات دل کو بھیجتے ہیں جن سے دل کے حرکات میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جن کا ثبوت موجودہ میڈیکل سائنس اور طبی و ڈاکٹری تشریح ابدان یوں پیش کرتی ہیں

## تشریح ابدان

ہمارے جسم میں تین قسم کے فعل و حیاتی مفرد اعضاء در دل و جگر و دماغ پر پائے جاتے ہیں جب جسم میں چیر بھار کر کے ان مفرد اعضاء کو دیکھا جاتا ہے تو ان پر دو دو غلاف چڑھے ہوئے نظر آتے ہیں جن کی ترتیب ماہرین تشریح ابدان نے یوں کی ہے۔ مثلاً قلب پر ایک پردہ جگر و غدود غشا مناطی کا دوسرا پردہ دماغ و اعصاب کا چڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ اسی طرح جگر پر ایک پردہ دماغ و اعصاب کا اور دوسرا پردہ قلب و عضلات کا چڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ بالکل اسی طرح دماغ پر ایک پردہ قلب و عضلات کا اور دوسرا پردہ جگر و غدود کا چڑھا ہوا نظر آتا ہے۔



# دل جگر اور دماغ پر ایک دوسرے کے پردے بہونے کی وجہ

تشریح ابدالان سے یہ تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ دل جگر اور دماغ پر ایک دوسرے کے پردے چڑھے ہوئے ہیں لیکن ان کی وجہ جو لڑکا کہیں ذکر نہیں ہے۔  
**اللبیتی** قرآن حکیم سے ان پردوں کے مقصد کا ضرور ذکر ملتا ہے چنانچہ قرآن حکیم نے فرمایا ہے۔ **إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ**۔  
 تحقیق ہم نے ان کے دلوں پر پردہ بنایا ہے تاکہ سمجھ سکیں یعنی ان کے طریقہ قلب ایک دوسرے کے اثرات کو بتا سکے۔

## دل کے پردے اور قانون مفرد اعضا

قانون مفرد اعضا ان پردوں کے اثرات کی تشریح یوں کرتا ہے۔  
 کہ جب دماغ و اعصاب میں تحریک اور سوزش ہو جائے تو دماغ اپنے تاثرات و اثرات قلب کے اوپر چڑھے ہوئے اعصابی پردہ کے ذریعہ قلب کو متاثر کر کے رفتار میں سُست کر دیتا ہے حتیٰ کہ اس میں تسکین کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں ایسا مریض دل ڈوبنے کی شکایت ضرور کرتا ہے۔

معان جب نبض دیکھتا ہے تو اسے انتہائی سُست اور گہرائی میں کافی دباؤ کے بعد محسوس کرتا ہے۔ قانون مفرد اعضا ایسی نبض کو اعصابی نبض قرار دیتا ہے جس کا مطلب ہے کہ اب دماغ و اعصاب کے افعال میں شدید تیزی آچکی ہے گردے کثرت سے پیشاب خارج کرتے ہیں معدہ امعاء بخار کو غیر منہضم حالت میں

حالت خارج کرتے ہیں۔

جب جگر گردوں میں تحریک و تیزی پیدا ہو جائے تو جگر اپنے احسارات اثرات قلب اور پرچٹھے ہوئے اپنے غدی پردہ کے ذریعہ قلب متاثر کر دیتا ہے جس سے قلب میں بدن گھبراہٹ بے چینی اور گرمی و جبرارت کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جو کہ صفر و حرارت کی شدت سے قلب تحلیل ہونے لگتا ہے۔ لہذا قلب کی رفتار دست اور کمزور پڑ جاتی ہے معالج جب نبض دیکھتا ہے تو نبض قدرے دباؤ سے محسوس ہوتی ہے جس کی رفتار دست بھی ہوتی ہے۔

جب معالج مریض سے گردوں، معدہ، امعاء کے بارے میں سوال پوچھتا ہے تو مریض بتاتا ہے کہ میرا پیشاب رگ رگ کر حسین کے ساتھ زردی مائل سرخ آتا ہے اور میرے معدہ امعاء اور سینہ میں جلن بے چینی، بد ہضمی اور پاخانہ بے قاعدہ ٹھوڑا آتا ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔

ان علامات کی موجودگی میں معالج غدی جگر کی تیزی و تحریک کا حکم لگا کر مریض کو مرض کی مابینیت بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ کو خفقان کی شکایت بھی ہے۔ بالکل اسی طرح جب خود دل میں تحریک و تیزی اور سوزش ہو جاتی ہے تو دل ایک تیزی سے حرکت کرنے لگتا ہے۔ وہیں کا طرف جگر اور دماغ کو اپنے پرکھنے کے ذریعہ متاثر کرتا ہے۔

جب معالج نبض دیکھتا ہے تو نبض بالکل ابھری ہوئی بغیر دباؤ کے محسوس کر لیتا ہے نبض کی رفتار اعصابی و غدی نبضوں سے انتہائی تیز محسوس ہوتی ہے اس وقت قلب کی حرکات تشر سے بھی زیادہ پاتا ہے۔ اس وقت اکثر مریض اختلاف قلب کی شکایت کرتے ہیں نبض تو کیا معدہ امعاء و ریاح سے بھر چکے ہوتے ہیں۔

جب معالج مریض سے معدہ امعاء، گردوں اور دماغ کے بارے میں سوال پوچھتا ہے

تو بعض بتاتا ہے کہ اسے بھوک خوب لگتی ہے، لیکن کھایا پیا نہیں لگتا۔ تبض شدید بتاتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ مجھے کئی کئی دن پاخانہ نہیں آتا یہ شائبہ کہ اس سرخ بتانا ہے۔ پیشاب کی مقدار بہت کم اور ایک دو بار ہی روزانہ آنے کا بتاتا ہے۔ چونکہ خشکی تیزابیت زور و دل پر موقوف ہے اس لئے مریض بے خوابی کی شکایت خصوصیت سے کرتا ہے۔

مندرجہ بالا تینوں حالتیں۔ دل، جگر، دماغ کے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے پردوں کے ذریعہ جو اثرات دل پر پڑتے ہیں انہیں معالجین نبض میں محسوس کر کے تشخیص میں کرتے ہیں، چونکہ یہ حقائق ہیں اس لئے نبض کے ذریعہ تشخیص کو نامعالج کے لئے نہ صرف ضروری ہے بلکہ از حد ضروری ہے درنہ نبض کے دیکھے بغیر تشخیص میں بے شمار پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔

## بغیر نبض دیکھے تشخیص کے نتائج

جو معالج مریض سے علامات و تکالیف پر چھ کر تشخیص کے کسے علاج تجویز کرتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ لہذا معالجین خصوصاً حاملین قانون مفروضات کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ نبض پر مہارت حاصل کئے بغیر علاج معالجہ تجویز نہ کریں۔

## ایلو پیتھی ڈاکٹر اور نبض

ایلو پیتھک ڈاکٹر نبض کو کوئی اہمیت نہیں دیتے وہ کہتے ہیں نبض سے دل کے



ست اور تیز چلنے کے سوا کسی مرض کا پتہ نہیں چلتا، حقیقت میں وہ غلطی پر ہیں نیز تحقیق کے حقیقت سے آنکھیں بند کر کے انکار کر دیتے ہیں،

ایسے ڈاکٹروں کے لئے ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ آئیں اور ہم سے نبض کے اسرار و رموز سیکھیں، اگر ان کی تسلی نہ ہو تو انہیں اجازت ہوگی کہ وہ جو کچھ ہمارے خلاف کہنا چاہیں کہہ سکتے ہیں۔

## معاینہ طبیبی و نبض

جب سے طب اسلامی معرض وجود میں آئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک حکم و طبیب حضرات کو نبض کی حقیقت، ماہیت اور ضرورت بڑی سنجیدگی اور اہتمام سے پڑھائی سکھائی جاتی ہے۔

فنی کتب اور طبیہ کالجوں میں نصاب میں نبض کے لمبے چوڑے باب باندھے گئے ہیں اور بہت اچھے طریقہ سے سہرا مانے و سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ نبض کی ۴۵ کے قریب اقسام بیان کی گئی ہیں لیکن اگر نبض کی اتنی اقسام بیان کرنے والے مصنف سے پوچھا جائے کہ وہ ان بیان کردہ اقسام پر خود عبور رکھتا ہے ؟ تو جواب ہمیشہ نفی میں ملتا ہے۔

البتہ بعض طبیب ان اقسام میں سے چند ایک نبضوں پر عبور رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے علاقہ کے نباض کہلاتے ہیں۔

لیکن اگر ایسے طبیبوں سے جن نبضوں پر انہیں عبور حاصل ہے پوچھا جائے کہ آپ جن نبضوں پر عبور رکھتے ہیں یا جن نبضوں کے ماہر ہیں ان نبضوں کی بالاعضا تشریح کیا ہے تو تعین جانے کہ جواب ہمیشہ نفی میں ملتا ہے۔

# طبیہ کالجوں میں نبض کی بالاعضا تشریح پڑھائی نہیں جاتی

یہ کتنی افسوس کی بات ہے کہ طبیہ کالجوں میں نبض کی بالاعضا تشریح پڑھائی ہی نہیں جاتی پھر عام طبیب اپنے شاگردوں کو نبض کی بالاعضا تشریح کیسے پڑھا سکتے ہو یہی وجہ ہے کہ ہزاروں میں سے کوئی ایک طبیب کسی خاص نبض پر مہارت رکھتا ہے۔

## قانون مفرد اعضا کا کمال

قانون مفرد اعضا کے نہ صرف نبضوں کو بالاعضا پیش کیا ہے بلکہ طب یونانی کی ۴۵ کے قریب نبضوں کو قانون مفرد اعضا کے تحت تقسیم کر کے نبض کی چھ اقسام میں غم کر دیا ہے اب ان میں سے طب یونانی کی کوئی بھی نبض نکال کر دیکھنا چاہیں تو ماہر قانون مفرد اعضا فوراً پیش کر دے گا۔

قانون مفرد اعضا کی چھ اقسام وہی ہیں جنہیں بہر نظریہ مفرد اعضا اور کلیات قانون مفرد اعضا میں

## یادداشت

نبض کے باب میں بیان کی گئی ہیں۔

قارئین نبض کی حقیقت ماہیت اور ضرورت پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے ایسے کہ نبض کا اصل مفہوم اور اس کی حقیقت ذہن نشین ہو چکی ہوگی اگر کچھ کی محسوس کریں تو بار بار پڑھیں انشاء اللہ دل مطمئن ہو جائے گا۔

# نبض کی ساخت

نبض بذات خود شریان کی تڑپ کا نام ہے جس کی کوئی ساخت نہیں ہے لیکن چونکہ عرف عام میں کلائی کی شریان کو ہی نبض کہا جاتا ہے اس لئے میں نے شریان کی ساخت کا عنوان لکھنے کی بجائے نبض کی ساخت کا عنوان لکھا ہے تاکہ معمولی پڑھے لکھے لوگ بھی نبض کی ساخت (شریان کی ساخت) سمجھ سکیں،

جاننا چاہیے شریانوں کی بناوٹ بھی (نبض کی بناوٹ) قریب قریب دل کی بناوٹ کے مشابہ ہوتی ہے یہ لچکدار خالی نالیاں ہوتی ہیں ہر شریان کی ساخت میں تین طبقے یا پردے ہوتے ہیں۔ شریان کا اندرونی پردہ لچکدار ساخت اور باہر ایک ہوتا ہے اس طبقہ کے دو پرت ہوتی ہیں اندرونی پرت (انڈوتھیلم) اس نازک جھلی کا بنا ہوتا ہے جو دل کے اندرونی حصہ میں لگی ہوتی ہے۔ اور بیرونی پرت لچکدار نشیوں سے بنا ہوتا ہے ان دونوں حصوں کے درمیان میں ایک اور پرت ہوتی ہے جو موٹی اور سرخی زدہ مائل ہوتی ہے اس کی بناوٹ میں لحمی و تری ریشے ہوتے ہیں بیرونی طبقہ جو سب سے موٹا ہوتا ہے وہ رباطی ریشیوں کے دو پرتوں یا تھول سے بنتا ہے۔

## نبض یا شریانوں میں تڑپ کیسے پیدا ہوتی ہے

جب دل سکڑتا ہے شریانیں میں خون جاتا ہے یا داخل ہوتا ہے تو شریانوں میں حرکت و تڑپ پیدا ہوتی ہے اور یہ دل پھیلتا ہے اس میں خون دباؤ آتا ہے تو شریانیں سکڑتی ہیں،



شریانوں کی اچھل کود اور ٹرپ کو ہی نبض میں دیکھا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ دل یا اس کے متعلق مفرد اعضا کا کیا حال ہے۔

## نبض میں کیا دیکھنا یا دریافت کرنا ہے

نبض کا صحیح تصویر یہ ہے کہ معالج اپنے ذہن میں یہ بات بٹھائے کہ اس نے نبض میں خون کا دباؤ (۲)، خون کی رطوبات (۳)، خون و جسم میں حرارت کا توازن معلوم کرنا ہے۔

اس حقیقت کے اظہار کے لئے استاد صابر ملتانی فرماتے ہیں کہ جانا چاہئے کہ نبض سے صرف حرکات قلبی ہی تپہ نہیں چلتا بلکہ اس سے (۱) خون کے دباؤ (۲) خون کی رطوبات (۳) خون کی حرارت کا علم بھی ہوتا ہے۔

یاد رکھیں ہر حالت میں دل کی حرکات بدل جاتی ہیں جس کے ساتھ ساتھ نبض کی حرکات اس کے ساتھ اور اس کے مقام میں بھی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس کے انسانی جسم کے حالات پر حکم لگایا جاسکتا ہے۔

## راز کی بات

دل ایک عضلاتی عضو ہے مگر اس پر دو عدد پردے چڑھے ہوئے ہیں۔ دل کے اوپر کا پردہ غشاء سے مخاطی اور غدی ہے اس کے اوپر بلغمی اور اعصابی پردہ ہے۔

اجوشریا میں دل اور اس کے دونوں پردوں کو غشاء پچاتی ہیں ان میں تحریک یا سوزش

سے تیزی آجاتی ہے جس کا اثر حرکات قلب اور افعال شریاں پڑتا ہے جس سے ان میں خون میں دہاؤ، خون کی رطوبات اور خون کی حرارت میں کمی بیشی آجاتی ہے۔  
ذہن نشین کر لیں۔ کہ

۱) شریاں میں خون کا دہاؤ قلب کی تحریک سے پیدا ہوتا ہے جو اس کی ذاتی اور عضلاتی تحریک ہے۔

۲) خون کی رطوبات میں زیادتی دل کے باطنی پردوں میں تحریک سے ہوتی ہے۔  
۳) اسی طرح خون کی حرارت قلب کے غشائی غدی پردے میں تحریک سے پیدا ہوتی ہے۔

## دل کی حالت یا نبض دیکھنے کے نتائج

جب ہم دل کی حالت اور نبض کا بغور مطالعہ معائنہ کرتے ہیں تو ہمیں حوالہ دل کی حالت اور نبض پتہ چلتا ہے وہاں اعصاب دماغ اور غدود و جگر کے افعال کا بھی پتہ چل جاتا ہے وہاں راز ہے جو ہم پہلی بار ظاہر کر رہے ہیں یہ ہمارا تحقیق کا حصہ ہے۔

جب سے علم دفن وجود میں آیا ہے آج نبض کا یہ راز ہم نے بیان کیا ہے اس لئے نبض کے علم میں بے انتہا آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ (صابر ملاتی)

نبض کے سلسلے میں ہم ریفز کے جسم میں یہی سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس وقت جسم میں قوت کی زیادتی ہے یا حرکت کی زیادتی ہے یا حرارت زیادہ ہو گئی ہے اس طرح اس کا تعلق جسم کے مختلف اعضا خصوصاً حیاتی مفرد اعضا کی حالت کا علم ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں قوت کو انگریزی میں انرجی ENERGY حرکت کو ایکشن ACTION اور حسرت کو ریگرت کہتے ہیں۔

## جسم کے کس حصہ نبض دیکھنا افضل ہے

اگر سپر جسم میں پائی جاتی والی ہر شریان دل کی حالت کا ہی پتہ دیتی ہیں اور اس کے ذریعہ حالت بدن معلوم کئے جاسکتے ہیں لیکن چند شریانوں کے سوا جسم کی تمام شریاں گوشت میں دبئی ہوئی ہوتی ہیں جنہیں محسوس کرنا دشوار ہوتا ہے جو شریاں زیادہ ابھری ہوتی ہیں ان میں کپٹی کی شریاں، ششخے کی شریاں اور کلائیوں کی شریاں شامل ہیں۔

ان میں سے کلائی کی شریاں (نبض) کی حالت کا معائنہ و مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اس شریان کو اختیار کرنے کی وجوہات شیخ الرئیس بوعلی سینا کی ربانی سنئے

## نبض کیلئے کلائی کی شریان کیوں اختیار کی گئی

شیخ کا قول ہے کہ نبض دیکھنے کے لئے کلائی کی شریاں نبض دشریاں زردی اعلیٰ (درج ذیل وجوہات سے اختیار کی گئی ہیں۔

(۱) اس شریان تک رسائی آسان ہے کیونکہ اسے دکھانے کے لئے آسانی سے پھیرا جاسکتے ہیں۔ اور طبیب کو شریان کی تلاش میں تکلیف نہیں کرنی پڑتی۔

(۲) مریض کو اس کے کھولنے اور دکھانے سے بے غدر ہو سکتا ہے حتیٰ کہ عورتیں اس کے کھولنے اور دکھانے میں انکار نہیں کرتیں۔



لیکن اس کے برعکس دوسری شریاں میں سے جو کپڑوں کے نیچے اور گوشت میں چھپی اور دبی ہوئی ہیں دکھانا مشکل ہے۔

اگر جبہ کینٹی گردن اور شکنوں کی شریاں دبی ہوئی نہیں ہوتیں لیکن چونکہ نامحرم عورتیں ان کے دکھانے میں شرم محسوس کرتی ہیں اس لیے ان کو اختیار نہیں کیا گیا۔  
(۳) کلائی کی شریاں کی قطع قلب کی سیدھ میں واقع ہے اور بمقابلہ دوسری بہت سی شریاں کے قلب سے قریب ہے

## کلائی کی نفذ دیکھنے کیلئے دوسرے اطباء کی آراء

کلائی کی شریان کو اختیار کرنے کے متعلق شیخ الرئیس کی بیان کردہ تین وجوہات کے علاوہ دوسرے طبیبوں نے بھی تین وجوہ بیان کی ہیں۔

(۱) کلائی کی شریان ایک معین مدت میں یعنی تقریباً چار انگل جو پہونچے سے لیکر کلائی کے بالائی حصہ تک گوشت میں پوشیدہ نہیں ہے لیکن اس کے برخلاف دوسری شریاں میں کوئی نہ کوئی خرابی مانع ہے۔ یعنی کہیں تو یہ گوشت سے پوشیدہ ہے اور کہیں کوئی دوسری وجہ موجود ہے۔

(۲) شریان مذکورہ بنجارات اور دخانات سے خالی ہوتی ہے لیکن اس کے برخلاف دوسری شریاں مثلاً کینٹی کی شریاں اور گردن کی شریاں یہ اکثر بنجارات اور دخانوں سے بھری ہوتی ہیں۔

لیکن ہمارے نزدیک شریان مذکور کو اختیار کرنے کی یہ وجہ بہت ہی قابل غور ہے کیونکہ تمام شریاں کا منبع ایک ہی عضو (قلب) ہے اور اس کثابت کرنا آسان نہیں ہے کہ کلائی کی شریان میں بنجارات اور دخانات نہیں ہوتے اور

مرد و گردن کی شریانوں میں یہ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔  
(۳) کلائی کی شریاں کافی کشادہ اور کافی لمبائی میں محسوس کی جاسکتی ہیں جسے قلب کی حالت کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے۔

## طبیعی نبض دیکھنے کی ہدایات

- (۱) طبیب کے لئے لازم ہے خود تندرست توانا اور چست اور معتدل مزاج ہو۔
- (۲) طبیب نبض دیکھتے وقت مریض کا ہاتھ پہلو پر رکھے۔
- (۳) جیب مریض کا ہاتھ طبیب کے ہاتھ میں ہو تو وہ نہ چپ ہونے لگا ہو بلکہ پہلو پر ہو یعنی کھڑا ہو۔ اور اوپر کی طرف انگوٹھا ہو اور نیچے جھوٹی انگلی ہو۔

ہاتھ پہلو پر رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہاتھ پٹ یا اذندھا ہونے کی صورت میں نبض کی چوڑائی، بلندی اور اس کا شرف بڑھ جاتا ہے اور لمبائی گھٹ جاتی ہے۔

## یادداشت

- خصوصاً یہ حالت لاغروں میں نمایاں ہوتی ہے اس کے برعکس اگر ہاتھ سیدھا یا چست ہو تو بلندی اور لمبائی بڑھ جاتی ہے اور چوڑائی کم ہو جاتی ہے۔
- (۲) یہ بھی ضروری ہے کہ نبض ایسے وقت دیکھی جائے جبکہ صاحب نبض (مریض) غصہ غمی، خوشی، لذت، مسرت اور ریاضت اور تمام انفعالات نفسانیہ سے خالی ہوتا ہے اس کا شک نہ اتنا بڑھو کہ بوجھل ہو رہا ہو۔ اور نہ بھوک کی حالت میں ہو۔ نیز وہ اپنی کسی عادت کو نہ جھوڑے ہوئے ہو اور نہ اس نے کوئی نئی عادت پیدا کر لی ہو کیونکہ ان تمام امور سے مزاج نبض میں اختلاف عظیم پیدا ہو جائے گا (شیخ الرشید)
  - (۳) یہ امر بھی ضروری ہے کہ نبض دیکھتے وقت اس کا مقابلاً اور امتحان بہترین اور

معتدل شخص کی نبض سے کیا جائے تاکہ نبض معتدل اور غیر معتدل کا باہمی انطوائف قائم کیا جاسکے (شیخ الدیکس)

(۴) مریض کے دائیں جانب نبض طبیب اپنے دائیں ہاتھ سے دیکھے۔ اور بائیں ہاتھ کی نبض بائیں ہاتھ سے دیکھے۔

(۵) دائیں ہاتھ سے دائیں نبض کو ذرا دیر تک دیکھا جائے کیونکہ دائیں ہاتھ کی حس نسبت ذکی اور تیز ہے۔

(۶) طبیب نبض دیکھتے وقت اپنے دوسرے ہاتھ کو سمہارا کے لئے مریض کے ہاتھ کے نیچے رکھے تاکہ مریض ہاتھ کو اٹھاتے سے تھک نہ جاتے اس کا خیال خاص طور پر کمزور اور ناتواں مریض میں زیادہ رکھا جائے۔

(۷) طبیب نبض دیکھتے وقت ایسے تمام عوارض بدنیہ و نفسانیہ سے خالی ہو جو اس کی توجہ کو کم کرنے والے اور دوسری طرف پھیرنے والے ہوں۔

مثلاً غصہ، خوشی، جھوک، پیاس، نیند سے اونگھ نہ رہا ہو کیونکہ معالج کو معتدل المزاج اور سلیم الذہن اور صحیح الطبع ہونا لازمی ہے۔

(۸) طبیب کی انگلیاں کھردرے کاموں کی وجہ سے کھردری نہ ہو گئی ہوں بلکہ الٹا کابضہ ملائم اور نازک ہوتا کہ وہ فک الحس ہوں اور بخوبی احساس کر سکیں۔

(۹) طبیب کے ذہن میں وہ تمام باتیں موجود ہوں جن سے نبض میں اثرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً اختلاف ممالک، مختلف ہوائیں، سرد ماحول سے گرم ماحول میں چلا جانا وغیرہ،

(۱۰) نبض قوی کو زود سے دبا کر دیکھا جائے تاکہ اس کا زور ۴۰۰ کے دس قدر دبانے سے معلوم ہوتی ہے۔ نبض ضعیفہ کو معمولی دھڑکے سے دبا جائے۔  
ورنہ زیادہ دباؤ سے نبض معدوم ہو جائے گی۔



(۱۱) نبض دکھاتے وقت مریض اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہ کر رہا ہونہ کسی چیز کو اس سے اٹھائے ہوئے ہو اور نہ اس ہاتھ سے کسی چیز پر سہارا لگائے ہوئے ہو اس کے علاوہ ہاتھ اور بازو بندھے ہوئے بھی نہ ہوں جیسا کہ مریض کے مریض کے بازو کندھے کے قریب کپڑے سے باندھ دیتے ہیں۔

اگر کلائی پر گھڑی ہو یا بازو بند ہو یا کوئی تنگ زیور ہو (جوڑیاں وغیرہ) پہنا ہو تو اسے ڈھیلا کر دیں۔

(۱۲) طبیب مریض کے پاس جاتے ہی یا طبیب کے پاس مریض کے آتے ہی نبض دیکھنی شروع نہ کر دے بلکہ اسے دیر تک حالات مریض کے متعلق سوالات کرے اور باتوں میں لگا کر اسے مانوس کر دے کیونکہ طبیب جب مریض کے پاس پہنچتا ہے تو اس میں ایک قسم کی بے جانی کیفیت ہوتی ہے۔ اسی طرح مریض کے حالات و خیالات کا یہ طبیب کے رعب و اب سے متغیر ہو جانے میں بعض مریضوں میں طبیب کے پہنچنے سے فرحت و انبساط حاصل ہوتا ہے اور گاہے شرم اور خجستہ ظاہری ہو جاتا ہے۔

پس اگر ان حالات میں بغیر توقف کئے اور مریض کو تشخیص کی طرف راغب نہ کر لیں نبض دیکھی جائے گی تو اس کے باطنی حالات پیدا ہونے کی وجہ سے قلب کی حرکات میں اختلاف واقع ہو جائیگا۔

(۱۳) عورتیں صنف نازک ہونے کی وجہ سے زیادہ دیر تک نبض نہیں دکھا سکتیں خصوصاً نوجوان طبیب کو ورنہ نوجوان طبیب کا ایک نوجوان لڑکی کا دیر تک ہاتھ پکڑے رکھنا طبیب پر بدینتی کا الزام لگنے کا خطرہ ہوگا جس سے بلا وجہ طبیب بدنام ہو سکتا ہے۔

# نبض دیکھنے کا طریقہ

معالج یا طبیب اپنی چار انگلیاں مریض کی کلائی کے اس طرف رکھے جس طرف کلائی کا انگوٹھا ہو اور شہادت کی انگلی پیچھے کی ہڈی کے ساتھ نیچے کی طرف ہو اور پھر شریاں کی حرکت کا احساس کرے۔

نبض میں درج ذیل چھ حقائق کا احساس ہو گا جنہیں ہم نے شرائط نبض قرار دیا ہے ۱۔ مقام نبض - ۲۔ مقدار نبض - ۳۔ حجم نبض - ۴۔ رفتار نبض - ۵۔ قرع نبض - ۶۔ قوام نبض ،

اب ان کی مختصر تشریح کرنے سے قبل یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ قانون مفرد اعضا نبض کی دو اقسام تسلیم کرتا ہے۔  
مثلاً مفرد نبض - مرکب نبض

## مفرد نبض کیا ہے

چونکہ قانون مفرد اعضا جسم انسان میں تین حیاتی مفرد عضو (دل جگر و ماغ) تسلیم کرتا ہے لہذا نبض میں چونکہ دل جگر و ماغ کی حالت کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اس لئے سر حیاتی مفرد اعضا کی الگ الگ نبض محسوس کی جائے گی

مفرد نبض			ادریہ ہر ایک کی مفرد نبض
دل	جگر	وماغ	کہلائے گی جسے قانون مفرد اعضا میں دل کی نبض کو
عضلاتی نبض	غدی نبض	اعصابی نبض	

عضلاتی نبض جگر کی نبض کو غدی نبض اور وماغ کی نبض کو اعصابی نبض کہا جاتا ہے

## یادداشت

قارئین آپ یہ تو جانتے ہی ہیں کہ حیاتی مفرد اعضا جہاں خود بھی کام کرتے ہیں وہاں انہوں نے اپنی سہولت کے لئے سارے جسم میں اپنے جیسے اعمال کرنے کے لئے مخصوص کارکن اور خادم رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً۔

دل نے دو قسم کے عضلات (ارادی عضلات و غیر ارادی عضلات) رکھے ہوئے ہیں چونکہ دل خود حرکت میں رہتا ہے، اس لئے دل حرکات کے تمام افعال انہی عضلات سے انجام دلاتا ہے۔ قانون مفرد اعضا میں اسی مناسبت سے قلب کا اظہار لفظ عضلاتی کہہ کر کیا جاتا ہے۔

اسی طرح دماغ نے دو قسم کے اعضا جڑ رساں اعصاب اور حکم رساں اعصاب رکھے ہوئے ہیں چونکہ دماغ نے جسم کے ہر حصہ سے آئی ہوئی اطلاعات پر احکامات جاری کرتے ہوئے ہیں اس لئے دماغ ان سے ایک طرف اطلاعات وصول کرتا ہے دوسری طرف حکم رساں اعصاب کے ذریعہ اپنے احکامات پر عملی جامہ پہنانے کے لئے دل کو بھیجتا رہتا ہے۔

قانون مفرد اعضا میں جیب بھی دماغ کے کسی فعل کا اظہار کرنا ہوتا ہے تو لفظ ابلی کہہ کر کیا جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح جگر کے بھی دو خادم ہیں جو غدد کے نام سے مشہور ہیں۔

انہیں غدد جاذبہ اور غدد تہ کہتے ہیں چونکہ جگر کا کام باہر سے آئی ہوئی غذا کو اپنے ماتحت غدد کے ذریعہ تحلیل کرنا اور فاضل مادہ کو جسم سے خارج کرنا ہے۔

اس لئے جب بھی جگر کے کسی فعل کا اظہار کرنا ہوتا ہے تو اسی مناسبت سے لفظ غدی کہہ کر کیا جاتا ہے۔

نتیجہ بحث .. مندرجہ بالا بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ جب ہم بھی دل کے کسی



فعل کا اظہار کر رہے ہو تو اس کی جب بلفظ عضلاتی پکاریں گے لیکن دل کے فعل کی تخصیص کیلئے  
قانون مفرد اعضا کی بنیاد پر اصطلاحات تحریر کی تحلیل تسکین میں سے کسی ایک کو ساتھ  
بول کر کر رہے گے۔

مثلاً اگر اس کے فعل میں تیزی شدت آگئی ہے تو اسے ہم عضلاتی تحریر  
کہیں گے اگر دل پر ضعف کا فلب ہوگا تو اسے ہم عضلاتی تحلیل کہہ کر پکاریں گی  
طرح جب قلب کے فعل شستی ہوگی تو عضلاتی تسکین کہیں گے،

دماغ کے کسی فعل کے اظہار کے لئے لفظ اعصاب مخصوص ہے دماغ میں اگر تیزی  
اور جستی ہوگی تو اس حالت کے اظہار کے لئے اعصاب کے ساتھ تحریر کا لفظ  
لکھیں گے جو قانون مفرد اعضا میں اعصابی تحریر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔  
جب دماغ کے فعل میں ضعف ہوتا ہے تو اسے اعصابی تحلیل کہتے ہیں لیکن اگر دماغ  
بالکل شست اور کھنڈ ہو گیا ہو تو اس حالت کے اظہار کے لئے اعصاب کے ساتھ تسکین  
کا لفظ لکھنا پڑتا ہے۔

بالکل ہی صورت جبر کے افعال کے اظہار میں اختیار کیا جاتی ہے۔ مثلاً اگر جبر  
کے فعل میں تیزی اور شدت آگئی ہو تو اس حالت کے اظہار کے لئے غدی جبر  
اگر ضعف ہو تو غدی تحلیل اور اگر جستی ہو تو غدی تسکین لکھا جائے گا۔  
چونکہ نبض میں بھی دل جبر دماغ کی حالتیں پرکھی جاتی ہیں اس لئے اگر دل کی  
نبض محسوس ہوگی تو عضلاتی تحریر کی نبض کہلائے گی۔ اگر جبر کے فعل میں تیزی  
محسوس ہوگی تو غدی نبض کہلائے گی اسی طرح اگر دماغ کے فعل کا اظہار ہوگا تو  
وہ اعصابی نبض کہلائے گی۔

## مرکب نبض

اد پر کی سطور پر میں نے مفرد نبض کی تشریح توضیح کی  
ہے جو افہام تفہیم کی حد تک تو صحیح ہے لیکن چونکہ

اس کائنات میں مفرد کوئی شے پائی نہیں جاتی جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے وہ مرکب ہی نظر آتا ہے اگر کوئی شے مفرد نظر آتی ہے تو حقیقت میں وہ بھی مرکب ہی ہوتی ہے۔ مثلاً سندھ، اجوائن، کچلا، فولاد، بے شک مفرد ادویہ میں شمار ہیں لیکن اگر ان کے مزاج کو پرکھا جائے تو وہ بھی دو دو کیفیات سے خالی نہیں ہیں مثلاً سندھ کا مزاج گرم تر کچلا کا مزاج خشک گرم، فولاد خشک سرد مزاج کا حامل ہے۔

اسی طرح علامات بھی دو دو کیفیات سے خالی نہیں۔ مثلاً رقان اصفرا کا مزاج غدی عضلاتی گرم خشک، نمونیر عضلاتی اعصابی خشک سرد، دست اعصابی عضلاتی (تر سرد) بحش گرم خشک غدی عضلاتی مزاج میں۔ اگر دیکھا جائے۔

اسی مصلحت میں بلغم تر سرد، صفرا گرم خشک وغیرہ مزاج کی حامل ہیں، جب یہ حقیقت ہے کہ ادویہ انندیہ علامات و امراض وغیرہ کبھی مرکب ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ نبض مفرد ہوتی، قارئین یاد رکھیں اس کائنات میں جو کچھ بھی پایا جاتا ہے وہ مرکب ہے اس دنیا میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہی مفرد ہو سکتی ہے اس کے علاوہ ہم کسی بھی شے کو پرکھیں وہ مرکب ہی کہلائے گی یا باعث ہوگی۔

نتیجہ بحث ۱۔ مندرجہ بالا مسطور کی بحث سے یہ نتیجہ خود بخود سامنے آ رہا ہے کہ نبض مرکب ہی ہو سکتی ہے مفرد نہیں،

## مرکب نبضوں کی تعداد صرف چھ

چونکہ دل جس گرد باغ باوجود مفرد اور الگ الگ ہونے کے دوسرے مفرد اعضا کے بغیر کچھ معنی نہیں رکھتے۔ ان کے افعال دوسرے اعضا کے افعال کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں، دوسرے معنوں میں بول سبھو لیں کہ ان کی حیات دوسرے مفرد اعضا کی حیات

سے لازم و ملزوم ہے ان میں سے کوئی بیمار ہو جائے تو دوسرے مفرد اعضا بھی کمزور یا بیمار ہو جاتے ہیں ان میں سے اگر کوئی عضو مر جائے تو دوسرے بھی لازمی تعلق کی وجہ سے مر جاتے ہیں لہذا ذہن نشین کر لیں کہ اگر دل میں تحریک و تیزی ہوگی تو یہ جاننا ضروری ہوگا کہ دل کا تعلق اب دماغ کے ساتھ ہے یا جگر کے ساتھ ہے اگر دماغ کے ساتھ ہے تو اس تحریک و نبض کا نام عضلاتی اعصابی ہوگا۔ اگر تعلق جگر کے ساتھ ہوگا تو اس تحریک کا نام عضلاتی عدی ہوگا۔

اسی طرح اگر جگر میں تحریک و تیزی ہوگی تو طبیب کے لئے یہ جاننا ضروری ہوگا کہ جگر کا تعلق اب دل کے ساتھ ہے یا دماغ کے ساتھ ہے اگر دل کے ساتھ ہے تو اس حالت اور تحریک کا نام عدی عضلاتی ہوگا۔ اگر دماغ کے ساتھ معلوم ہو تو اس تحریک و نبض کا نام عدی اعصابی کہا جائے گا۔

بالکل اسی طرح اگر دماغ میں تحریک ہوگی تو یہ جاننا ضروری ہوگا کہ اب دماغ کا تعلق جگر کے ساتھ یا دل کے ساتھ ہے۔ اگر جگر کے ساتھ ثابت ہوگا تو اعصابی عدی تحریک ہوگی اگر دل کے ساتھ ہو تو اسے اعصابی عضلاتی تحریک کہیں گے۔

لہذا معلوم ہوا کہ اگر مفرد نبضیں تین ہیں تو مرکب نبضوں کی تعداد دل جگر، دماغ کے ایک دوسرے سے لازمی تعلق کی وجہ سے چھ ہوگی اور کبھی

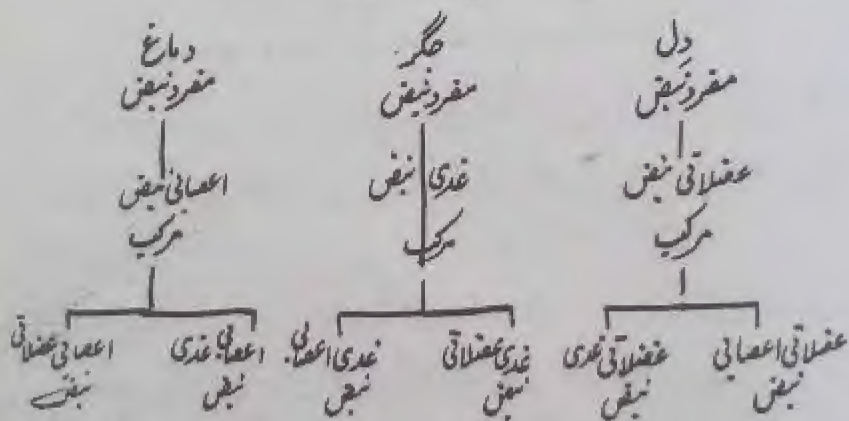
## قانون مفرد اعضا کا کمال

قانون مفرد اعضا کا کمال یہ ہے کہ اس نے نبضوں کی لاتعداد اقسام کو سمجھ کر کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ چھ اقسام میں بند کر دیا ہے اب آئندہ چھ سے زیادہ نبضیں تحقیق نہیں ہو سکیں گی۔



جہاں تک متحدین اطبا کی بتائی ہوئی ۴۵ سے زیادہ نبضوں کا تعلق پچھلے سہ ماہی ان چھ نبضوں میں ضم کر دی گئیں ہیں جس نبض کو ابھی آپ ان میں سے نکالنا چاہئیں قانون مفروضہ اعضا کا ہر نہ صرف یہ بتائے گا کہ یہ کس مفروضہ عضو کی تحریک کا نتیجہ ہے بلکہ یہ بھی ثابت کر دے گا کہ یہ عضلاتی اعصابی ہے یا عضلاتی غدی ہے یا غدی عضلاتی ہے یا غدی اعصابی ہے۔

مفرد و مرکب متضوں کا خاکہ



مفرد نہی دیکھنے کا طریقہ

اگرچہ نبی کا حکم نبض میں چھ شرائط (حقائق) ۱۔ مقام ۲۔ مقدار ۳۔ حجم ۴۔ رفتار ۵۔ قرع ۶۔ اور قوام دیکھو وپر کو کربھی لگایا جاسکتا ہے جن کی تفصیل آگے درج کر رہا ہوں۔ یہاں صرف مقام نبض کے لحاظ سے مفرد و مرکب نبضوں کی تشریح کرنا چاہتا ہوں۔

**مقام نبض** یاد رکھیں کہ نبض کے ہمیشہ تین مقام ہوتے ہیں۔

مثلاً (۱) خوشتر انتہائی گہری محسوس ہوگی وہ طب یونانی میں

منقرض و ناقص

مختف اور قانون مفرد اعضا میں اعصابی نبض کہلاتی ہے ۔

۲۔ جو نبض بالکل اوپر محسوس ہو وہ طب یونانی میں مشرت اور قانون مفرد اعضا میں عضلاتی نبض کہلاتی ہے ۔

۳۔ جوان دونوں کے درمیان محسوس ہوگی وہ طب یونانی میں مقننل اور قانون مفرد اعضا میں غدی نبض کہلاتی ہے ۔

## مرکب نبض دیکھنے کا طریقہ

اگر کسی مریض کی نبض بالکل اوپر ہو لیکن نہ رفتار میں تیز نہ نہتہ حجم میں پتلی ہو بلکہ موائے پھولی ہوئی ہو اور چار انگلی کے نیچے سجوجی محسوس ہوتی ہو وہ نبض عضلاتی اعصابی ہوگی ،

اگر یہی نبض ہم انگلی سے زیادہ اوپر بالکل اوپر اور رفتار میں تیز اور حجم میں قدرے کم اور قدرے سخت محسوس ہو ایسی نبض عضلاتی غدی کہلاتی ہے ،

ایسی طرح اگر نبض قدرے گہرائی میں تین انگلی کے نیچے معلوم ہو لیکن حجم میں قدرے موٹی البتہ رفتار میں سست ہو ایسی نبض غدی عضلاتی کہلاتی ہے ۔

اگر یہی نبض تین انگلی کے نیچے محسوس ہو لیکن حجم میں پتلی ہو چسکی ہو اور رفتار میں سست ہو تو ایسی نبض غدی اعصابی کہلاتی ہے ۔

علیٰ ہذا القیاس جب نبض بہت ہی گہری ہو چکی ہو ۔ حجم میں موٹی اور پھولی ہوئی ہو اور نرم محسوس ہو وہ انگلی کے نیچے مشکل سے محسوس ہو ایسی نبض اعصابی غدی کہلاتی ہے ، لیکن اگر نبض گہرائی میں ہونے کے باوجود تین انگلی کے نیچے پھولی ہوئی اور اعصابی غدی کی نسبت قدرے تیز محسوس ہو وہ اعصابی عضلاتی نبض کہلاتی ہے ۔

# نبض کی تشریح

نمبر شمار	نام نبض	تحرکات	اغلاط سے تعلق	تشریح
۱	اعصابی نبض	اعصابی غدی	بلغم	چونکہ اعصابی نبض سب سے نیچے اور غدی نبض اس کے اوپر ہوتی ہے۔ اس لئے جب اعصاب کی تحریک کا تعلق غد سے ہوتا ہے تو یہ نبض گہرائی میں زیادہ حرکت میں سست اور موٹائی میں نہایت موٹی ہوتی ہے یہ نبض گہری ہونے کی وجہ سے ایک انگلی پر دباؤ دینے سے محسوس ہوتی ہے۔ اس نبض میں تکرار کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ جب اعصاب و رماخ کا تعلق جگر سے ہٹ کر عضلات سے ہو جائے تو اس وقت نبض قلب کے تعلق کی وجہ سے قدرے اوپر آجاتی ہے اور دو انگلیوں تک محسوس ہوتی ہے۔ لیکن یہی یعنی اعصابی غدی کی نسبت تیز ہوتی ہے اور موٹائی میں زیادہ عیا محسوس ہوتا ہے۔
	منخفض	اعصابی غدی	بلغم	منخفض



نمبر	نام نبض	تحرکات	اخلاط
شمار	طیب بنائی	تازن مقررہ	تعلق سے
۲	مشرف	عضلاتی	سودا
عضلاتی نبض		اعصابی	
	مشرف	عضلاتی	سودا
		غدی	

جیسے پانی سے بھری ہوئی برسنری دباؤ سے دب جاتی ہے بعض حالتوں میں نبض اوپر ہوتی ہے۔ اگر اسے ادھر ادھر حرکت دی جائے تو جھیل رسی کی طرح ادھر ادھر ہو سکتی ہے۔ اس میں تادورہ کارنگ سفید ہوتا ہے۔

جیسا کہ اوپر کے نوٹ میں لکھا جا چکا ہے کہ عضلاتی نبض بالکل اوپر ہوتی ہے جب عضلات کا تعلق اعصاب سے ہوتا ہے۔ تو یہ نبض رفتار میں تیز اور ریاح سے پُر ہوتی ہے۔ اعصابی تعلق کی وجہ سے جسمی طور پر تدریجی حرکت میں تیز ہوتی ہے یا تھوڑے ہی میں انگلیوں تک محسوس ہوتی ہے۔ اس میں تادورہ کارنگ ہلکا سرخ ہوتا ہے۔

چونکہ یہ خالص عضلاتی نبض ہے۔ اس لئے جب اس کا تعلق اعصاب سے ہوتا ہے تو غدد و جگر سے جو جاتا ہے تو یہ نبض حرکت میں انتہائی تیز جسمی طور پر تلی اور باریک معلوم ہوتی ہے۔ شریانوں میں ستر کی وجہ سے سخت اور سختی ہوتی ہے۔ تادورہ ادھر

نمبر شمار	اہم نبض طب ایرانی	تخریقات تائون مفرد اعضا	اعلاط سے تعلق	حرکت نہیں کر سکتی۔ ہاتھ رکھتے ہی چار انگلیوں سے بھی کراس کر رہتی ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ تادورہ کارنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔
۳ غدی نبض	معتدل	غدی عضلاتی	صفر	جب غدد و جگر کا تعلق عضلات سے ہو جاتا ہے تو یہ نبض عضلاتی غدی کی نسبت گہرائی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ ہو کہ اسی نبض میں غدد کا تعلق عضلات سے ہوتا ہے اس لئے یہ نبض حرکت میں قدرے تیز ہوتی ہے عضلاتی نبض کی نسبت معمولی سا باؤ دینے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہاتھ رکھنے سے چار انگلی سے تین تک تک محسوس ہوتی ہے۔ تادورہ کارنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہے۔
	معتدل	غدی اعصابی	صفر	اس نبض میں غدد کا تعلق عضلات سے ہٹ کر اعصاب سے ہو جاتا ہے۔ بخلاف غدی نبض ہے۔ اس میں عضلات میں انتہائی تحلیل ہو کر شرابیں پھیل جاتی ہیں۔ اور نبض عضلاتی تنجا کی وجہ سے حرکت میں کست اور موٹی ہے۔ جھوٹے سے بالکل درمیان میں ہو کر انگلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے۔

## شرائط نبض کی اہمیت و ضرورت

اب تک آپ کو نبض کی ماہیت حقیقت اور نبض کا مفرد اعضا اور اخلاط سے تعلق اور نبض دیکھنے کا طریقہ سمجھا گیا ہے لیکن نبض پر بہارت حاصل کرنے کیلئے جب تک آپ ان چھ شرائط کو نبض پر نہ پرکھیں گے اس وقت تک آپ نہ ماہر نباض بن سکتے ہیں نہ یقینی حکم لگا سکتے ہیں لہذا شرائط نبض اور ان کی تشریح جاننے سے انہیں بار بار پڑھیں اور بار بار مضیعوں میں دیکھیں جب آپ ان پر عبور حاصل کر لیں گے تو انشاء اللہ نبض کے ذریعہ تشخیص میں کبھی خطا نہیں کھائیں گے۔

## طب یونانی کی اجناس نبض کا انضمام

طب یونانی میں نبض کی کس جنس میں مقرر کی گئی ہیں جو ان شرائط کے تحت بخوبی دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ مخصوص قسم کی نبضیں جو نیپالیس کے قریب ہیں ان چھ شرائط میں ضم کر دی ہیں۔

مثلاً جو نبض عظیم و قصیر ہے وہ طویل اور صغیر کا دوسرا نام ہے یہ قانون مفرد اعضا میں مقدار نبض کے تحت دیکھی جاتی ہیں یعنی عظیم و لمبی نبض عضلاتی نبض اور قصیر و چھوٹی نبض کو اعصابی نبض کہا جاتا ہے۔

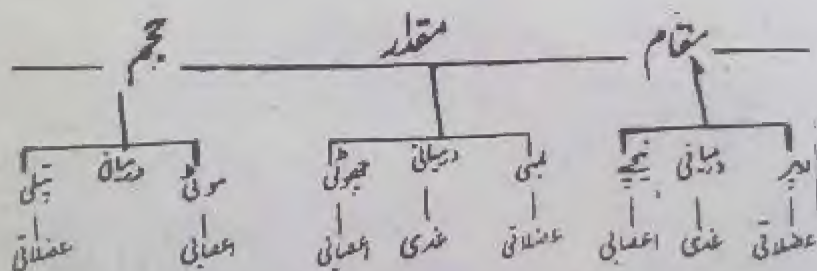
اسی طرح نبض رفتار نبض کے تحت دیکھی جاتی ہیں بالکل ہی

مصور تین اور صلب کی ہے اسے ہم قوام نبض کے تحت دیکھتے ہیں

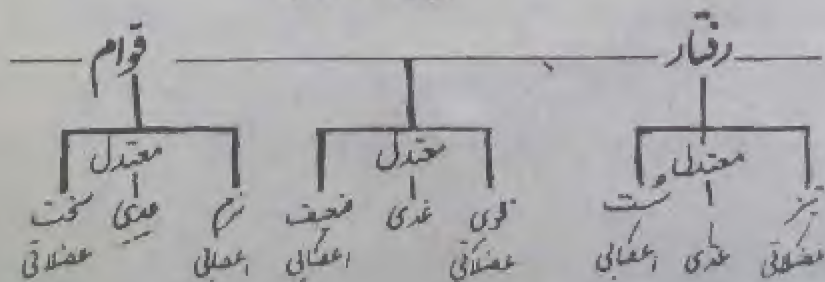


چھ اہم شرائط جو نبض دیکھتے وقت محسوس کی جاتی ہیں  
 مقام — مقدار — حجم — رفتار — قرع — قوام

## ظاہری تشریح شرائط نبض



## قرع (ٹھوکر)



مندرجہ بالا شرائط کبھی کبھی قانون مفرد اعضا اور طب الجوانی کی تمام نبضیں

دیکھی اور کرکے جاسکتی ہیں

# باطنی تشریح مقامات نبض

## (۱) مقام نبض

جب بھی کسی مریض کی نبض دیکھی جاتی ہے یا تو وہ ہاتھ لگاتے ہی اس پر معلوم ہوتی ہے یا کم و بیش دباؤ دینے سے اس کی ٹوکروں کا احساس ہوتا ہے۔ ہم نے اس حالت کے نظائر کا نام مقام نبض رکھا ہے۔ طب ایرانی جو نبض مقام سے دیکھی جاتی ہے۔ اس کا نام مشرف و منخفض اور معتدل ہے۔

مشرف بلند ہے۔ وہ نبض ہے جو ہاتھ لگاتے ہی اس پر معلوم ہو۔ مشرف اور پر عضلاتی یہ قانون مفرد اعضا میں عضلاتی نبض ہے۔

منخفض رست ہے۔ وہ نبض ہے جو کافی دباؤ دینے سے نیچے پڑی ہے۔ معتدل اور درمیانی غدی یہ قانون مفرد اعضا میں اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل ہے۔ وہ نبض ہے جو مشرف اور منخفض کے درمیان معلوم ہو۔ قانون مفرد اعضا میں یہ نبض غدی نبض کہلاتی ہے۔

## (۲) مقدار نبض

مقدار سے مراد کسی چیز کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی معلوم کرنا ہوتا ہے لیکن یہاں مقدار نبض سے مراد اس کی لمبائی اور چوڑائی معلوم کرنا ہے۔ اونچائی یا گہرائی کا تعلق مقام نبض ہے۔ طب ایرانی میں لمبائی اور چوڑائی کے تحت جو نبض دیکھی جاتی ہے اس کے یہ نام دیئے گئے ہیں۔

۱. طویل - قصیر معتدل (۲) مریض - ضعیف - معتدل -

وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نسبت لمبائی میں زیادہ طویل (لمبی) اند۔ معلوم ہوں۔ قانون مفرد اعضا میں یہ عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

تفسیر چھوٹی یہ نبض طویل کی منتہا ہے۔ یہ ایک دو انگلیوں پر بڑی شکل سے محسوس ہوتی

ہے۔ یہ اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

طویل نبض

معتدل نبض

تقصیر نبض

متدل۔ یہ نبض طویل اور تقصیر دونوں کے درمیان واقع ہوتی ہے۔ لمبائی میں دو سے تین انگلیوں پر سحر ڈا سا دباؤ دینے پر معلوم ہوتی ہے۔

## جانچنے کا معیار

چونکہ نبض انگلیوں سے دیکھی جاتی ہے اس لئے طوالت۔ تقصیر اور متدل کو ماپنے کے لئے انگلیاں ہی معیار مقرر کی گئی ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ نبض دیکھتے ہیں جو چار انگلیاں استعمال کی جاتی ہیں وہی اس مقصد کے لیے سبب بنتی ہیں۔ مثلاً نبض کی لمبائی ان چار انجیوں تک یا اس سے بھی کم ہوتی ہو تو محسوس ہو تو ہم ایسی نبض کو طویل کہیں گے۔ اگر اس کی طوالت دو تین انگلیوں تک ہے تو یہ معتدل کہلائے گی۔ اگر دو سے کم ہو جائے تو یہ تقصیر کہہ دے گی۔

## عریض (چوڑی)

وہ نبض ہے جس کی چوڑائی معتدل شخص کی نسبت زیادہ محسوس ہو۔ اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

ضیق (تنگ) یہ نبض عریض کی کمی کا اظہار کرتی ہے اعصابی عریض

عضلاتی

غدی

ضیق

یہ غدی نبض کہلاتی ہے۔ معتدل وہ نبض ہے جو عریض اور ضیق کے درمیان معلوم ہو۔

یہ عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

یادداشت۔ نبض دو اسباب سے چوڑی ہوا کرتی ہے (۱) رطوبت سے (۲) ہوا سے



درخیش نبض و اسباب سے باریک ہو کرتی ہے۔ (۱۱) خشکی کی ہے۔ (۱۲) حرارت کی کمی ہے۔

## جانچنے کا معیار

نبض پر چاروں انگلیاں اس طرح رکھیں کہ وہ اپنے سروں پر کھڑی ہو جائیں۔ پھر ان کے پوروں کے سروں سے نبض کا احساس کریں۔ کہ نبض کی چوڑائی نصف پورے کی چوڑائی سے زیادہ ہو تو نبض سر نبض ہے۔ اگر نصف پورے تک ہے۔ تو معتدل اور اگر نصف سے کم ہے یا چوتھاں کے برابر ہے تو ضعیف ہوگی۔

## (۳) حجم نبض

جب کسی مریض کی نبض ہم دیکھتے ہیں۔ یا تڑوہ نبض بہت موٹی محسوس ہوتی ہے یا سینٹ باریک یا ان دونوں کے درمیان۔ ایسی نبض کو قانون مفرد اعضا میں حجم نبض کہتے ہیں۔

وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نبض کی موٹائی سے موٹی نبض زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ یہ نبض رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے پھول جاتی ہے۔ اور بہت موٹی معلوم ہوتی ہے یہ اعصابی نبض ہے۔

## باریک نبض (پتلی)

وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نبض کی نسبت کم معلوم ہوں۔ یہ نبض حرارت کے اخراج کا انبار کرتی ہے۔ قانون مفرد اعضا میں غدی اعضاء مبتلا

وہ نبض ہے جو موٹی اور باریک معتدل :- کے درمیان محسوس ہو۔ یہ حرارت اور رطوبت کے اعتدال کو ظاہر کرتی ہے۔ عضلاتی

(۴) قرع نبض غدی

یہ حقیقت ہے کہ جب بھی ہم کسی مریض کی نبض دیکھتے ہیں۔ تو وہ کم و بیش قوت کے ساتھ انگلیوں کے پوروں پر ٹھوکر لگاتی ہے۔ نبض کی ٹھوکر دوں کی قوت کو حساب کرتے ہیں۔ قرع نبض کہلاتا ہے۔ اس کی بھی تین اقسام ہیں۔ قوی ۲۔ ضعیف ۳۔ معتدل قوی :- وہ نبض ہے جو انگلی کے پوروں کے گوشت کو اس زور سے ٹھوکر لگائے کہ اس کا اثر پورے کی گہرائی تک پہنچتا محسوس ہو۔ ایسی نبض قوت حیوانی کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں نبض کہلاتی ہے۔

معتدل :- وہ نبض ہے جو قوی اور ضعیف کے درمیان ہو

عضلاتی ۲۲۱۱۱۱۱۱۱۱ قوی

غدی ۲۲۲۲۲۲۲۲۲ معتدل

اعصابی ۲۲۱۱۱۱۱۱۱۱ ضعیف

جانچنے کا معیار :- چار انگلیوں کو زبردستی پھر ان کو آہستہ آہستہ دبائیں۔ اس کے بعد معلوم کریں کہ انگلیاں نبض کو آسانی سے دبا رہی ہیں۔ یا نبض ان کو سختی کے ساتھ دھکیل رہی ہے۔ یہی قرع نبض ہے۔

## (۵) رفتار نبض

جب بھی کسی مریض کی نبض دیکھی جاتی ہے تو انگلیوں کو نبض کی چال تیز یا  
ست معلوم ہوتی ہے۔ قانون مفروضہ میں ایسی نبض کو چال کے تحت پہچانی  
جائے۔ رفتار نبض کہتے ہیں۔ اس کی بھی تین اقسام ہیں: (۱) سریع (۲) بطی (۳) معتدل  
سریع: وہ نبض ہے جس کی حرکت تھوڑی مدت میں ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی  
رفتار میں تیز ہو یہ نبض کا بانک الیڈگس (ترشہ) کی زیادتی  
کا اظہار کرتی ہے۔ اور عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

بطی (ست) وہ نبض ہے جو سریع رفتار نبض

بطی (ست) کے مخالف ہو یہ اس عضلاتی نبض کے  
چیزوں کی علامت ہے کہ قلب کو ہوائے سرد غذائی معتدل  
کی حاجت نہیں۔ اعصابی بطی

معتدل: جو سریع اور بطی کے درمیان پائی جائے۔

## (۶) قوام نبض (شریان کی سختی نرمی)

یہ نبض شریان کی حالت جسم کا اظہار کرتی ہے۔ یعنی اس سے نبض کی سختی  
اور نرمی کا پتہ چلتا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔  
(۱) صلب (۲) لین (۳) معتدل۔



صلب سخت :- وہ نبض ہے جس کو انگلیوں سے دبانے پر اس میں سختی کا اظہار ہو یہ بدن کی خشکی کا اظہار کرتی ہے۔ تاہم مفرد اعضا میں یہ عضلاتی نبض ہے۔

لین نرم :- وہ نبض ہے جو صلب کے مخالف ہو۔ یہ رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ اور اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل :- وہ نبض جو سخت و صلب اور نرم و لین کے درمیان ہو یہ رطوبت کے اعتدال کا اظہار کرتی ہے



نبضوں کی بالاعضا تشریح

قادرین آپ نے نبض کو چھ شرائط کے تحت پرکھنے اور دیکھنے کی تشریح و توفیق فرمادہ کر دی ہوگی اور عملی مشاہدہ و تجربات نہ شروع کر دیئے ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہے کہ ہمیشہ کامیاب ہوں گے

چونکہ آپ آج تک زیادہ تر طب یونانی کے محققین کی تحقیق کردہ نبضوں کی تشریح تو پڑھتے رہے ہیں اور ان کی ہدایات کے تحت بے شمار نبضوں کا عملی مشاہدہ کیا ہوگا لیکن آپ ان میں جو کئی محسوس کر رہے ہوں گے وہ نبض کی بالا اعضا تشریح ہے جو کسی محقق نے نہ تحریر کی ہے نہ سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

آپ کی سہولت کے لئے چند اور ضروری نبضوں کی تشریح و توضیح قانون مفرد اعضا کے تحت پیش کر رہے کی سعی کر رہا ہوں امید ہے یہ تشریح نہ صرف عام اطباء کے لئے مفید ہوگی بلکہ طبی کونسل فارماطوب کے تحت چلنے والے طبیہ کالجوں کے طباء و اساتذہ کے لئے رہنما ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

## نبض بطبی

سست نبض، آہستہ بہتہ حرکت کرنے والی نبض۔ یہ ضد ہے تیز نبض  
سریع کی۔ قانون مفرد اعضا میں سست نبض کی دو اقسام ہیں۔  
۱۔ اعصابی نبض، ۲۔ غدی نبض،

یاد رکھیں تیز نبض صرف عضلاتی اعصابی، اعصابی  
غدی ہی ہو سکتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ بطبی نبض

## یادداشت

عضلاتی تو ہر نبض ہو سکتی۔ لامحالہ ایسی نبض اعصابی ہوگی یا غدی۔ لہذا جب  
کسی مریض کی نبض بطبی پائیں گے تو پھر ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ یہ مریض اعصابی یا غدی کا  
کاسہ یا غدی کا۔

قاری بن قانون مفروضہ اعضا کو تیار کیا گیا ہے کہ جب نبض کلائی کے اوپر بغیر دباؤ کے محسوس ہوگی تو یہ عضلاتی نبض کہلاتے گی اور یہ نبض چار انگلی سے بھی زیادہ ہوگی محسوس ہوگی اگر نبض کلائی کے درمیان معمولی دباؤ دینے سے تین انگلی تک محسوس ہوگی تو یہ نبض غدی کہلاتے گی  
البتہ اگر نبض کا ڈاڑھ سے کلائی کی گہرائی تک ۲ انگلی تک محسوس ہو تو یہ نبض اعصابی ہوگی۔

**یادداشت** قاری بن کی سہولت کے لئے انہیں یہ ہدایت بھی کر دی گئی کہ اگر نبض دیکھنے سے دل مطمئن نہ ہو تو تصدیق کے لئے مریض کا بیان اور صبح کا قارورہ دیکھ لینا چاہئے۔  
کیونکہ اعصابی تحریک والے کا قارورہ سفید اور غدی تحریک والے کا قارورہ زرد ہوا کرتا ہے۔

دو مہلڑاں فرق یہ ہے کہ اعصابی تحریک والے کا قارورہ سفید آنے کے ساتھ بغیر رکاوٹ کے بار بار زیادہ مقدار میں آیا کرتا ہے اس کے برعکس غدی تحریک والے مریض کو رکاوٹ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا اکسی بار جلن کیسا آیا کرتا ہے یا درکیں قانون مفروضہ اعضا میں بطی نبض رفتار نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے۔

**دودی نبض** گرم سنا نبض ، نبض گرمی ، یہ نبض ایسے گرم کی طرح چلتی ہے جس طرح رم غلاطت میں چلتا ہے۔

یہ نبض بھی رفتار نبض کی قسم سے ہے ایسی نبض بھی اوپر کے طریقے سے تشخیص کی جائے گی۔ اور اس کی تصدیق مریض کے قارورہ اور ظاہری علامات سے کی جائے گی۔

**نبض حار** گرم نبض وہ نبض جو انگلیوں کو گرم محسوس ہو ایسی نبض غدی تحریک کا ظہار کرتی ہے جو اس کیفیت کی منظر ہے کہ جسم میں



مفراد حرارت، ضرورت سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔

اچھے وزن کی نبض وہ نبض جو عمر کے لحاظ سے  
ٹھیک ہو مثلاً بچوں کی جو نبض ہوتی ہے۔

## نبض حسن الوزن

بچوں جیسی ہی ہو، جوانوں کی جو نبض ہونی چاہیے ویسی ہی ہو، بوڑھوں کی نبض  
میں صلابت وغیرہ ہوتی ہے اور بوڑھے مرغین میں ویسی ہی پانی جاتی ہے۔

وہ نبض جس کا انقباض اور انبساط مساوی نہ ہو  
یعنی یہ نبض عمر کے اعتبار سے صحیح ظاہر نہ ہو

## نبض خارج الوزن

یعنی بچے کی نبض جوانوں جیسی جوانوں کی نبض بوڑھوں جیسی اور بوڑھوں کی نبض  
بچوں جیسی ہو چکی ہو۔

نبض پر چاندوں انگلیاں رکھیں اور اس کی انقباضی  
اور انبساطی صورت کا مطالعہ کریں۔ نبض جب

## جانچنے کا معیار

بھیلے تو اس کو حرکت انبساطی کہتے ہیں اور جب سگڑے تو اس کو حرکت انقباضی  
کہتے ہیں تو ان دونوں کے زمانوں کا فرق اس کا وزن ہے اور سمجھا جاتا ہے  
کہ ہر عمر میں نبض دوسری عمر سے مختلف ہوتی ہے اس لئے ہر عمر کے انقباض اور  
انبساط کو ضرور مد نظر رکھیں، بچپن میں انبساط زیادہ ہوتا ہے اور بڑھاپے میں  
انقباض بڑھ جاتا ہے اور جوانی میں تقریباً انقباض اور انبساط ہوتا ہے۔

نبض کے انقباض اور انبساط کو سمجھنے کے لئے ایک  
رٹڑ کا ٹکڑا کسی دوسرے آدمی کو پکڑا دیا اور وہ اس

## یادداشت

کے دوسرے سرے کو پکڑ کر کھینچے اور لمبا کرے پھر اس کو ڈھیل کر کے اپنی جگہ پر  
لے آئے۔ جب وہ بار بار ایسا کرے تو آپ اپنی انگلیوں کو اس پر رٹڑ کر کے  
پر رکھ دیں اور اس کو محسوس کرنا شروع کریں کہ اس کے کھینچنے پر انگلیاں

کیسا محسوس کرتی ہیں اور سکڑنے پر کیسا ، بالکل یہی صورت آپکو محسوس ہو جائے اس کا وزن ہوگا۔ یہی صورت آپ نے تندرست بچوں ، جوانوں اور بوڑھوں میں دیکھنی ہے پھر جب بیمار بچے جوان بوڑھے آپ کے پاس آئیں گے تو عمر کے لحاظ سے انہیں نبض دزن درست ہوگا تو ایسی نبض حسن الوزن کہلائے گی اور اگر عمر کے لحاظ سے مختلف ہوگا تو خاصہ الوزن کہلائے گی۔

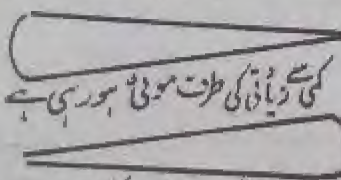
## خالی نبض

ایسی نبض جس میں نبض کے اندر خون بہت کم ہو ایسی نبض دلالت کرتی ہے قات خون اور روح کو ،

## نبض ذرا الفار

جو ہے کی دم کی طرح چھوٹی مقدار سے شروع ہو کر بڑی مقدار کی طرف جاتی ہے یا بڑی مقدار سے شروع

ہو کر چھوٹی مقدار کی طرف آتی ہے ،



کمی زیادتی کی طرف موٹی ہو رہی ہے

زیادتی سے کمی کی طرف شریان کا حجم بڑھ رہا ہے

نورسٹ :۔ یہ نبض یعنی ذرا الفار نبض عضلاتی تحریک کا مظہر ہے جو نبض کمی سے

زیادتی کی طرف بڑھ رہی ہو وہ عضلاتی غدی ہو سکتی ہے ۔

## نبض دقیق

وہ نبض جو عرض و عمق میں کم ہو

تسارین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ طو بات سے نبض پھول کر موٹی ہو جاتی ہے اسی طرح حرارت سے

## یادداشت

نبض پھیل کر عزم میں بڑھ جاتی ہے لیکن ہولے بھی نبض حجم میں بڑی ہو جاتی ہے ۔ نبض کی یہ تینوں صورتیں ممکن ہیں جن کی حیز کرنا معالج کا اولین فریضہ ہے ۔

## جانچنے کا معیار

جن نبض کو چھوتے ہی ٹھنڈک محسوس ہو اور موٹی ہو وہ نبض اعصابی غدہ ہوگی جو نبض چھونے سے کھردری اور خشک محسوس ہو وہ عضلاتی اعصابی ہوگی اور جو نبض چھوتے ہی گرم اور نرم محسوس ہو وہ نبض غدی عضلاتی ہوگی ان کا مزید فرق قادر و دیگر کر کے دیکھ سکتے ہیں،

قارئین نبض دقیق یا باریک نبض صحت اور صحت غدی اعصابی ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ اس میں جب حرارت ضرورت سے زیادہ خارج ہو رہی ہوتی ہے تو نبض کما پھیلا کر کم ہو کر (سکوڑ کر) باریک یعنی پتی ہو جاتی ہے۔

حسب دستور نبض پر چاروں انگلیاں رکھیں، باریک نبض تین انگلی تک بڑی مشکل سے محسوس ہوتی ہے اور دھاگے کی طرح پتیلی اور باریک محسوس ہوتی ہے تصدیق کے لئے نبض کا تار درہ ضرور رکھیں زرد سفیدی مائل نظر آئے گا۔

## نبض ذالفتہ

رک جانے والی نبض، وقفہ کرنے والی نبض، وہ نبض جو چند حرکات کے بعد ٹھہر کر چلے،

## یادداشت

قارئین عضلاتی تحریک میں تلب سلسل تیز رفتار میں چلتا رہتا ہے جسے عرف عام میں بطیب حضرات افغانجا تلب سبھی کہتے ہیں اس کے برعکس غدی اور اعصابی تحریکوں میں دل خفقان یا سکین کی صورت میں چلتا ہے۔

لہذا ذالفتہ نبضی عضلاتی تو ہو نہیں سکتی چونکہ ذالفتہ نبض آہستہ آہستہ چلنے کے باوجود کچھ دیر کے لئے ٹھہر کر چلا کرتی ہے اس لئے نبض غدی ہوگی یا اعصابی



اگر نبض فرق نہ کر سکیں کہ نبض اعصابی ہے یا غدی تو مریض کا قارونہ ضرور دیکھ لیں ،  
جسم کی حالت کا بھی معائنہ کر لیں تاکہ یقینی حکم لگایا جاسکے ۔

## ایک اہم نقطہ

قارئین یہاں یہ نقطہ ذہن نشین کر لیں جس طرح برقی موثر یا تیل سے چلنے والا  
آئین زیادہ گرم ہو کر کھڑنے لگتا ہے اور موثر تو اکثر کھڑ کر حل جایا کرتا ہے جس طرح  
موثر یا آئین زیادہ گرم ہونے کی صورت روک دیتے جاتے ہیں اور چند منٹ بعد  
مرد ہونے کے بعد چلائے جاتے ہیں ،

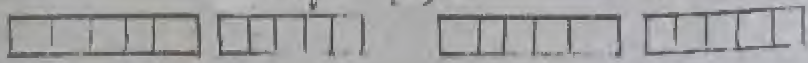
بالکل اسی طرح جب غدی تحریک شدید ہو جاتی ہے تو دل حرارت کی شدت  
سے رکنے اور وقفہ لگتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ جسم میں حرارت  
وصفرا بہت بڑھ گیا ہے اسے غدی اعصابی یا اعصابی غدی تحریک کر کے خارج  
کر دیا جائے تو دل درست ہو کر نہ لگتا ہے

حسب دستور نبض دیکھیں ذوالفرقۃ نبض دو

تین انگلیوں پر محسوس ہوگی اور قدرے موٹی

## جائزے کا معیار

ہوگی پانچ یا آٹھ نبضوں کے بعد یعنی ٹھہر کر دل کے بعد نبض ایک دم ٹھہرے گی اور  
کم بیش فرقہ پھر یا قاعدہ چلنے لگے گی ۔ پانچ بار حرکت کرنے کے بعد  
پھر وقفہ کرے گی اور یہ سلسلہ اسی طرح جلتا رہے گا



نوٹ : اگر یہ مدت تک قیام نہ کرے تو اس امر میں خود بھی محسوس کرنے  
کر لے جب طیب نبض دیکھ رہا ہو اسے تو اس میں طیب رہتا ہے جس کہ

اب وقف ہوا ہے ۔

## نبض سریع

تیز نبض ، تیز حرکت کرنے والی نبض ، یہ نبض ضد ہے نبض لطیف کی محققین لکھتے ہیں کہ اس قسم کی نبض شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے ۔

طبی محققین نے سریع نبض کو شدت حرارت پر دلالت کرنے والی بتایا ہے جو حقیقت کے خلاف ہے ۔

## یادداشت

قارئین یاد رکھیں حرارت کی شدت ہر حرکتی شے میں تحلیل اور ضعف پیدا کر دیا کرتی ہے جبکہ ریاح اور خشکی شے ہر حرکتی سے فعل میں تیز یکہ ضرورت سے بھی زیادہ تیز ہو جاتا کرتی ہے ۔

چونکہ دل بھی ایک حرکتی مشین ہے جب اس پر حرارت کا دباؤ ٹھہ جائے تو یہ گھبرا جاتا ہے اور حرکت میں سست ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس میں خفقان قلب کی صورت بھی پیدا ہو جاتا کرتی ہے ۔

لہذا اندر حیر بالا بحث سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ سریع نبض حرارت پر دلالت نہیں کر سکتی ۔ البتہ یہ حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ یہ نبض حرکات کی وجہ سے حرارت کی پیدائش ضرور کر رہی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسی حرارت غریزی کی کمی جسم میں موجود ہے ۔

قانون مفرد اعضا میں سریع نبض عضلاتی نبض کہلاتی ہے یہ نبض کھلائی کے اوپر وقار میں تیز ہوتی ہے جسم انسان میں قلبی زیادہ خشکی اور تیزابیت ہوتی ہے اتنی تیزی تیز اور سریع ہوتی جاتی ہے ۔

لہذا جب بھی آپ سریع نبض پائیں تو اسے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی کہیں

## نبض صغیر

چھوٹی نبض، وہ نبض جو عرض، عمق یعنی لمبائی چوڑائی اور گہرائی میں کم ہو اس کے مقابل نبض عظیم،

## نبض صلب

سخت نبض، وہ نبض جو انگلی کے نیچے سخت معلوم ہوتی ہو اور اگر اس کو دبائیں تو شکل سے بدلتی ہے اس قسم

کی نبض حرارت کی کمی کا اظہار کرتی ہے اور سردی خشکی کا اظہار کرتی ہے یہ نبض صدمہ، نبض لین کی یعنی اسے سخت نبض بھی کہتے ہیں،

## یادداشت

قارئین جس طرح باریک یا دقیق نبض غدی ہو سکتی ہے تو بالکل اسی طرح صلب نبض عضلاتی (عضلاتی غدی) ہو سکتی

ہے اور کسی تحریک کی نبض میں صلابت نہیں آ سکتی اور یہ سبھی یاد رکھیں یہ نبض تمام نبضوں میں مریح ہوتی ہے،

## نبض ضعیف

تنگ نبض، اس قسم کی نبض کا عرض طبعی حالت سے کم ہوتا ہے، یعنی زیادہ تنگ ہوتی ہے یہ دراصل

دقیق یا باریک نبض کا دوسرا نام ہے، اس قسم کی نبض طوہت کی کمی اور حرارت کے شدید اخراج کا اظہار کرتی ہے،

قانون مفردا اعضا میں غدی اعضاء کی نبض کہلاتی ہے۔

## نبض طویل

لمبی نبض، وہ نبض جو طبعی حالت سے زیادہ لمبی ہوتی ہے یہ نبض معتدل معتدل شخص کی نسبت لمبائی میں زیادہ محسوس

ہوتی ہے۔ ایسی نبض جس اور حرارت کی زیادتی کا اظہار کرتی ہے۔

اکثر عضلاتی غدی تحریک میں پائی جاتی ہے

قانون مفردا اعضا میں طویل نبض ہی خالص عضلاتی تحریک

## یادداشت

کا اظہار کرتی ہے۔



# طویل نبض لمبی کیوں ہوتی ہے

قارئین آپ شروع سے پڑھتے آئے ہیں کہ قلب کا مزاج خشک ہے۔ جب تاجکے فعل میں تیزی ہوتی ہے تو جسم میں خشکی کی زیادتی اور رطوبت و حرارت کی کمی ہوجاتی ہے۔ دوسرے مضمون میں یوں سمجھ لیں کہ عضلات و رطوبات کی کمی سے پچکے ہوئے ہوتے ہیں جس سے مرضی کا اسالا جسم و بلا تپلا نظر آتا ہے۔ چونکہ کلائی پر بھی باقی جسم کی لبت سے گوشت کم ہوتا ہے جس سے نبض دبی ہوئی نہ ہونے کی وجہ سے بہت لمبائی میں چار انگلیوں سے بھی زیادہ محسوس ہوا کرتی ہے۔

## طویل نبض کی اقسام

قانون مفرد اعضا میں طویل نبض کی

عضلاتی غدی نبض

دو اقسام ہیں۔

۱۔ عضلاتی اعصابی، ۲۔ عضلاتی غدی،

عضلاتی اعصابی نبض

چونکہ عضلاتی اعصابی میں اسکی رطوبت

باقی ہوتی ہے اس لئے یہ عضلاتی غدی نبض کی نسبت قدرے موٹی اور لمبائی میں کم ہوتی ہے اور عضلاتی غدی نبض تمام نبضوں سے لمبی ہوتی ہے۔

جوڑی نبض، موٹی نبض، وہ نبض جو طبی حالت سے

زیادہ جوڑا اور موٹا ہوتی ہے یہ نبض قدرے نبض

نبض عریفی

ضیق کی، اس قسم کی نبض، غدی عضلاتی، یا اعصابی غدی ہوا کرتی ہے۔  
 کیونکہ غدی عضلاتی تحریک میں حسارت کے اجتماع سے نبض پھیل کر چوڑی  
 یعنی موٹی ہو جاتی ہے جبکہ اعصابی غدی تحریک میں رطوبات کے اجتماع سے نبض  
 پھول کر چوڑی یعنی موٹی ہو جایا کرتی ہے۔

**جائزے کا معیار**  
 نبض پر چاروں انگلیاں اس طرح رکھیں کہ وہ  
 اپنے سروں پر کھڑی ہو جائیں اور پھر ان کے پودوں  
 کے سروں سے نبض کا احساس کریں۔ اگر نبض کی چوڑائی نصف پورے کی چوڑائی سے  
 زیادہ محسوس ہو تو وہ نبض عریض کہلاتی ہے۔ اگر نصف پورے تک ہے تو مختل  
 اور اگر نصف سے کم یا تقریباً چوتھائی کے برابر ہو تو یہ نبض ضیق کہلاتی ہے۔

## تفریق غدی عضلاتی و اعصابی غدی نبض

فارمن غدی عضلاتی نبض ذرا سا دباؤ دینے سے تین انگلیوں کے  
 نیچے بخوبی محسوس ہوتی ہے ایسے مریض کا قارورہ زرد سرخی مائل ہوتا ہے جو دوسری  
 نبضوں میں نہیں پایا جاتا۔

اگر نبض زیادہ دباؤ دینے سے نصف پورے تک دو تین انگلیوں تک محسوس  
 ہو اور ایسے مریض کا قارورہ سفید زردی مائل ہو تو ایسی نبض اعصابی غدی ہوا کرتی

## نبض عظیم

یہ نبض دراصل نبض طویل کا دوسرا نام ہے لہذا طویل نبض کی تشریح ملاحظہ کریں

البتہ یہ نبض اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق (لمبائی چوڑائی گہرائی) میں زیادہ ہوا کرتی ہے یہ نبض مقدار نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے :

## نبض قوی

زوردار نبض، وہ نبض جو انگلیوں کے پورے کو اس زور سے ٹھوکر لگائے کہ اس کا اثر پورے کی گہرائی تک پہنچتا محسوس ہو ایسی نبض قوت حیوانی کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

قانون مفردا عقدا ایسی قوت و طاقت کو قوت حیوانی قرار دیتا ہے۔ جو جس وحسرات کرانے کا فعل انجام دیتی ہے اس کا مرکز خود دل ہے۔ دل ہی قوت حیوانی (حرکت کرانے والی قوت) کا مرکز تسلیم کیا جاتا ہے، تو نبض عظاماتی ہوا کرتی ہے جس میں خشکی کی زیادتی کے ساتھ حرارت بھی پائی جاتی ہے۔ یہ نبض قریح نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے۔

چاروں انگلیاں نبض پر رکھیں پھر ان کو آہستہ آہستہ دبائیں اس کے بعد معلوم کریں کہ انگلیاں نبض کو آسانی سے دباتی ہیں، یا نبض ان کو سختی سے دھکیل رہی ہے۔ یہاں یہ بھی پھر سمجھ لیں کہ نبض قریح سے مراد قوت حیوانی کا جانچنا ہے۔

## دیکھنے کا معیار

## نبض لین

نرم نبض، اس قسم کی نبض انگلی کے نیچے نرم اور پولی محسوس ہوتی ہے اور دبائے سے آسانی سے دب جاتی ہے۔



## یادداشت

قارئین پہلے بھی کئی بار بتا چکا ہوں کہ کسی شے میں نرمی رطوبت اور حرارت سے ہی ہو سکتی ہے، لہذا لین نبض اعصابی ہوگی یا غدی، جب بھی کسی مرلیض کی نبض نرم ڈھیلی رسی کی طرح پائیں تو اسے اعصابی غدی یا غدی عضلاتی سمجھیں، البتہ مقام اور قارورہ کے فرق سے فوراً تمیز نہ ہو جائے گی، یعنی اگر قارورہ سفید ہوگا تو نبض اعصابی غدی ہوگی اگر قارورہ زرد ہوگا تو نبض غدی عضلاتی ہوگی، نوعط مد البسی نبض تو ان نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے۔

## نبض متفاوت

دفعہ دار نبض، ٹھہرنے والی نبض وہ نبض جو زیادہ سکون کرتی ہے وہ نبض جو بہت ہی آسہل آسہل سی ہو۔

## یادداشت

قارئین پچھلے صفحات میں دفعہ نبض کی تشریح پڑھ رہے ہیں، جو باقاعدہ چلتے چلتے چھ ساٹھ ٹھوکروں کے بعد ٹھہر کر یا وقفہ کر کے پھر پہلی چال چلتے لگتی ہے،

لیکن نبض متفاوت وہ نبض ہے جس کی رفتار ہی بہت سُست ہوتی ہے۔ میں نے ایسے شخص بھی دیکھے ہیں جن کی نبض ایک منٹ میں صرف ۲۵ دفعہ ٹھوکر مارتی تھی، ڈاکٹر حضرات ایسے شخص کی مرض کو ہارٹ بلاک کا نام دیتے ہیں ایسی نبض شدید ضعیف قلب یا سکین قلب کا اظہار کرتی ہے۔

مسل چلتے والی نبض، وہ نبض جس کی حرکات میں باقاعدگی اور تسلسل پایا جائے یعنی اس میں

## نبض متواتر

ٹھہراؤ کا زمانہ کم ہوتا ہے،

تحقیقین لکھتے ہیں کہ اس قسم کی نبض بتاتی ہے کہ جسم میں ضعف قوت حیوانی ہو گیا ہے چلے اس کا سبب حرارت ہو یا سردت،

قارئین ضعف قوت حیوانی اس وقت ہو کر رہا ہے،  
**یادداشت** جب جگر کی تیزی سے حرارت بڑھ کر دل میں ضعف پیدا کر دے یا دماغ اعصابی تیزی سے رطوبات بڑھ کر دل میں تسکین کر دیے یاد رکھیں ان دونوں صورتوں میں نبض کا تسلسل و توازن نہیں رہتا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قوت حیوانی اور روح حیوانی دل کو باقاعدگی سے مل رہی ہے جس وجہ سے اس کی حرکات میں تسلسل و توازن قائم ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ نبض تو اتر عضلاتی غدی نبض کا نام ہے جو بتا رہی ہے کہ قوت حیوانی اور روح حیوانی پوری مقدار میں مل رہی ہے البتہ اس کے مقابلہ میں قوت نفسانی کم ہو رہی ہے اور دوسری طرف قوت طبعی میں کمی واقع ہو چکی ہے۔  
**نبض مختلف** یہ نبض متواتر کے برعکس ہے یعنی اس میں باقاعدگی نہیں رہی یہ نبض غدی یا اعصابی ہو سکتی ہے، دی گئی ہدایات کے تحت قاری وہ نبض دیکھ کر فیصلہ کریں۔

**نبض مشرق** بلند نبض، ابھری ہوئی نبض، وہ نبض جو کلائی پر بغیر دباؤ پوری طرح محسوس ہو، قانون مغز اعضا میں یہ نبض عضلاتی تحریک کا اظہار کرتی ہے اس نبض سے عضلاتی اعصابی یا عضلاتی تحریک کا کم بیش تہہ چل جاتا ہے۔ مثلاً احتلام، ریاح معدہ، تیزابیت، بواسیر، خونی و بادی، ٹی بی و تپ دق، جمع المفاصل، خصوصاً تھمر مفاصل وغیرہ علامات تشنیف کی جاتی ہیں یہ نبض مقام نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے

## جانچنے کا طریقہ

چاروں انگلیاں نبض کے مقام پر آمستے رکھیں کہ انگلیوں پر نبض کا دباؤ نہ پڑے اگر انگلیوں کے ساتھ ہی نبض کا احساس ہو تو ایسی نبض مشرف ہوگی جسے قانون منفرعہ میں عضلاتی نبض کہا جاتا ہے۔

اگر نبض کا احساس نہ ہو تو پھر کلائی پر یہاں تک دباؤ ڈالا جائے کہ نبض کا احساس ہونے لگے اگر یہ احساس کلائی کی ہڈی کے پاس انیسرہ میں جا کر ہو تو یہ نبض اعصابی و منخفص ہوگی اور اگر مشرف اور منخفص کے درمیان محسوس ہو تو وہ نبض غدی معتدل ہوگی

## لفظ معتدل کی تشریح

قارئین آپ سچے صفحات میں کئی بار پڑھ چکے ہیں کہ شرائط نبض میں کئی بار لفظ معتدل استعمال کیا گیا ہے اسی طرح جب ایک مفرد نبض کی تشریح بیان کی گئی ہے تو ساتھ ہی اس کے برعکس نبضیں بیان کی گئی ہیں ہر نبض کے ساتھ معتدل کا لفظ لازمی استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً طویل نبض کے ساتھ قصیر نبض اور معتدل نبض بتائی گئی ہے اسی طرح سرفیض کے ساتھ ضعیف اور معتدل نبض بیان کی گئی ہے بالکل اسی طرح مشرف نبض کے ساتھ منخفص اور معتدل نبض بیان کی گئی ہے

## ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

قارئین چونکہ لفظ معتدل سے مراد اعتدال میں ہونا، کبھی بیشی نہ ہونا، درمیانی حالت میں ہونا، درست حالت میں ہونا وغیرہ ہے جس سے قاری کو مغالطہ لگ سکتا ہے



کہ مقتدل نبض کی ہر قسم صحت و مندستی کی نبض ہوگی لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ اس مراد بیماری کی وہ حالت ہے جو ہجر و غدد کے انفعال کی کمی و ریشی کا اظہار کرتی ہے جو نبض کے ذریعہ معلوم کئے جاتے ہیں۔

ملاقات نون مفرد اعضا میں جب بھی نبض دیکھی جاتی ہے تو اس کا تعین دوسری نبضوں کے مقابلہ میں کیا جاتا ہے جبکہ اوپر بیان کر آیا ہوں ان میں جب تمیز کی جاتی ہے تو دو نبضوں کے مخصوص نام دیئے جاتے ہیں لیکن غدی نبض کے اظہار کے لئے لفظ مقتدل کہہ کر بیان کر دیا جاتا ہے جس سے مراد صرف اور صرف غدی شمریک ہی ہے جو ہجر و غدد کے بیمار ہونے کی نشان دہی کرتی ہے۔

## نبض مطرتی

ہتھوڑا نبض، وہ نبض جو ہتھوڑے کی طرح انگلی پر دربار ٹھوکر لگاتی ہے، یعنی جس طرح ہتھوڑا ایک بار آہرن پر ٹھوکر لگا کر دوبارہ خود بخود اوپر اٹھ کر ایک اور ٹھوکر لگاتا ہے۔

چونکہ اس نبض میں ٹھوکر لگانے کی قوت زیادہ ہو چکی ہوتی ہے اس لئے یہ نبض قوت حیوانی اور عضلاتی غدی حالت کا اظہار کرتی ہے قانون مفرد اعضا میں اسے عضلاتی غدی نبض کہتے ہیں اور یہ نبض قرع نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے

بحری نبض پر نبض

اور یہ نبض ضد ہے خالی نبض کی۔

## نبض ممتلی

قارئین متقدمین اطباء کی تحقیق یہ ہے کہ نبض ممتلی زیادتی روح اور زیادتی خون کا اظہار کرتی ہے لیکن اس میں

## یادداشت

تخصیص نہیں کیلگی ہے کہ ارداع ثلاثہ (روح حیوانی، روح طبعی، روح نفسانی) میں سے کونسی روح خون میں ہو جاتی ہے تاکہ اس کے متعلق مقررہ عضو میں تحریک تسلیم کر کے علاج تجویز کیا جاسے۔

(۱) البتہ قانون مفرد اعضا اس نبض کو اعصابی غدی نبض قرار دیتا ہے کیونکہ اعصابی غدی حالت میں رطوبات بڑھ کر خون میں زیادہ ہو جاتی ہیں جس کا اظہار نبض پھولنے اور موٹا ہونے سے ہوتا ہے۔  
قانون مفرد اعضا میں یہ نبض حجم نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے۔

## نبض منتقص

گہری نبض، دلی ہوئی نبض، اپست نبض،

تین قانون مفرد اعضا نے نبض کے تین مقام مقرر کئے ہیں  
**یادداشت** (۱) وہ نبض جو کلائی پر نیچر دیاؤ بالکل اوپر محسوس ہو عضلاتی نبض ہوتی ہے۔ (۲) وہ نبض جو کلائی پر درسا دیاؤ دینے سے محسوس ہو غدی نبض ہوتی ہے۔ (۳) وہ نبض جو کلائی پر کانی دیاؤ سے گہرائی میں مشکل سے محسوس ہوتی ہے اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

چونکہ منتقص نبض گہری اور دلی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اسے قانون مفرد اعضا میں اعصابی نبض کہتے ہیں اسے قانون مفرد اعضا میں مقام نبض کے تحت دیکھتے ہیں یہ نبض مشرق کے برعکس ہے۔

منتقص نبض اعصابی درد، ہفتہ تے ہلاست، محرقہ، اسہالی اور بے ہوشی وغیرہ تکالیف کا اظہار کرتی ہے۔

## نبض موجی

موج پانی لہر کا نام ہے۔ جیسے پانی میں کوئی سخت چیز پھینکنے سے لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ ایسی نبض ہے جس میں شریانوں کے اجزاء باوجود پیر ہونے کے مختلف ہونے میں کہیں سے عظیم کہیں سے صغیر کہیں سے بلند اور کہیں سے پست کہیں سے چوڑی کہیں سے تنگ، گویا اس میں موج لہر پیدا ہو رہی ہیں جو ایک دوسری کے پیچھے آ رہی ہیں۔ اسی نبض رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے جو اعصابی تحریک کا نتیجہ ہے۔

نوٹ:۔ بعض دفعہ یہ حالت حرارت کی زیادتی اور کثرت تحلیل سے بھی ہو جایا کرتی ہے لہذا آنکھیں بند کر کے اعصابی تحریک کا حکم نہ لگاویں بلکہ نبض کے قارورہ کے رنگ سے فرق واضح کر کے حکم لگائیں بھر غلطی کا امکان نہ رہے گا

## نبض مرتعش

کا پنے والی نبض یہ وہ نبض ہے جس میں رعشہ کی کیفیت محسوس ہوتی ہے یہ نبض روح حیوانی کی شدت و کثرت کا اظہار کرتی ہے عضلاتی تحریک کے مرتعشوں میں اکثر دیکھنے میں آتی ہے۔

## غزالی نبض

وہ نبض ہے جو انگلی کے پوروں کو ایک ٹھوکر لگانے کے بعد دوسری ٹھوکر ایسی لگائے کہ اس کا ٹوٹنا اور سکون کرنا محسوس نہ ہو

نوٹ:۔ چونکہ غزال کا معنی ہرن کا ہے اس نبض کی رفتار چونکہ ہرن



کے سچ کی چال جیسی محسوس ہوتی ہے اس لئے اسے غزالی نبض کہتے ہیں۔  
قانون مفرد اعضا میں یہ نبض عضلاتی تعدی تحریک کا اظہار کرتی ہے جس سے حرکات  
کی کثرت، اکابرین و ریاح کی شدت اور اکیسجین کی کمی کا اظہار ہوتا ہے۔

قارئین اب تک نبض کی حقیقت اہمیت ضرورت اور ماہیت بیان کرنے  
کے ساتھ ساتھ قانون مفرد اعضا کے تحت نبض کا عملی نمونہ دشا ہوا پیش  
کیا گیا ہے۔ اس کے بعد متقدمین اطباء کی بیان کردہ نبضوں کی قانون مفرد اعضا کے  
تحت تشریح اور دیکھنے کے قوانین اور اصول بیان کر چکا ہوں،

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ حالات و واقعات بیان کئے جائیں جن میں سے  
انسان گذر کر ادھر عمر تک پہنچتا ہے اور ان حالات و واقعات کا اثر نبض پر کیا پڑتا  
ہے ان کے دوران نبض میں جو تغیرات رونما ہوتے ہیں ان کی نشاندہی نبض سے  
کس طرح ہوتی ہے۔

(۱) مثلاً نفسانی جذبات میں سے کسی ایک جذبہ کا مستقل قائم ہو جانا۔

(۲) کیفیات میں سے کسی ایک کیفیت کا جسم و خون میں بڑھ جانا۔

(۳) اخلاط میں سے کسی ایک خلط کا جسم و خون میں ضرورت سے زیادہ جمع  
ہو جانا۔

(۴) بچپن کے نبض پر اثرات۔

(۵) جوانی کے نبض پر اثرات۔

(۶) دبلا پن کے نبض پر اثرات۔

(۷) چھریہ پن رنہ موٹا نہ پتلا کے اثرات۔

(۸) موٹا پن کے نبض پر اثرات۔

(۹) اسباب ستہ ضروریہ کے نبض پر اثرات۔

(۸۹) حمل کے دوران نبض کے حالات

(۱۱) تحریک کے نبض پر اثرات -

(۱۲) سوزش کے نبض پر اثرات -

(۱۳) درم کے نبض پر اثرات ،

## نفسیاتی جذبات

قارئین یہ حقیقت پر نشین کر لیں کہ قادر مطلق نے جہاں دل جگر دماغ بنا دیے ہیں وہاں انہیں اپنی خواہشات ، ضروریات اور تکالیف وغیرہ کے اظہار کے لئے دو دو جذبے بھی ودیعت کئے ہیں۔ جنہیں طبی اصطلاح میں نفسیاتی جذبات کہتے ہیں مثلاً لذت و مسرت دل کے دو جذبے ہیں۔ اور غصہ و غم جگر کے دو جذبے ہیں۔ بالکل کسی طرح دماغ کے لئے تداومت و خوف کے دو جذبات ودیعت کئے ہیں ،

## نفسیاتی جذبات کے اثرات

- (۱) لذت کی حالت میں نفس آہستہ آہستہ کبھی اندر کبھی باہر جاتا ہے۔
- (۲) خوشی و مسرت کی حالت میں نفس و روح کا رجوع رفتہ رفتہ باہر کی طرف ہوتا ہے۔
- (۳) غصہ کی حالت میں جذبے کا اظہار باہر کی طرف یک بارگی ہوتا ہے۔
- (۴) غم کی صورت میں کسی جا بے کار رجوع رفتہ رفتہ اندر کی طرف ہوتا ہے۔
- (۵) شرمندگی کی حالت میں نفس یکبارگی کبھی اندر کبھی باہر جاتا ہے۔
- (۶) خوف کی حالت میں جذبے کا رجوع یکبارگی اندر کی طرف ہوتا ہے۔

## ہر جذبے کی حقیقت اور اس کا اثر دل و نبض پر

قارئین حقیقت ہے کہ سوائے ذات الہی کے ہر شے مرکب ہے۔ لہذا کوئی جذبہ بھی مفرد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر جذبہ دو دو تقیباتی جذبوں سے مرکب ہے مثلاً شرمندگی خوف اور غصے سے مرکب ہے اس لئے خوف کی حالت میں نفس یکبارگی اندر کی طرف رجوع کرتا ہے اور غصے میں یکبارگی باہر کی طرف یعنی اس شخص کو جسے شرمندگی ہوتی ہے بیک وقت خوف کے ساتھ غصہ بھی آتا رہتا ہے یہ غصہ دراصل خوف کے جذبے کو دہر کرنے کی جدوجہد ہوتی ہے یا رد عمل ہوتا ہے۔

اگر ایسی حالت میں مریض کے دل اور نبض کی حالت دیکھی جائے تو نبض میں مجید مدوجندر محسوس ہوں گے اس وقت کبھی نبض یکدم غائب ہوتی محسوس ہوگی جیسا کہ منخفض نبض کا احساس ہو رہا ہے اس وقت جسم کا رنگ بھی پھیکا پڑتا ہوگا لیکن جھوڑی دیر بعد نبض یکدم ابھرے گی اور تین انگلی تک محسوس ہونے لگے گی۔ اور اس میں کسی قدر قوت بھی پائے جائے گی جیسا کہ قوی نبض میں دیکھنے میں آتا ہے اس وقت جسم کا رنگ قدرے سرخ زردی مائل ہوگا۔

اسی طرح لذت بھی مسرت اور نعم سے مرکب ہے

یعنی اگر اس دنیا میں خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کی بارشوں ہو رہی ہے تو ایسا انسان ان سے خوب لطف اندوز ہوتا ہے لیکن اگر سبب یا ناراضگی قادر مطلق نعمتیں اس انسان سے چھین جائیں تو وہ ان کے نعم سے نڈھال ہو جاتا ہے۔ ان نعمتوں کا حصول یکدم بھی ہو سکتا ہے آہستہ آہستہ بھی اگر یہ نعمتیں کسی انسان کو



اجانک ملیں تو اس کا دل خوشی سے یکدم تیز ہو جاتا ہے اس وقت نبض عضلاتی ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر یہ نعمتیں یا ان میں سے چند جیتے ہیں اس انسان کے ہاتھ سے نکل جاتیں جیسا کہ عام مقدمات میں ہوا کرتا ہے تو ایسے وقت اس شخص کے نبض دیکھی جائے تو یکدم بٹھک جائے گی اور صرف دو انگلی پر بڑی مشکل سے محسوس ہوگی اس کا چہرہ بڑبڑدہ زرد سفید مائل ہوگا قانون مفرد اعضا میں ایسی نبض قدی اعضا کی کہلاتی ہے۔

ان جذبات کی حقیقت یہ ہے کہ خوشی اور غصہ کی حالت میں قلب پر ایسا اثر پڑتا ہے جس سے اس کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور خون زیادہ مقدار میں شریانوں کی طرف روانہ ہوتا ہے اور تمام اعضا میں زیادہ پہنچتا ہے اس کی بیرونی اعضا میں خون کی گرمی اور جوش معلوم ہوتا ہے اور نبض بھی مشرف ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس خوف اور غم کی حالت میں قلب پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ اس کی حرکت سست ہو جاتی ہے اور خون و رشح بیرونی جسم کی طرف مقدار میں کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اسی وجہ سے تمام اعضا میں کم پہنچتا ہے جس سے جسم ٹھنڈا اور سست ہو جاتا ہے ایسی حالت میں نبض بھی منخفض و سست ہو جاتی ہے۔ اور جسم کارنگ بے رونق پھیکا ہو جاتا ہے۔

## کیا جذبات نفسانی حرکت و سکون کرتے ہیں

اس سوال کا استاد صاحب ملتانیؒ یوں جواب دیتے ہیں  
در اصل نفس کی حرکت و سکون نہیں کیونکہ نفس اپنا مقام نہیں بدلتا۔ ایسا مجازاً

کہا جاتا ہے البتہ نفس کے انفعالات اور تاثرات خون اور روح میں ضرورت حرکت پیدا کر دیتے ہیں یا بالفاظ دیگر انفعالات و تاثرات دراصل باعث حرکت ہیں ان کا عدم باعث سکون روح و خون ہے یہ حرکت و سکون بدن کیلئے ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ حرکت و سکون بدنی،

یا درکھیں حرکات کا دار مدار خواہشات و جذبات نفسانیہ پر بھی ہے۔ مثلاً شوق کے وقت طلب کی حرکت، نفرت کے وقت فرار کی صورت، غصے کی وقت مقابلے کی حالت اور خوف کے وقت چہرے کا سفید ہو جانا، اور لذت مسرت اور خوشی سے چہرے کا بارونق ہو جانا یہ سب کچھ روح اور خون کے زیر اثر ہے۔ اس کے برعکس نفسانی سکون کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس سے روح اور خون کو نسبتاً آرام محسوس ہوتا کہ وہ زیادہ تحلیل نہ ہو جائے۔

یاد رکھیں کہ نفس جب کسی مناسب یا مخالف شے کا احساس ادا کر رہا ہے تو اسکی معنی یہ ہیں کہ وہ مناسب کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور مخالف سے بچنا چاہتا ہے تو اس وقت اپنی نفسانی قوتوں کو حرکت میں لاتا ہے۔

یاد رکھیں یہ نفسانی قوتیں روح کے تابع ہیں جن کا حامل خون ہے گویا روح خون کی حرکت کے بغیر اور خون نفسانی قوتوں کے بغیر عمل نہیں کر سکتا۔ اسی عملی کام کا نام حرکت و سکون ہے۔

## نفسانی جذباتی تقسیم بالاعضاء

نفسانی جذبات کو سمجھانے کیلئے ہم نے ان کو اعضاء سے تیسہ کے مدون نہیں حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہر عضو کے لئے دو جذبے مخصوص کر دیے ہیں۔

ہیں ان دو جذبوں میں ایک اس عضو میں ایسا پیدا کرتا ہے اور دوسرا انقباض  
(۱) دل پر غم سے ایسا (تحلیل) پیدا ہوتا ہے اور مسرت سے انقباض (تحریک)  
(۲) دماغ میں لذت سے ایسا (تحلیل) پیدا ہوتا ہے اور خوف سے انقباض  
(تحریک)

(۳) جسکے میں ندامت سے ایسا (تحلیل) پیدا ہوتا ہے اور خوف سے انقباض  
(تحریک)

لیکن یہ جانتا بھی انتہائی ضروری ہے کہ جب دل جسکے دماغ کسی ایک میں  
تحریک ہوگی تو باقی دو اعضا میں بھی کوئی نہ کوئی حالت پائی جائے گی۔  
مثلاً اگر اعصاب میں تحریک ہوگی تو یہ ضروری بات ہے کہ جسکے میں ایسا (تحلیل)  
انہ دل میں سکون و سرور پائی جائے گی۔ گو ایہ کسی جذبے کے تحت کسی عضو  
کامیاب انداز ہو تو باقی اعضا کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔

یادداشت  
چار تین قانون مفرد اعضا نے جہاں نفس نے جذبات کا  
تعلق بالا اعضا بتا دیا ہے وہاں انہیں ایک طرف جن مفرد  
اعضا میں تحریک ہوتی ہے وہ بھی بیان کر دی ہے دوسری طرف نفس کی حالتوں  
کو بھی بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

## جذبات کی تقسیم بلحاظ اعضا تحریک اور نبض

عقور تیس	جذبہ	تحریک	نبض
دل	لذت	عضلاتی اعصابی	مشرق بطنی
	مسرت	عضلاتی غدی	مشرق قوی



جگر	غم	غدی اعصابی	معتدل مائل مشرق
	غصہ	غدی عضلاتی	معتدل مائل منخفض
دماغ	ندامت	اعصابی غدی	منخفض خفیف
	خوف	اعصابی عضلاتی	منخفض شدید

## کیفیات کے نبض پر اثرات

چونکہ کیفیات بھی اس کائنات میں مفرد حالت میں نہیں پائی جاتیں بلکہ ہمیشہ مرکب صورت میں پائی جاتی ہیں مثلاً گرمی خشکی گرمی تری تری گرمی تری سردی خشکی سردی خشکی گرمی خشکی وغیرہ۔

چونکہ ان مفرد اعضا نے کیفیات کو بھی مفرد اعضا میں ثابت کیا ہے جو جو کیفیات مفرد عضو میں پائی جاتی ہیں وہی ان کے مزاج مقرر کیا گیا ہے۔

مثلاً خشکی سردی خشکی گرمی دو کیفیات ہیں خشکی سردی کیفیات سے ارادی عضلات وجود میں آتے ہیں یعنی ان سے بنے ہیں اور خشکی گرمی سے غیر ارادی عضلات بنے ہیں جب ان کے مزاج کی کیفیات جسم میں بڑھتی ہیں ان مفرد اعضا میں تحریک و تیزی آجایا کرتی ہے۔

چونکہ خشکی سردی ارادی عضلات میں پائی جاتی ہیں لہذا جب ارادی عضلات کا فعل ضرورت سے زیادہ تیز ہوگا تو نبض اعصابی عضلاتی بن جائے گی اور اس میں تندرست صلابت ہوگی۔

اُس کے برعکس جب خشکی گرمی بڑھے گی تو غیر ارادی عضلات کا فعل تیز ہو جائے گا جس سے نبض عضلاتی غدی ہو جائے گی اور نبض کی رفتار ۸۰

سے ۱۰۰ تک ہو جائے گی۔

جب گرمی خشکی جسم میں بڑھنے لگے گی تو جسم کے غدود جاذبہ ضرورت سے زیادہ تیز ہو جائیں گے ہر قسم کی رطوبت کا اخراج ہوگا نبض قدرے گہری پھیلی ہوئی تیز محسوس ہوگی مریض گرمی کی شکایت کرے گا جسم کا رنگ زردی مائل ہوگا شدت کی صورت میں نہوج اماں بھی ہوگا میرقان بھی ہو سکتا ہے اور نبض غدی عضلاتی ہوگی۔

اس کے برعکس جب گرمی تری بڑھنے لگے گی تو غدود ناقلہ کا فعل بڑھ جائے گا ہر قسم کی رطوبت کا اخراج بڑھ جائے گا پچیس پاخانہ بے قاعدہ جلن قادرہ حیلن ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ تکلیف بڑھ جائے گی اماں وغیرہ کم ہونا شروع ہو جائیں گے شدت کی حالت جسم دبلا تپلا ہو جائے گا۔ گوشت ناک جائے گا اور اس میں جھریاں پڑ رہی ہوں گی حبلہ خصوصاً پیٹ کی جلد پتلی ہو جائے گی ان حالات میں نبض غدی اعصابی ہوا کرتی ہے۔ بالکل اسی طرح اگر تری گرمی بڑھ جائے تو بند ہیفہ، بلد شوگر ناقابل برداشت موٹاپا درد سر، بلغمی، پیشاب کا رنگ سفید زردی مائل ہوگا اس وقت ایسے شخص کی نبض اعصابی غدی ہوگی جسے عرف عام میں متخفض نبض کہتے ہیں۔ اگر لبتہ جب تری سردی کی کیفیات ضرورت سے زیادہ بڑھتی شروع ہوگا تو جسم میں بلغم میں رطوبات کا اخراج بڑھ جائے گا حبس سے کثرت بول فایاض شکرہ بول شکرہ یعنی میٹھا پیشاب آنے لگتا ہے دست تھمتے حتیٰ کہ ہیفہ بھی انہی کیفیات سے ہوگا۔ بلغمی رطوبات کی کثرت سے دمہ ممکن ہے ایسی حالت میں اگر مریض کی نبض دیکھی جائے گی تو اعصابی عضلاتی ہوگی جسے عرف عام میں متخفض بہ شرف کہتے ہیں۔

## یادداشت

قارئین مند جبہ بالا کیفیات کے تحت نبض کی تشریح اس لئے کی گئی ہے کیونکہ یہ اس کائنات میں نئی بیماریاں خصوصاً سورج کے دور نزدیک ہونے سے وجود میں آیا کرتی ہے چونکہ کیفیات کچھ عرصہ (کم از کم ۳ ماہ) مسلسل قائم رہتی ہیں جن سے کمزور ناتواں مریض شدت سے متاثر ہو جایا کرتے ہیں بعض دفعہ ان کیفیات سے فضا ایسی متاثر ہو جاتی ہے کہ ان کی شدت سے دبائی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اس وقت ہزاروں لاکھوں زندگان خدا یکدم بیمار ہو جاتے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں مرنے لگتے ہیں۔

ناگرمی کی شدت سے خسرو پیچک، خونی پیش، خفقان قلب، جسن گھبراہٹ کے مریضوں کی شدت ہوا کرتی ہے اس سے مقابلہ کے لئے بازارا محلول گھروں میں برطرف شربت خیرے، سروائیاں، سوڈا واٹر، برت، ائیکورائٹ کنڈیشن وغیرہ نظر آتے ہیں،

اس کے برعکس اگر سورج ہم سے بہت دُور چلا جائے تو سردی خشکی کی کثرت ہو جایا کرتی ہے تمام ملک فرج کی طرح سرد ہو جایا کرتا ہے کمزور اتواں اشخاص خصوصاً ایسے افراد جن کا مزاج پہلے ہی سرد ہوتا ہے، ہشامہ، آجانی ہے ہر طرف نزلہ زکام کھانسی دمہ، ہنمونہ، جوڑوں کے درد، قبض وغیرہ کے مریض عام نظر آتے ہیں طلبیوں کے مطب ایسے مریضوں سے بھرے پڑے ہوتے ہیں جو معالج کیفیات مزاج اور اخلاط اور نبض کو مد نظر رکھ کر تشخیص کرتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں، اور ایسے زمین شخص بناض کہلاتے ہیں میں نے کیفیت کے تحت نبض معلوم کرنے کے طریقے مختصر طور پر لکھے ہیں تاکہ قارئین مضمون کی طوالت سے الجھتے جائیں ورنہ ساری نقطہ نظر سے ان کیفیات کے دوران اپنی جانے

## یادداشت



والہ مضبوطی و جبر بیان کرنا ضروری تھا لیکن طوالت کے خود سے نظر انداز کر دیا نمی ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ پورے وضاحت سے لکھوں گا اس وقت آپ بھی بہت کچھ سمجھ چکے ہوں گے اور مزید سمجھنا بھی آپ کے لئے آسان ہو گا۔

## اخلاط کے نفی پر اثر

تاریخیں آپ کلیات قانون مفرد اعضا میں پڑھ آئے ہیں کہ اخلاط اور مفرد اعضا ایک چیز میں البتہ اگر کچھ فرق ہے تو ان کے سیال اور جامد ہونے میں یعنی اخلاط سیال شکل میں پائے جاتے ہیں جبکہ مفرد اعضا ان اخلاط کے جم و بستہ ہو جانے سے ظہور میں آتے ہیں ورنہ ان کی ماہیت میں کوئی فرق نہیں ہے چونکہ قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق اخلاط تین ہی جنہیں سودا صغرا بلغم کہتے ہیں جو تھی خلط جسے خون کہا جاتا ہے وہ ایور دیک اور قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق صفرا۔ سودا۔ بلغم کے مرکب کا نام ہے جسے خون کے نام سے پکارا جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب خون کا تجزیہ کرتے ہیں تو اس سے تینوں اخلاط برآمد ہوتے ہیں۔

## ایک مفرد خلط سے صرف ایک مفرد عضو کا بننا

تاریخیں یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ ہر خلط صرن اپنے مزاج کے مفرد عضو کو ہی بناتی ہے۔

مثلاً خلط سودا سے قلب و عضلات ملتے ہیں اودمان کا مزاج بھی سودا کا مزاج

ہی ہے۔ اسی طرح خلط منفرد سے جسکو غدد جو خالص مفرد اعضا ہیں  
بنتے ہیں اسی طرح ان کا مزاج بھی گرم ہی ہوتا ہے۔

بالکل اسی طرح بلغم سے اعصاب و دماغ بنتے ہیں جن کا مزاج بھی بلغم کی طرح سرد  
تر ہوتا ہے۔

## تینوں مفرد اعضا کا بلکہ ایک عضو بنانا

قارئین جب تینوں مفرد اعضا عدم سے وجود میں آتے ہیں اور وہ ایک دوسرے  
سے ملتے ہیں تو مرکب اعضا بن جاتے ہیں۔ مثلاً معدہ کی بناوٹ میں اعصاب، غدد  
عضلات جواب بھی مفرد اعضا ہیں اور مل کر جب معدہ کو بناتے ہیں تو اس کی  
ساخت میں اعصاب، غدد، عضلات پوری طرح موجود ہوتے ہیں اور انہیں کیمیائی  
طریقہ سے الگ الگ کر کے پرکھا جاسکتا ہے۔

اسی طرح تینوں مفرد اعضا سے آنکھ، کان، ناک، منہ، اسرار، ہاتھ پاؤں، شریانیں  
وریدیں وغیرہ بھی بنتے ہیں انہیں قانون مفرد اعضا میں مرکب اعضا کہا جاتا ہے چونکہ  
شریانوں میں بھی اعصاب، غدد، عضلات موجود ہوتے ہیں لہذا جب کبھی کوئی خلط کم  
و بیش ہوتی ہے شریانوں و وریدوں کے مفرد اعضا بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔

یعنی شریانوں اور وریدوں کے مفرد اعضا مخصوص افلاط کی کئی بیشی سے کبھی تیلے  
اور کبھی موٹے ہو جاتے ہیں جن سے نبض کی رفتار قریب قریب توام وغیرہ بدل جاتے ہیں  
مثلاً جب سوداویت جسم و خون میں بڑھ جاتی ہے تو اس کا اثر نہ قلب و عضلات پر  
بڑھتا ہے بلکہ شریانوں و وریدوں کے عضلات بھی متحرک ہیں آجائے ہیں جس سے  
صرف ایک شریانیں روح و قوت حیوانی کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے حرکات میں  
پہلے سے تیز ہو جاتی ہے دوسری طرف ان میں باہمی رطوبات کی کمی کی وجہ سے

کسی قدر صلابت بھی آجایا کرتی ہے ۔

چونکہ سوداویت کی کثرت کی وجہ سے عضلات میں سچور کی صورت پیدا ہو چکی ہوتی ہے لہذا آہستہ آہستہ مریض کے جسم کا گوشت بھی سخت ہوا اثر ہو جاتا ہے جس سے گوشت میں کمی آجاتی ہے خصوصاً کلائی پر گوشت کم ہو جاتا ہے جس سے نبض تنگی اور اد پر آجاتی ہے اور ہم ، ی ، بکاء جیسا کہ انگلیوں کے نیچے بڑی آسانی سے نظر آنے اور محسوس ہونے لگتی ہے ۔ یہ نبض مشرب عظیم صلب ، قوی و تیز وغیرہ نام پاتی ہے

## وہ لکالیف جو سوداویت کے زیادہ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں

قارئین سوداویت کی کثرت بہ اثر جہاں شریاتوں پر پڑتا ہے وہاں جسم کے تمام اعضا بھی متاثر ہوتے ہیں ان میں درج ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں ایسے شخص کی نبض عظیم تیز قوی اور مشرب ہوگی ۔ اس کی دوسری صورتیں قانون مقررہ اعضائے تسلیم کی ہیں ۔ مثلاً ، ۱ ، عضلاتی اعصابی (۲) ، عضلاتی غدی ۔

## سودا کی پہلی تحریک عضلاتی اعصابی

اگر سودا میں ابھی کچھ رطوبات ہوں گی تو قانون مفرد اعضا میں اس صورت و حالت کا نام عضلاتی اعصابی تحریک کہا جائے گا ۔ اور اس وقت درج ذیل علامات پیدا ہو چکی ہوں گی ۔

نبض کلائی کے بالکل اوپر ۳ سے چار انگلیوں تک محسوس ہوگی ساتھ ہی نبض



ریاح کی زیادتی کی وجہ سے بھولی ہوئی محسوس ہوگی جو تکہ تخمیر ہو چکا ہوتا ہے اس کی طبیعت رطوبات کو ریاہ میں تبدیل کرنا شروع کر دیتی ہے جس سے ریاہی امراض و علامات پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً تخیل موعہ، امعاء، ریاہ کلیہ و گردہ، ریاہ مفاصل، اختناق الرحم، رعشہ، نبض، پھیپھڑوں پر غلیظ بلغم جو زور لگائے بھی خارج نہیں ہوتی، خشک دیر، پیشاب میں کمی، عظم الطحال عظم جگر، ضعف و خشکی دماغ، بواسیر، بادی، چہرے پر سیاہ داغ دھبے، خارش، چنیل، ہموئیا وغیرہ علامات میں سے کوئی علامت پائی جاسکتی ہے۔

## سودا کی دوسری تحریک عضلاتی غمدی

جب سودا میں رطوبت بالکل ختم ہو جاتی ہے تو ساقی ریاہ بھی کم ہو جاتے ہیں البتہ حرارت کی ابتدا ہو چکی ہوتی ہے جس سے جگر و غدہ گرم ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور درج ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔  
نبض مشرق، قریع میں شدید قوی، عظیم، تیز اور صلب ہونا، اختلاج قلب بھی اسی حالت میں ہوتا ہے، نبض ۳ سے ۴ بلکہ پانچ انگلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے اس حالت میں سودا کا اخراج شروع ہو جاتا ہے جس سے جسم و خون کی سیاہی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جب کہ طحال اور مریاں کی صلابت بھی کم ہونے لگتی ہے جسم میں گرمی کی لہریں اٹھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ قوت باہ زوروں پر ہو جاتا ہے بلکہ شباب ناقابل برداشت ہو جاتا ہے بعض لہیوں کے معدہ میں سوزش ہو کر درد موعہ شروع ہو جاتا ہے پھیپھڑے سوزش ناک ہو جاتے ہیں، عرق النساء اختلام، خوش خون جریان خون تخمیر و قسمل تنگی تنفس، ضعف دماغ، بند ذلہ، درد سر سوداوی وغیرہ علامات ہونگی،

## صفر کی کثرت کا اثر بنض و جسم پر

جب صفر خون و جسم میں بڑھ جاتا ہے تو اس کا اثر نہ صرف بچہ و عذر و غشاء مخاطی پر پڑتا ہے بلکہ شریانوں و ریدوں کی غشاء مخاطی میں بھی تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

طبیعت مدبہ بدن صفر کی مدد سے سودا کو ختم کرنا شروع کر دیتی ہے جس سے سوادی علامات غائب ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور صفرادی کثرت کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں۔

چونکہ صفر کی زیادتی کی دو صورتیں ہیں مثلاً

اول صورت میں صفر کی پیدائش کثرت سے ہونے لگتی ہے لیکن اس کا اضرانہ بند ہو چکا ہوتا ہے۔ اس حالت کو قانون مفرد اعضا میں غدی عضلاتی تحریک کہا جاتا ہے۔

دوسری صورت میں صفر کی پیدائش تو اسی نسبت سے ہوتی رہتی ہے لیکن فاضل صفر کا اضرانہ شروع ہو جاتا ہے جس سے صفر کے اجتماع کی علامات کم ہونے لگتی ہیں۔ اس حالت کا نام قانون مفرد اعضا میں غدی اعضا کی تحریک رکھا جاتا ہے۔

## صفر کی پہلی تحریک غدی عضلاتی

صفر کی اس حالت میں بنض میں کسی قدر شرف تو ہوتا ہے لیکن منقوض کی طرف مائل ہوتی ہے یعنی گہرائی کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ غدی عضلاتی تحریک میں بنض نہ مشرف ہوتی ہے اور نہ منقوض (پست) ہوتی ہے۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان محسوس ہوتی ہے۔

چونکہ حرارت و صفراء بڑھ چکا ہوتا ہے۔ جس سے سو دا کا خاتمہ ہونے کی وجہ سے قلب میں ضعف و تحلیل شروع ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خود دل ہی آہستہ آہستہ جلنا شروع ہو جاتا ہے جس سے نبض کی نہ صرف رفتار کم ہو جاتی ہے بلکہ اس کی صلابت بھی ختم ہو کر نرم اور پلا ہو جاتی ہے۔

اس حالت میں صفراء کے اخراج میں بندش کی وجہ سے جسم کا رنگ زرد، پیلا ہو جاتا ہے۔ عضلات میں تحلیل کی وجہ سے جسم پیلا اور سفلیج کی طرح نرم ہو جاتا ہے بلکہ سور القنیہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

غلیہ صفراء کی وجہ سے گرمی خشکی زوروں پر ہوتی ہے۔ مریض ہر وقت گرمی و حرارت کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے کیونکہ اس وقت اسکے ہاتھ پاؤں جلتے ہیں۔ پاخانہ، پیشاب نہ صرف زرد پیلے رنگ کے آتے ہیں بلکہ ان میں جلن بھی شدت سے ہوتی ہے۔

دل حرارت کی وجہ سے مجھ میں پھیل جاتا ہے۔ جسے عرف عام میں غم قلب کہتے ہیں۔

غلیہ صفراء کی وجہ سے اکثر یرقان ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑوں کے غدی میں سوزش ہو کر ذات الجنب ہو جاتا ہے جس سے اکثر پھیپھڑوں میں استفادہ صدر کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے عوام الناس پھیپھڑوں میں پانی بڑنا کہتے ہیں۔ اگر پھیپھڑوں میں پانی نہ پڑے تو سیٹ یا جوڑوں میں پانی ضرور پڑ جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو تمام جسم اس سے کپا ہو جاتا ہے۔ چونکہ جسم بھی غدی جسم ہے لہذا صفراء کی کثرت کا اثر اس پر بھی پڑ جاتا ہے چنانچہ جسم میں جلن رہنے لگتی ہے۔ ماہواری کا خون باقاعدہ نہیں رہتا بلکہ تار تار در و در و در کے ساتھ آنے لگتا ہے۔

صفراء می مریض ہمیشہ خفقان قلب کی شکایت کیا کرتے ہیں۔ معدہ معا



میں جلن سرور اکثر ہوا کرتا ہے۔ پتہ میں پتھریاں بھی اسی تحریک میں پڑ جاتی کرتی ہیں۔

## صفراء کی دوسری تحریک غدی اعصابی

صفراء کی یہ دوسری تحریک ہے جسے قانون مفرد اعضاء میں غدی اعصابی کہتے ہیں۔ اس میں صفراء کی بیدار نشی تو جاری رہتی ہے لیکن فاضل صفراء کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ صفراء کے اخراج کے ساتھ ہی حرارت کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا نبض بھی حرارت کی گھی کی دھیرے پتلی ہو جاتی ہے اور کسی تدریج گہرائی میں چلی جاتی ہے لیکن منخفض نبض سے قدرے اوپر محسوس ہوتی ہے

دوانگلی سے زیادہ شاذ و نادر محسوس ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء میں ایسی نبض کو غدی اعصابی نبض کہتے ہیں۔

اس دوران جسم بوجھل کستی کاہلی، منہ کا ذائقہ قدرے شیریں ہوتا ہے۔ جگر گرے، معدہ و امعاء میں سوزش ہو جاتی ہے سر اور شانوں میں بوجھ، درد کمر، سیدان الرحم غدی میں رطوبت جلن کے ساتھ لیسید اخراج ہوتی ہے۔ سرعت انزال، سوزاں زہر سے پاخانہ بے قاعدہ آتا ہے۔ جس سے سرور، درد اور آؤں آیا کرتی ہے۔

صفراء کے کثرت اخراج سے بروتن، اماس، تہوج وغیرہ دم پایا کر بھاگ جاتے ہیں۔ کمر اور شانوں میں کھپاؤ اور درد ہوا کرتا ہے۔ ایسا سر نبض اکثر کٹھوں پر ہی ہاتھ رکھتا ہے۔

چونکہ صفراء کا اخراج بہت حد تک ہو جاتا ہے اس لئے دماغ و اعصاب میں کیمیائی طور پر نفوتیاتی شروع ہو جاتی ہے۔

صفراء و صرارت کی کثرت سے دوران خون جگر و غدو میں زیادہ مقدار میں آجاتا ہے۔ جس سے دل میں خون کم ہو کر بلڈ پریشر کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ دل نہایت سُست اور آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہے۔ یخفان قلب بھی اسی تحریک میں زیادہ ہو کر رہتا ہے۔

## بلغم کی پہلی تحریک اعصابی غدی

یہ تحریک اس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے۔ جب صفراء و صرارت کا اخراج ضرورت سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو خون میں بلغم و رطوبات طبعیہ شریع ہو جاتی ہیں۔ جن کا اثر شریانوں و ریدوں کے اعصاب پر بھی پڑتا ہے۔ جس سے نبض بھی متاثر ہو کر مہول جاتی ہے۔ ریاخ و صرارت کی کمی کی وجہ سے نبض انتہائی سُست ہو جاتی ہے۔ اور محسوس کرنے میں درا نگلی پر بھی بڑی شکل سے ملتی ہے۔ عرف عام میں اس نبض کو مستغض کہتے ہیں۔ اور کیرے کی چال چلتی ہے۔

یہ نبض دماغ و اعصاب کے افعال کی نشاندہی کرتی ہے۔ رطوبات کی کثرت اور جسم میں ان کا اخراج بند ہونے کی وجہ سے بے شمار غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

چونکہ رطوبات کا خاصہ ہے کہ جہاں اور جس جسم میں جمع ہوں اسے اپنے مزاج کے مطابق نرم، لچک دار اور پھولنے پر مجبور کر دیتی ہیں لہذا ایسی صورت میں جہاں انسانی جسم پھول کر مڑا ہو جاتا ہے۔ وہاں نبض بھی بھری ہوئی اور پھولی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ چونکہ صرارت بہت کم ہو چکی ہوتی ہے اس لئے نبض تھامی لحاظ سے نیچے بیٹھ جاتی ہے۔ جسے اطباء

نامدار مستغنی بنفص کہتے ہیں۔ رطوبات و بلغم کے اجتماع کی وجہ سے بوجھل، کمی خون، بھس، ضعف یاہ بلکہ نامردی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ زبانیس فکری اسی تحریک کے اثہا پر ہوا کرتا ہے۔

برسات کے موسم میں یہ تحریک زوروں پر ہوا کرتی ہے۔ جب فضا متعفن ہو جاتی ہے تو بلغمی اشخاص کے معدہ امعاء میں بھی خمیر و تعفن ہو جایا کرتا ہے۔ جسے طبیعت بذریعہ اسہال خارج کرنا چاہتی ہے لیکن چونکہ یہ تحریک ابھی شیشی نہیں ہوئی ہوتی اس لئے یہ متعفی مادہ اخراج کے لئے کوشش کرتا ہے لیکن اخراجی قوت نہ ہونے کی وجہ سے پاخانہ کی حاجت ادرنے کی حالت بار بار ہوتی ہے۔ لیکن کچھ اخراج نہیں پاتا اور اکثر مرین تلف ہو جاتے ہیں۔

ایسی صورت میں عقلیذ معالج مریض کو اعصابی عفلاتی مسہل دے دیتا ہے۔ جس سے فضلات کا اخراج قے دست سے شروع ہو جاتا ہے اور مریض مرتے مرتے بچ جاتا ہے۔

بستر پر بھی پیشاب بچے اسی تحریک میں کیا کرتے ہیں۔

## یادداشت

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کریں کہ ہر خلط دو کیفیات سے خالی نہیں ہوا کرتی۔ مثلاً بلغم و بلغمی رطوبات تر گرم ہوں گی یا تر سرد۔ اسی طرح سودا خشک سرد ہوگا یا خشک گرم بالکل اسی طرح صفرا گرم خشک یا گرم تر۔

قانون مفرد اعضاء نے ہر خلط کے دونوں مزاجوں کو بالا عفا و تحریکوں میں بانٹ دیا ہے اور ہر حالت کے کم و بیش ہونے کی علامات و تکالیف فارقہ تحقیق کی ہیں۔ میں نے ان اخلاط کی انہی صورتوں و حالاتوں کو پہلی تحریک



اور دوسری تحریک کے تحت شریح و توضیح کی ہے۔  
 یہاں پہلی تحریک سے مراد کسی حیاتی مفرد عضو کی کیمیائی تحریک مراد ہے  
 جس میں وہ عضو اپنی پیدا کردہ خلط کو خون و جسم میں روکتا ہے۔ جبکہ  
 دوسری تحریک جسے عرف عام میں مشینی تحریک کہا جاتا ہے۔ میں حیاتی مفرد  
 عضو اپنی پیدا کردہ نازل خلط کو خارج از بدن کرتا ہے۔

## بلغم کی دوسری تحریک اعصابی عضلاتی

یہ تحریک اس وقت شروع ہوتی ہے جب بلغمی رطوبات انتہا کو پہنچ  
 جاتی ہیں۔ جسم میں ان کا اخراج ضروری ہو جاتا ہے۔ اس وقت دماغ و  
 اعصاب کا مشینی فعل شروع ہو جاتا ہے۔ ہر مخزج سے کم و بیش رطوبات  
 خارج ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ نبض کے عضلاتی حصہ میں بھی پخوڑ شروع ہو  
 جاتا ہے۔ چنانچہ نبض اعصابی غذی کی نسبت بستی ہو جاتی ہے اور چونکہ اس  
 کا تعلق جگر کی بجائے قلب سے ہو جاتا ہے۔ اس لئے قدرے ابھر  
 آتی ہے۔ اور منخفض مائل بہ شرف محسوس ہوتی ہے۔ دوانگلی تک بخوبی  
 محسوس ہوتی ہے۔ چونکہ رطوبات ابھی بہت ہوتی ہیں اس لئے ابھی موٹی  
 اور پھولی ہوئی ہی ہوتی ہے۔

چونکہ اس حالت میں بلغمی رطوبات بالکل سرد ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس  
 لئے حرارت جسم بھی کم ہو جاتی ہے۔ چونکہ بلغمی رطوبات کا اخراج جلد  
 کے مسامات کے ذریعے بھی کثرت سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے مریض  
 کا جسم سرد اور چھپچھپا محسوس ہوتا ہے۔ تب لڑہا بھی اسی تحریک میں  
 زیادہ ہوا کرتا ہے۔

دماغ و اعصاب کے تیز ہونے کی وجہ سے سارا جسم محسوس ہو جاتا ہے۔ حرارت جسم کم ہونے کی وجہ سے قلب میں تسکین کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ نزلہ زکام عام ہوتا ہے۔ دست قے اور ہفیفہ جیسی علامات عام لوگوں میں نظر آنے لگتی ہیں۔ شوگر کے مریضوں میں تو شامت آئی ہوتی ہے۔ وہ تو ہر گھنٹہ بعد پیشاب کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

عورتوں کی ماہواری اکثر بند ہو جاتی ہے۔

اگر یہ تحریک شدت اختیار کر جائے ماعصاب سوزش ناک ہو جاتے ہیں۔ سر و دماغ میں درد ہونے لگتا ہے۔ آشوب چشم ہو جاتا ہے آنکھیں روشنی تک کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ مریض اندھیرے میں سکون محسوس کرتا ہے۔

اگر جنسی اعضاء کے اعصاب سوزش ناک ہو جائیں تو آتشک ہو جاتا ہے۔ مریض ماؤن جھڑ میں آگ کی سی جلن محسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تکلیف کی جگہ آگ رکھ دی گئی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ اعصاب کی سوزش ناک کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔

موسم برسات میں بچوں، جوانوں، بوڑھوں میں رطوبات بڑھ کر پھوڑے پھنسیاں جو چھالے نما ہوتی ہیں نکلا کرتی ہیں۔

مذرجہ بالا تکالیف چونکہ اعصابی عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہیں اس لئے ان کے علاج کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا استعمال کریں۔ اللہ شفا دے گا۔

## ماکولات و مشروبات کے نبض پر اثرات

ماکولات و مشروبات میں غذا و دوا اور زہریلوں شامل ہیں۔  
خالق کائنات نے اس دنیا میں جو شے ہمیں پیدا کی ہے وہ صرف اور  
صرف حضرت انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

ان میں چاہے کھانے کی شے ہو یا پینے والی شے ہو چاہے دوا  
ہو چاہے زہر ہو سبھی انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے پیدا کی  
گئی ہیں۔ البتہ یہ الگ بات ہے کہ ان میں سے کسی شخص کو جس کی اسے  
ضرورت نہیں ہے اگر کوئی کھلا دے یا بلا دے یا خود کھائے تو وہ  
اس کے لئے نقصان دہ ہوگی۔ یعنی اس کے بلا ضرورت استعمال  
سے وہ شخص بیمار ہو جائے گا۔

مثلاً ایک شخص کو بلغمی کھانسی ہے جو اسے دن رات تنگ  
کرتی ہے اگر اسے دودھ پلا دیا جائے یا وہ اپنی مرضی سے پیتا رہے تو  
اس کی کھانسی و بلغم ختم نہیں ہوگی بلکہ اس سے اسے دیر کشی  
کی شکایت بھی ہو جائے گی۔

اسی طرح ایک شخص کو بیرقان اصفر ہو گیا ہے۔ اس کا معالج اسے  
کہتا ہے کہ بھیجی آب گرم خشک چیزیں نہ کھایا کریں۔ خصوصاً انڈے،  
بجھنے چنے دروست گوشت تیز مصالحہ دارے سالن وغیرہ لیکر وہ



انہیں چھوڑتا نہیں ہے نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس کا یرقان بگڑ جائے گا۔ بلکہ  
اماس، تہوج اور استسقا وغیرہ میں سے کوئی ایک تکلیف ہو جائے گی۔  
ہمارے ان پڑھ بھائی اور جاہل لوگ انہیں بے ضرر سمجھتے ہیں۔

بلکہ طاقت و قوت دینے والی اغذیہ سمجھتے ہیں۔ یہ طاقتور اغذیہ ضرور ہیں  
جن پر معالج کو بھی انکار نہیں ہے۔ لیکن معالج نے تو انہیں اس لئے روکنا  
ہے کہ یہ گرم و خشک ہیں۔ یرقان بھی گرمی خشکی سے ہوا ہے۔ لہذا انہیں  
روکے بغیر یرقان ختم نہیں ہوگا۔ بلکہ اسے یہ اغذیہ روکنے کے ساتھ ساتھ  
گرم تھوڑے تر گرم اغذیہ جو سردی کی طرف مائل ہیں۔ جنہیں قطر یہ مفرد اعضا  
میں غدی اعصابی سے اعصاب غدی اغذیہ کہا جاتا ہے۔ کھانی پڑی گی۔ جن میں  
مولیٰ، شلغم، گاجر، کدو، توری ٹینڈے، پیٹھا، ادک وغیرہ شامل ہیں۔

## خالق مطلق نے ہر غذا و دوا کو ایک مخصوص مزاج عطا کیا ہے

قدیس اللہ تعالیٰ نے جوشے بھی پیدا کی ہے اسے کوئی نہ کوئی مخصوص  
مزاج دے کر پیدا کیا ہے۔ جب بھی وہ حضرت انسان کو کھلاتی جائے  
گی بلا تامل وہ اپنے مزاج کے ذریعہ اسے متاثر کرے گی۔ اگر وہ سلسل  
کھاتی جائے گی تو جسم انسان کے وہ مفرد اعضا جن کا مزاج اس غذا  
و دوا سے ملتا ہوگا۔ تیز ہو جائے گا۔ اس کی تیزی کی علامات نہ صرف  
جسم پر بلکہ دل اور نہض پر بھی واضح محسوس ہوں گی۔

لہذا جو لوگ مزاج کے قائل نہیں ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ علاج الامراض  
میں ناکامی بھی اسی وجہ سے ہو کرتی ہے۔ ورنہ اگر مزاج کے مطابق اور ضرورت  
جسم کے تحت اغذیہ ادویہ کھلائی جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ سوائے موت کے

شفادہ نہ ہو کیونکہ موت برحق ہے رقت مقررہ پڑ جائے گی۔

## غذا، دوا، زہر کا اثر مفرد اعضا اور نبض پر

قارئین آپ یہ تو بخوبی جانتے ہیں کہ غذا ہی ایسی شے ہے جس سے خون بنتا ہے اور یہ خون اغذیہ سے صرف انسانوں کا ہی نہیں بنتا بلکہ اس کائنات میں رہنے والے چمند پرند، بھیڑ، بکری، گائے، بھینس سے لیکر ہاتھی اور شیر وغیرہ کا خون بھی غذا سے بنتا ہے۔ جس قسم کے مزاج کی غذا مریض کھاتا ہے۔ اس مزاج والے اخلاط خون میں بڑھ جاتے ہیں۔ چونکہ خون تمام جسم میں دورہ کرتا ہے لہذا خون کے ذریعے اس خلط والے مفرد اعضا کی ایک طرف تو نشوونما شروع ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف وہ تیز، چست اور محرک ہو جاتے ہیں۔ یہ تیزی اور کستی جہاں جسم کے مخصوص مفرد اعضا میں ہوتی ہے وہاں اس سے نبض کے تین مفرد اعضا (عضلات، غدود، اعصاب) میں سے کسی ایک میں تیزی و چستی پیدا ہو جاتی ہے جس سے نبض کی مقدار، تدریج، رفتار، قوام، حجم وغیرہ بھی مخصوص انداز میں بڑھ جاتے ہیں۔ جسکی مدد سے ذہین معالج تشخیص مرض کردہ کے یقینی علاج کر سکتا ہے۔

## قانون کے مفرد اعضا کا کمال

قانون مفرد اعضا کا کمال یہ ہے کہ اس نے جہاں کیفیات، ارکان

مزاج اور اخلاط کا تعلق مفرد اعضاء میں ثابت کیا ہے۔ وہاں غذا، دوا، دھرم (جو ماکولات و مشروبات کی صورت میں استعمال کئے جاتے ہیں) کا تعلق بھی جیسا کہ مفرد اعضاء سے جوڑ دیا ہے اس سے سب سے زیادہ مہولت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی قسم کی غذا، دوا کھائے گا تو اس سے اس کے اسی مزاج والے مفرد اعضاء تیز ہوں گے جس سے نہیں بھی اس کے مزاج کے تحت پائی جائے گی۔ اس طرح تشخیص میں بے حد آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

اب ذرا ماکولات و مشروبات کی مختصر تشریح پیش کریں تاکہ ان کے اثرات نہیں میں محسوس کرنے آسان ہو جائیں۔

## ماکولات و مشروبات کیا ہیں؟

ماکولات و مشروبات میں وہ سب چیزیں شامل ہیں جو کھانے پینے میں آتی ہیں۔ اور منہ کے ذریعہ جسم میں پہنچائی جاتی ہیں۔ ان کی چھ صورتیں ہیں۔

(۱) غذائے مطلق (۲) دوائے مطلق (۳) سم مطلق

(۴) غذائے دوا (۵) دوائے غذا (۶) دوائے سمی

### ① غذائے مطلق

غذائے مطلق وہ خالص غذا ہے کہ جب بدن میں وارد ہوتی ہے تو بدن سے متاثر ہو کر متغیر ہو جاتی ہے لیکن بدن میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ خود جزو بدن ہو کر بدن کے مشابہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً روٹی، گوشت، دودھ وغیرہ۔



## ② دوائے مطلق

دوائے مطلق وہ ہے جو بدن سے متاثر ہو کر بدن میں تغیر پیدا کر دے اور جزو بدن ہوئے بغیر بدن سے خارج ہو جائے۔

## ③ سم مطلق

خالص زہر ہے جو خود تو بدن سے متغیر و متاثر نہ ہو لیکن بدن میں اپنا اثر و تغیر پیدا کر کے فساد کا باعث ہو۔ مثلاً، اسنکھیا، بچھاگ اور سانپ بچھو کا زہر وغیرہ۔

## ④ غذائے دوائی

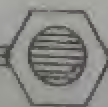
غذائے دوائی وہ شے ہے جو بدن سے متاثر ہو کر تغیر کر دے۔ اس کا زیادہ حصہ جزو بدن بنے۔ اور کچھ حصہ بغیر جزو بدن بنے جسم سے خارج ہو جائے۔ پھل وغیرہ۔

## ⑤ دوائے غذائی

وہ شے ہے جو بدن سے متاثر ہو کر تغیر ہو جائے اور اس کے بعد بدن کو متاثر و متغیر کر دے۔ اس کا کچھ حصہ جزو بدن بنے اور زیادہ حصہ بغیر جزو بدن بنے جسم سے خارج ہو جائے۔ مثلاً میوہ جات، گھس وغیرہ۔

## ⑥ دوائے سمی

وہ شے ہے جو بدن سے متاثر ہو کر بدن کو زیادہ متغیر کر دے۔ اور شدید نقصان پہنچائے۔



## طبیعت ثانی بننے والی اغذیہ ادویہ زہر اور نبض

طبیعت ثانی بننے والی اغذیہ ادویہ اور زہر سے مراد وہ اغذیہ ادویہ اور زہر ہیں جنہیں کوئی شخص جب چند دن سے لیکر چند ماہ مسلسل استعمال کرتا ہے تو ان کا مخصوص اثر اس شخص کے جسم کا خاص حصہ بن کر ضرورت بن جاتا ہے۔ اب اگر اسے وہ اشیاء رکھانے کو نہ ملیں تو اس کا جسم اس کے بغیر مٹی کا ڈھیر بن جاتا ہے۔ یعنی دوسرے

لغظوں میں یوں کسمپولیں اس کے کھائے بغیر انسان سست، کاہل اور مجبور محض ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے بغیر اس کا اٹھنا بیٹھنا محال ہو جاتا ہے۔ لامحالہ وہ اسے کہیں سے بھی حاصل کر کے چاہے وہ کتنی مہنگی بھی کیوں نہ ہو لے کر کھاتا ہے۔

ان میں شراب خانہ خراب صفو اول کی شے ہے۔ جو نہ صرف انسان کو اپنے مذہب اور ایمان سے بھی خارج کر دیتی ہے بلکہ وہ اپنے کھانے والے کو معاشرہ میں بھی بدنام کر دیتی ہے۔ اور اس سے مسمومہ کام کر دیتی ہے کہ بعض دفعہ ایسا شخص موت کے منہ میں جلا جاتا ہے۔

اس طرح بھنگ، چرس، افیون اور ہیروئن جیسی چیزیں بھی ہیں۔ جنکے استعمال کرنے والے نہ دین کے رہتے ہیں نہ دنیا کے۔

جب کوئی شخص انہیں سسل کھاتا ہے تو اس کا اثر اس کی  
نبض پر بخوبی قائم ہو جاتا ہے۔ مثلاً

## شراب کا نبض پر اثر

شراب کے کی بناوٹ خمیر تعفن اور ترشی سے ہے لہذا چونکہ شراب  
افذیہ ادویہ کا اثر قلب و عضلات پر محسوس پڑتا ہے۔ اس لئے شراب  
بھی پیتے ہی قلب و عضلات کے فعل کو یکدم تیز کر دیتی ہے۔ دماغ میں  
تحلیل کی وجہ سے صحیح ہوش و حواس بھی قائم نہیں رہنے دیتی۔ بلکہ جسم  
میں ایک قسم کا ایسا جوش و جذبہ بڑھا دیتی ہے کہ مریض سمجھتا ہے  
کہ اس کے برابر اب کوئی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے وہ نہ کسی کی عزت کرتا  
ہے اور نہ ادب بلکہ بے غیرت بن جاتا ہے۔ جب اسے ہوش آتا ہے  
تو معافیاں مانگنے لگتا ہے۔

ایسے شخص کی نبض شراب کے نشے کے وقت عضلاتی غدی ہوتی  
ہے اور کانپ رہی ہوتی ہے۔ ایسی نبض صرف نفس امارہ کے مریضوں  
کی ہوا کرتی ہے۔

## افجون کا نبض پر اثر

شراب کے بعد دوسرا نمبر افجون ہے۔ اس کا ہے جو تھکے درجہ کی  
نہر لی دوا ہے لیکن جو لوگ اسے چند دن سے چند ماہ سسل کھاتے رہیں



وہ اس کے مستقل گاہک (مریض) بن جاتے ہیں۔

چونکہ ایفون کا مزاج خشک سرد چھتے درجہ میں ہے۔ اس لئے اس کے کھانے سے دوران خون قلب کی طرف تو کسی قدر تیز ہو جاتا ہے لیکن شدید سرد ہونے کی وجہ سے جسم میں سکون اور تبرید کی حالت پیدا کر کے مریض کے ہوش و حواس گم کر دیتا ہے۔ جس سے گہری نیند آجایا کرتی ہے۔ اعصاب میں شدید تحلیل کر کے بے حس کر دیتی ہے۔ درودیں جسم کے کسی حصہ میں ہوں فوراً سکون کر کے (من کر کے) روک دیتی ہے۔

بلے چین مریض چزدن ہی اسے استعمال کر لیں یا اس کے کسی مرکب کو کھالیں تو ہمہر مستقل طور پر روزانہ اس کی طلب کرنے لگتے ہیں۔ چونکہ ایفون انتہا کی مسکن ہے اور قدرے محرک عضلات ہے لہذا ایفونی مریض کی نبض بھی عضلاتی عصابی ہوا کرتی ہے۔

## ہیروئن

ہیروئن ایفون کا ست یا الکلائڈ ہے۔ اس کے اثرات بھی ایفون جیسے ہیں۔ البتہ اس سے بیس گن زیادہ ہے۔ ہیروئن کھانے والے مریض کی نبض بھی عضلاتی عصابی ہوا کرتی ہے۔

## حقہ سگریٹ تمباکو کے نبض پر اثرات

حقہ، سگریٹ اور تمباکو کے استعمال کی دو مختلف شکلیں ہیں۔ بلکہ بعض لوگ پان میں بھی تمباکو شامل کر کے کھاتے ہیں۔ یہ مزاجاً خشک سرد اور

عضلات اعصابی ہے۔ تمباکو کا دھواں جہاں پھیپھڑوں سے رقیق بلغم کو غلیظ کر کے خارج کرتا ہے۔ وہاں انشربوں کی حرکات اخراجیہ کو تیز کر کے قبض رفع کرتا ہے۔

بلکہ بعض مریضوں میں تو جہاں تک دیکھا گیا ہے کہ جب تک وہ حقہ یا سگریٹ نہ پیں پاخانہ نہیں آتا۔

چونکہ عضلات اعصابی ہے۔ اس لئے اس کا اثر نبض پر بھی قائم ہو جاتا ہے۔ نبض میں صلابت کے ساتھ سرعت بھی آ جاتی ہے۔ سگریٹ پان اور حقہ پینے والے عضلاتی اعصابی مریض ہوا کرتے ہیں اور یہی ان کی نبض ہوا کرتی ہے۔

## نشہ اور اشیا کی اقسام

میں نے چند نشہ اور اشیا کرماکولات و مشروبات میں تخریک کیا ہے لیکن ان کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں پائی جاتی ہے۔ ان سب کے افعال و اثرات ایک جیسے نہیں ہیں۔

کیونکہ ہر دم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک شے کے استعمال کے بعد غنیمت، غنودگی اور مسکن صورت بلکہ شدت کی صورت میں بے ہوشی تک ہو جاتی ہے۔ تو دوسری نشہ اور اشیا ان کے بالحد علامات ظاہر کرتی ہیں۔ جن کا خاصہ ہے کہ ان کے استعمال سے بے خوابی، جسم میں سرور کا لہر ہے۔ لذت، مسرت، کاشت سے جذبات بے قابو نفسانی خواہشات کی کثرت، حتیٰ کہ شدت کی صورت میں انسان بے قابو ہو کر ہنسے لگتا ہے۔ کبھی الٹی سیدھی باتیں کرنے لگتا ہے۔ کبھی روتا ہے۔ کبھی اپنے آپ کو پیر فقیر

سمجھنے لگتا ہے کبھی بادشاہ بن بیٹھتا ہے۔ غرض نفسِ لہو کی انتہا ہوجاتی ہے۔  
 اول نشہ کی علامات اعصابی اغذیہ ادویہ اشیاء کی ہیں۔ جن میں دودھ، گھی،  
 بادام، روغن ہر قسم کے ٹھنڈے، شربت، سردائیاں، چمکس، بھنگ  
 اور میٹھا تلیا وغیرہ شامل ہیں۔

اور دوم عقلات نشہ آور اغذیہ ادویہ زہر ہیں۔ جن میں چائے سوڈا  
 واٹر، لسی، دہی مٹی سے لیکر سگریٹ، تنباکو، دھتورا، شراب اور کچلہ  
 وغیرہ شامل ہیں۔

نشہ کی تیسری قسم غذی اشیاء کی ہے۔ ان میں اسی قسم کی  
 بے شمار اغذیہ ادویہ پائی جاتی ہیں۔ ان میں ہیلا ڈونا (الفاج) سب  
 کی سر تاج شے ہے۔

**یادداشت :** قارئین جب آپ کے پاس کوئی پیچیدہ مریض آئے  
 تو اس سے یہ سوال ضرور کریں کہ آپ ماکولات و مشروبات میں سے کسی  
 شے کو مستقل یا نشہ کے طور پر تو استعمال نہیں کر رہے۔ جس شے کا ذکر  
 مریض کرے کہ وہ مدت سے اسے کھا رہا ہے۔ آپ اس شے کا مزاج  
 دیکھیں نہیں بھی اس کی تصدیق کرے گی۔ اس طرح تشخیص یقینی صورت  
 اختیار کر جائے گی۔ اور علاج یقیناً کامیاب ہوگا۔

## اعتباس و استفراغ کے نبض پر اثرات

استفراغ کے معنی ہیں، مواد اور فضلات کا بدن سے اخراج پانا۔ اور  
 اعتباس کے معنی ہیں غذائی اجزاء اور فضلات کا جسم میں رکننا۔



فضلات دراصل اضافی لفظ ہیں۔ حقیقت میں فضلات کوئی شے نہیں ہیں۔ کیونکہ جن مواد کی کسی جسم کے لئے ضرورت نہیں ہوتی وہ اس کے لئے فضلات بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم کے اندر غیر ضروری اجزاء یا مفید مواد کو جب طبیعت قبول نہیں کرتی یا طبیعت کو ان کی ضرورت نہیں ہوتی تو وہ سب اس کے لئے فضلات ہیں۔ یا فضلات میں شامل ہیں۔  
فضلات سے مراد ماضی چیز یا فالتو شے ہے۔

**یادداشت :** پھر ذہن نشین کر لیں کہ جو غذا کھائی جاتی ہے۔ تندرستی کی حالت میں جسم اس کا ایک خاص حصہ جذب کر کے جزو بدن بنادیتا ہے۔ اور باقی کو فضلات کی شکل میں خارج کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ فضلات میں جسم انسان کے لئے غذائیت باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جس قدر صحت اچھی ہوتی ہے۔ اور اعضاء مضبوط ہوتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ غذائی اجزاء جذب اور جزو بدن ہوتے ہیں۔ اور فضلات کم خارج ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کمزور اعضاء والے مریض جتنی زیادہ سے زیادہ غذائیں کھائیں ان کے اندر اتنی طاقت اور خون کی محنت درپیدا نہیں ہوتی۔

یہاں سوال غذا کی قلت و کثرت کا نہیں یا ادنیٰ و اعلیٰ کا نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی صحت اور مضبوط اعضاء کا ہے۔ اگر یہ ہے تو خود بخود زیادہ غذا ہضم ہوتی اور جزو بدن بنتی ہے اور اس سے زیادہ سے زیادہ طاقت و خون پیدا ہوتا ہے۔

جب مادے کا اخراج پسینے کے ذریعہ زیادہ ہوتا ہے تو پیشاب اور پاخانہ کم ہو جاتے ہیں۔ یا بند ہو جاتے ہیں۔ جب مادے کا اخراج

بذریعہ قارورہ و پیشاب زایہ ہوتا ہے۔ تو پسینہ اور پاخانہ کی کمی ہوجاتی ہے یا بند ہوجاتی ہے۔

اسی طرح جب پاخانہ میں زیادتی ہوتی ہے تو تاروہ اور پسینے پر اثر پڑتا ہے۔

## احتباس و استفراغ کیوں کیسے وقوع پذیر ہوتی ہیں

مذہبہ بالا سطور میں احتباس و استفراغ کی حقیقت و ماہیت تو کھول کر پیش کر دی گئی ہے۔ لیکن یہاں اس سوال کا جواب باقی ہے کہ احتباس و استفراغ کیسے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

قارئین انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے بعض افعال میں حیوانات سے بھی کم تر اور لا پرواہ ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو اپنی نفسانی خواہشات سے مغلوب ہو کر بغیر ضرورت اور بے موقع دمل حصول لذت کے لئے موقع و بے موقع بے دریغ استعمال کرتا ہے۔

جسم کے اندر ساری دنیا کی نعمتوں کو سیٹھنے کے کارخانے نہیں لگے۔ بلکہ ہمارے جسم کے اندر چھوٹے چھوٹے پُرزے (مغزو اعصاب) ان کے حصول و دمل اور دفع کے لئے لگے ہوتے ہیں۔

جب ایسا انسان خواہشات اور حصول لذت کے لئے انہیں زیادہ استعمال کرتا ہے یا ضرورت کے موقع پر بھی استعمال نہیں کرتا تو جسم کے یہ چھوٹے چھوٹے پُرزے رونے پیٹنے اور بچھنے لگتے ہیں۔ جن کا اظہار دردوں، بے چینی، گھبراہٹ اور بھوک پیاس کی شکل میں کرتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص زبان کی لذت اور چٹخارے کے حصول کے لئے

کسی غذا کو زیادہ مقدار میں کھا لیتا ہے تو اس کا معدہ اسے ہضم نہیں کر پاتا۔ جس سے بد ہضمی ہو جاتی ہے۔ گیس سے پیٹ بھر جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد درد و مردرد ہونے لگتا ہے اور اس کا ربے چینی اور گھبراہٹ سے رونے لگتے ہیں۔ مجبوراً قے یا دست کی شکل میں خارج کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں معدہ و جگر ایک قطرہ خون بھی نہیں ناسکتے۔ بلکہ پہلے سے بنے ہوئے خون کو خرچ کر کے معدہ و امعاء کو خالی کرتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ مسلسل رہے تو تبخیر معدہ، بد ہضمی، گیس، اگر گڑا پاخانہ کا بے قاعدہ ہو جانا وغیرہ تکالیف ہو جاتی ہیں۔

**یادداشت :** یہاں اس نقطہ کو ذہن نشین کریں کہ غذا کی زیادہ مقدار جس مزاج کی بھی ہوگی۔ اسی مزاج کے مفرد اعضاء تیز ہو کر اسے خارج کر رہے ہوں گے۔ لہذا مریض سے یہ پوچھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ کس قسم کی اغذیہ زیادہ استعمال کرتا ہے۔ جس نے یہ طوفان اٹھا رکھا ہے۔

مثلاً کوئی شخص اعصابی اغذیہ میں دور دھگمی، بادل، دلیہ وغیرہ زیادہ کھاتا ہے۔ تو اس کا اثر نبض پر بھی پورا محسوس ہوگا۔ اور اس کی نبض اعصابی ہوگی۔ اگر وہ شخص عضلاتی اغذیہ زیادہ کھاتا ہو جن میں گوشت انڈے وغیرہ کی کثرت ہوتی ہے تو ان کا اثر نبض پر بھی محسوس ہوگا۔ بالکل یہی صورت غدی اغذیہ کھانے والوں کی ہوگی۔ یعنی جو شخص نمکین اور چٹنی غذا میں زیادہ کھائے گا تو اس کے جگر و گردے اور امعاء کے فعل میں تیزی پیدا ہو جائے گی۔

جو کچھ قدرت نے ہر مزاج کی اغذیہ پیدا کیا ہیں۔ لہذا ہر شخص اپنے



طبعی مزاج اور عادت کے تحت غذا کھاتا ہے۔

بعض اشخاص گرم اغذیہ کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر وہ گرم خشک اغذیہ زیادہ کھاتے ہیں تو ان کے اندر جادہ تیز ہو کر صفراء بناتے تو ہیں لیکن اس کا اخراج نہیں ہونے دیتے۔ جس سے صفراء میں احتباس پیدا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ بعد اسے اماس و یرقان وغیرہ ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض اشخاص گرم تر اغذیہ کھاتے ہیں۔ انہیں سرد یا خشک اغذیہ سے شدید نفرت ہوتی ہے۔

یہ ایسی اغذیہ ہیں جن سے صفراء کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی شروع رہتا ہے۔ بعض دفعہ تھوڑی دیر کے بعد اگر صفراء ضرورت سے بھی زیادہ خارج ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کمزور اور ناتوان ہو جاتا ہے۔

صفراء کے استفراغ کی ادنیٰ مثال ملاحظہ فرمائیں۔

میرے پاس چند دن قبل ہی ایک نوجوان غیر شادی شدہ لڑکے ملان سے لائی گئی۔ اس کے والد صاحب نے بتایا کہ حکیم صاحب بچے کو بڑی مرغین غذا دیتے ہیں۔ مچھلی انڈے، اور گوشت کی اسے کوئی کمی نہیں۔ لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس کا جسم سوج کر کیا ہوتا جا رہا ہے صبح کے وقت آنکھیں انگلیوں سے پھڑکھڑکتی ہیں۔ تو ذرا سا دیکھ لیتی ہے۔ میں نے اسے غدی اعصابی مہل دیا۔ جس سے اسے اس قدر

آخانی آئے کہ اس کے والدین لڑکے کے جسم کو بتلا ہوئے دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ بچے کے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ حکیم صاحب پہلے بچے کی سوجن سے ڈرتے تھے اب اس کے بتلا ہونے سے ڈرنے لگے۔ بچے کی سوجن احتباس کا نتیجہ تھی۔ بچے کے دست استفراغ کی

حالت کا اظہار کر رہے تھے۔

بالکل یہی صورت سودا کے احتباس و استفراغ کی ہے۔ احتباس کی سوداوی خشک سرداغذیہ اور کھانے سے سودا بننے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی بند ہوتا ہے۔ لیکن اگر خشک گرم اغذیہ اور دیر مریض کھاتا رہے تو سودا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی بڑھ جاتا ہے جس سے سودا کے زیادہ ہونے والی علامات غائب ہو جاتی ہیں۔

سودا کی اول صورت جسم میں احتباس سودا کا اولین فعل ہے۔ جبکہ دوسری صورت میں سودا بننے کے ساتھ خارج بھی ہوتا رہتا ہے۔ یہ سودا کے استفراغ کی صورت ہے۔

## الیسے واقعہ

سودا کے احتباس اور اخراج کا ایک واقعہ میرے ساتھ ایک بچے کے علاج میں پیش آیا۔

بچہ کی عمر تقریباً ۲ سال تھی۔ بچہ کی والدہ جو ہمارے محلہ میں ہی رہتی تھیں۔ بتایا کہ بچہ کو دست اور امچارہ نہیں ہٹ رہا۔

اگر دست آجائے تو پیٹ کی ہوا خارج ہو جاتی ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد پھر پیٹ ڈھول کی طرح ابھر جاتا ہے۔

میں نے بچہ کو اعصابی تحریک سمجھ کر علاج شروع کیا۔ لیکن بچہ ناکام نہ آیا۔ جب پیٹ ہوا سے اتنا بھر جاتا کہ بچہ کو سانس لینا مشکل ہوتا ہے تب ذرا سا عصارہ ریوند یا ستونیا دے دیا۔ جس سے دست آکر ہوا خارج

ہو جاتی ہے۔ لیکن چند منٹ بعد ہی پھر ریٹ ہوا سے صبر جاتا۔ آخر کار بچہ راہی ملک عدم ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں بہت پریشان تھا کہ اس بچہ کو اعصابی عضلاتی تحریک ہونے کے باوجود عضلاتی غذا، دوا کھلانے سے کیوں آرام نہ آیا۔ بلکہ تکلیف علاج کے ساتھ بڑھتی رہی اور بچہ مر گیا۔

## استاد صاحب مشورہ اور الکافران

انہی دنوں میرے قریبی دوست جناب محمد حسین شاہ صاحب کھنگڑے والد صاحب بیمار ہو گئے۔ علاج معالجہ سے کسی طور آرام کی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ اس سے پہلے وہ ایلوپیتھی علاج سے مایوس ہو چکے تھے۔ شاہ صاحب فرمانے لگے کہ آپ اپنے استاد صاحب سے مشورہ تو کریں شاید کوئی شفا کی صورت نکل آئے۔

میں استاد صاحب کے پاس لاہور گیا واپس میں نے اس بچہ کی حقیقت بیان کی اور اپنے کئے ہوئے علاج سے آگاہ کیا۔

استاد صاحب فرمانے لگے کہ تم نے بچہ کا علاج عضلاتی غذائی اور یہ سے کیوں کیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ بچہ کو اعصابی تحریک تھی جس وجہ سے اسے دست آرہے تھے۔ استاد صاحب فرمانے لگے کہ بھی بچہ کو عضلاتی غذائی تحریک تھی جس وجہ سے اسے ایک طرف دست آرہے تھے اور دوسری طرف ابھارا رہا تھا۔ تم نے اسے غذائی عضلاتی غذا دوا دینی تھی۔ یہ تحریک تو اس کی پہلے ہی کی تھی۔ اسی کو تم نے بڑھا دیا۔ جی کہ بچہ تلف ہو گیا۔



## میرا سوال اور اس کا صاحب کا پر لطف جواب

میں نے استاد صاحب کو کہا کہ آپ ہی نے تو لکھا ہے کہ دست اعضاء  
تحریک میں آیا کرتے ہیں۔ اور عضلاتی تحرک میں قبض اور غدی تحرک میں  
بچپس ہوا کرتی ہے۔ پھر کہ عضلاتی تحرک کیسے ہوگئی۔

آپ فرمائیے گئے کہ بھی آپ کے پاس اگر عضلاتی قبض کا مریض آجائے  
تو اسے آپ عضلاتی سہل نہیں دیتے۔ جب آپ کسی دوا یا غذا سے عضلاتی  
سہل دے سکتے ہیں۔ تو خود بخود عضلات کی کشینی تحرک سے دست  
نہیں آسکتے؟

اس کے بعد اس قسم کے بچے جوان اور بوڑھے بے شمار مریض  
آئے ہیں۔ یقین جانیئے۔ ان کا علاج غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ  
کھلاتے ہی فوراً آرام آجاتا ہے۔ ایسے مریض کی قبض عضلاتی غدی  
سرریح ہوتی ہے۔

ان کے لئے میرا تجویز کردہ نسخہ یہ ہے۔ جس سے فوراً احتباس  
کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

ہوالثابفہ سرخ مرزج، ابوائن دیسی، سسٹو

ہم وزن سب کو بیس کر نصف ماشہ سے ایک ماشہ اس وقت  
کھلاتا ہوں جب دست رکھنے کا نام نہ لیتے ہوں۔ ساتھ پیٹ میں  
ہوا بھر جاتی ہو۔

یادداشت : جریان خون۔ اسی عضلاتی غدی تحرک سے

جریان خون ہو سکتا ہے۔ جو سودا کے اخراج کے ساتھ آیا کرتا ہے۔

## جریان خون اور نبض

جب جریان خون کثرت سے ہو جائے تو دل و شہ مابین خون سے بہت دھک خالی ہو جایا کرتی ہیں۔ اس وقت ایسے مریضوں کی نبض مشرف کی بجائے مخفیف کی طرف بڑھ جایا کرتی ہے اور نبض کی رفتار بہت کم ہوتی ہے۔ حجم میں تلی اور ملامت لٹے ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ نبض غذائی ہوتی ہے۔ لیکن اس کا زیادہ دباؤ و غزو کی طرف ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں جریان خون کی صورت میں نبض تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتی یا برائے نام محسوس ہوتی ہے اس وقت ایسی نبض غذائی عصبی میں بدل چکی ہوتی ہے۔

## ایک خطی نقطہ

یہاں یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جس تحریک یا اعتدال میں احتباس ہوگا وہی غلط یا تحریک جسم میں بڑھ رہی ہوگی۔ اور اس کے اثرات نبض میں بھی واضح محسوس ہوں گے۔ مثلاً

بلغم و رطوبات کا جب اجتماع ہوگا۔ تو نبض اعصابی غذائی ہوگی اس کے برعکس جب رطوبات و بلغم ہضم ہوتے، دست وغیرہ کی صورت شریک سے خارج ہو رہی ہوں گی۔ تو ایک طرف رطوبات کا احتباس ختم ہو جائے گا۔ دوسری طرف اگلے حیاتی عنصر میں کیمیائی تحریک پیدا ہونا شروع ہو جائے گی۔

اور یہاں مشینی تحریک کا بھی خاتمہ ہونے والا ہوگا۔

اسی طرح جب سودا کا اجتماع ہوگا۔ تو قلب و عضلات میں ہلکی ہلکی تحریک اور ان میں احتباس ہوگا۔ اس وقت عضلاتی اعصابی بعض ہرگ لیکن جب سودا کا اخراج ہوگا تو وہ سودا کا استفراغ کہلائے گا۔ اس وقت عضلاتی غذائی تحریک و نبض ہوگی۔ اسی طرح دوسری اخلاط و رطوبات پر قیاس کر لیں۔

## حمام اور نشین

یہاں اول یہ حقیقت ذہن نشین کریں کہ حمام کی حقیقت ماہیت کیا ہے جب حمام کی حقیقت ماہیت کا علم ہو جائے گا۔ تو اس کا نبض پر اثر بھی محسوس کرنا آسان ہو جائے گا۔

حمام سے مراد عام طور پر نہانے کا گرم مقام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جدید اطباء نے مصر اس کو انگریزی میں بائوڈ کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

## نوٹ

ڈاکٹری میں لفظ بائوڈ درج ذیل تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ حمام یا غسل خانہ، نہانے کا مقام۔

۲۔ وہ چیز جو غسل خانہ میں استعمال کی جائے

مثلاً بانی یا تجارت وغیرہ۔



یہاں یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ ہاتھ غسل کے معنی میں حمام کا مترادف نہیں ہے۔ کیونکہ غسل میں پانی کا استعمال ضروری ہے۔ یعنی پانی کا بدن پر بہاؤ ضروری ہے اور حمام میں پانی کا بہاؤ ضروری نہیں۔ جیسے حمام بخاری، حمام زبیدی، حمام شمس وغیرہ۔

## حمام کا مقصد

حمام کا اصل مقصد یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف ہے۔ جو بیرونی تدبیر سے رفع ہو سکے تو وہ مخصوص مقام میں اختیار کر جائے۔ جہاں ہوا سردی، گرمی وغیرہ کی شدت نہ ہو اور جہاں حسب منشاء جسم میں سردی، گرمی اور تری پہنچا کر مرض دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

## حمام کی اقسام اور قانون مفرد اعضاء

اگرچہ شمس الاطباء حکیم غلام جیلانی صاحب نے حمام کی اقسام کے قریب اقسام بیان کی ہیں۔

لیکن قانون مفرد اعضاء سب کو تین اقسام میں منقسم کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ مثلاً

۱۔ حمام بارہ ۲۔ حمام حار ۳۔ حمام رطب جنہیں قانون مفرد اعضاء اپنی زبان میں عسلاتی حمام (حمام بارہ) ۱، غدی حمام (حمام حار) اور اعضاء حمام (حمام رطب) وغیرہ نام سے بیان کرتا ہے۔

اب آپ حکیم غلام حبیب لانی صاحب کی کسی بھی بیان کردہ عام کی قسم کو قانون مفرد اعضاء کے تحت مندرجہ بالا تینوں اقسام میں سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً عام بخاری غدی عام ہے۔ جو گرم پانی کی بجائے سے کیا جاتا ہے۔

برق عام اعصابی عام ہے۔ اس میں برق پانی سے گذار کر اعصاب کو متحرک کیا جاتا ہے۔ عام تابع عضلاتی عام ہے۔ عام ضروری غدی عام ہے۔ عام شمسی بھی غدی عام کی ایک قسم ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

## عضلاتی عام اور نبض

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ عضلاتی عام حقیقت میں بارود عام کا دوسرا نام ہے جو قانون مفرد اعضاء نے تحقیق کیا ہے۔

اس میں سرد پانی یا سرد پانی میں سرد خشک ادویہ وغیرہ ملا کر غسل کرایا جاتا ہے۔ اس میں پانی کا درجہ حرارت ۳۲ سے ۴۰ درجہ فارن ہائٹ تقریباً ۸۱ درجہ سینٹی گریڈ رکھا جاتا ہے۔

اس قسم کے غسل سے ایک طرف رطوبات کی کمی کرایا مقصود ہے۔ دوسری طرف اس سے عارضی طور پر گرمی دور کر لی جاتی ہے۔ جس سے دل کو فرحت اعصاب کو طاقت اور عذ کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ اس قسم کے عام کا مقصد جسم میں سردی خشکی بڑھانا مقصود ہوتا ہے جس سے قلب و عضلات متحرک اور تیز ہو جاتے ہیں۔ رطوبات کم ہونے کے ساتھ ساتھ گرمی بھی گھٹ جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے

شخص کی بغض بھی عضلاتی اعصابی سے عضلاتی خدی ہو جاتی ہے اور سردی کی وجہ سے بغض میں کسی قدر مصلابت بھی آ جاتی ہے۔  
ڈاکٹری میں ایسے حام کو کوئلڈ بائٹھ کہتے ہیں۔

## ایک واقعہ

میرے ماموں محمد عیسیٰ صاحب جو اوکاڑہ میں رہا کرتے تھے۔ وہ کبھی کبھی دنیا پور آتے تو ہمارے گھر قیام پذیر ہوتے۔ ایک دفعہ وہ شریف لائے اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ ہو گئی۔ تو مجھے کہنے لگے کہ بیٹے ایک کورے گھڑے میں پانی بھر کر رکھ دو۔ میں نے پوچھا ماموں جی رات کو اتنا پانی بیو گے۔ وہ فرمانے لگے۔ بیٹا میں صبح نہایا کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ ماموں جان یہ پانی تو رات کو شدید سرد ہو جائے گا۔ صبح گرم پانی گرمی گے۔ اور نہالینا۔ انہوں نے کہا نہیں بیٹا میں ہمیشہ شدید سرد پانی سے روزانہ صبح سویرے نہا کر غار پڑھتا ہوں جس دن نہ نہاؤں طبیعت میں خمریت اور حبشی نہیں رہتی۔

میں بے حد حیران ہوا اور ان کیلئے سرد پانی کا گھڑا بھر کر رکھ دیا۔ صبح انہوں نے نہا کر غار پڑھ دی۔ ان کی صحت قابل رشک تھی۔ ان کا چہرہ سیب کی طرح سرخ تھا۔ اس واقعہ کی حقیقت دالجن میرے ذہن پر نقش کیا۔ بیس سال تک رہی۔



## ایک کہاوٹ یا حقیقت

اکثر سنا کرتا تھا کہ اگر سرد پانی سے نہایا جائے تو جسم گرم ہو جاتا ہے۔ اور اگر گرم پانی سے نہایا جائے تو جسم سرد ہو جاتا ہے۔ ان متضاد حقیقتوں کو بھی ذہن قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔ جب جوان ہوا تو ان حقیقتوں کا علی مشاہدہ ہوا۔

## سرد پانی سے جسم گرم ہونے کی وجہ

متارین جب بھی کوئی انسان سرد پانی سے نہاتا ہے تو اس کا بیرونی جسم وقتی طور پر سرد ہو جاتا ہے۔ لیکن فوراً گول تیز ہو جاتا ہے۔ تاکہ جلد جلد حرارت پیدا کر کے بیرونی سردی کو دور کیا جاسکے چنانچہ دوران خون کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے باہر کا حصہ پہلے سے بھی گرم ہو جاتا ہے۔ اور جسم کا رنگ بھی سرخی مائل ہو جاتا ہے۔

## جسم پر سرد پانی پڑنے سے دل تیز ہونے کی وجہ

قارئین آپ شروع سے پڑھ رہے ہیں کہ دل کے دو مزاج ہیں۔ اول خشک سرد، عضلات اعضاء (دوم) خشک گرم عضلات قوی لہذا جب بھی نقصان خشکی سردی بڑھ جائے۔ جن سے انسان چھپ

نہیں سکتا۔ یا سرد پانی وغیرہ میں اسے جانا پڑ جائے یا سرد پانی سے نہلنے لگا تو لا محالہ دل میں عضلاتی اعصابی تحریک پیدا ہو جائے گی۔ اور دل حرارت پیدا کرنا شروع کر دے گا۔ تاکہ عارضی سردی کا یہی مقابلہ کیا جائے۔

**یادداشت :** یہاں اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ سرد پانی سے مراد یہ نہیں ہے کہ برف بننے کے قریب والا پانی ہے۔ یہ تو سرد خشک پانی میں شمار ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۲۱ سے صفر درجہ سینٹی گریڈ ہے اتنے سرد پانی سے تو خون میں انجماد آنے کا خطرہ ہے یا تمام اعضاء نکلنے کی طرح اکٹڑ سکتے ہیں۔ سرد پانی کے عام سے مراد وہ پانی ہے جس کا درجہ حرارت ۲۱ درجہ سینٹی گریڈ سے ۳۵ درجہ سینٹی گریڈ کے قریب ہوتا ہے۔

## خون کی حمام

اسے عرف عام میں گرم حمام بھی کہتے ہیں۔ طبی اصطلاح میں حمام عام کہا جاتا ہے۔

اس قسم کے غسل کے پانی کا درجہ حرارت ۹۸ سے ۱۱۲ فارن ہائیٹ تک ہوتا ہے۔ ایسا غسل جلد کو ملائم اور نرم کرتا ہے۔ مسامات کو کھولتا ہے تمام میل کچیل غائب ہو جاتی ہے۔ حمام بخاری بھی کسی کی قسم ہے۔ جو پسینہ لانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جب عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے تو جو خشک عضلات جسم اتنے کسے اور سخت ہوتے ہیں۔ جس سے بعض دفعہ تشنج بھی شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں غلات

ڈھیلے کرنے کے لئے (تحلیل کرنے) اگر گرم جام کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے جام کو مدت پانچ سے دس منٹ ہوتی ہے۔

**یادداشت :** بعض محققین کا خیال ہے کہ حرارت سے نبض و دل تیز ہو جاتے ہیں۔ یہ خیال علامہ کبیر الدین صاحب کا ہے۔ جو اپنی کتاب النبیض میں یوں رقم طراز ہیں۔

کہ جب بدن کے اندر گرم پانی کی گرمی قائم ہو جاتی ہے تو نبض سریع اور متواتر چلتی ہے۔ اور جب طبعی ثقا جسے کاغذ ہوتا ہے۔ یعنی اعضا میں بروتر آجاتی ہے۔ تو نبض بطی اور متفاوت ہو جاتی ہے۔

## قانون مفرد اعضاء اور حرارت

قانون مفرد اعضاء میں یہ حقیقت تسلیم کی جاتی ہے کہ خشکی سردی سے خشکی گرمی دل کے فعل میں تیزی کرتی ہیں۔ لیکن اگر گرمی خشکی سے زیادہ ہو جائے مثلاً گرمی خشکی سے گرمی تری۔ ان کیفیات کی زیادتی سے دل تحلیل ہو کر کمزور ہو جاتا ہے۔ یعنی دل ذرا کسی زیادہ گرمی قبول نہیں کرتا۔ بلکہ گھبرا جاتا ہے۔ اور حرکات میں سست ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب جگر و گردوں میں تحریک ہوتی ہے۔ تو اس وقت گرمی کی شدت ہوتی ہے۔ جس سے قلب میں تحلیل شدید ہوتی ہے اور وہ حرکات میں سست ہو جاتا ہے۔

اس امر کی تصدیق علامہ کبیر الدین صاحب آگے چل کر یوں فرماتے ہیں۔ کہ گرم پانی سے جام کرنے کی صورت میں جب تحلیل کی زیادتی ہو جاتی ہے۔



تو نبض کے اندر ضعف، صُغُر کا ہونا ایک دائمی امر ہے۔  
 علےٰ هذا جب گرم بانی کی اس عارضی تسخیم سے بدن قوتیں اس  
 قدر زیادہ تحلیل ہو جاتی ہیں کہ غشی قریب آ جاتی ہے۔ تو اس حالت میں  
 بھی نبض بطی اور متفاوت ہی ہوا کرتی ہے۔

## قانون مفرد اعضاء اور گرم مہم

چونکہ گرمی ہر شے میں ضعف اور تحلیل پیدا کر دیا کرتی ہے۔ لہذا  
 جب عضلاتی تحریک کے وقت نبض مشرف، عظیم، طویل اور صلب ہوتی  
 ہے تو گرم حمام کی حرارت سے نہ نبض کا مشرف رہے گا۔ نہ صلابت رہے  
 گی۔ اور اس کا عظم بھی کم ہو جائے گا۔  
 نبض مشرف کی بجائے منخفض کی طرف بڑھ جائے گی۔ جو بطی اور  
 متفاوت کے برابر ہوتی ہے۔ یہ نبض دو تین انگلیوں کے نیچے فرسا  
 دو دینے سے محسوس ہوا کرتی ہے۔

## عصائی حمام

اسے عرف عام میں مرطوب حمام کہتے ہیں۔ اس میں عام ٹنکوں کا  
 تازہ پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ پانی نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ سرد  
 ہوتا ہے۔ اس لئے اس حمام میں پانی کثرت سے بہایا جاتا ہے۔ اس  
 قسم کا حمام ہر زبان روزانہ یا ایک دو دن بعد لازمی کیا کرتا ہے۔ اس قسم  
 کے حمام میں حمام لُبنی بھی شامل ہے یعنی دودھ میں پانی ملا کر غسل کیا جاتا ہے۔

چونکہ اس میں رت ملتی تھی جیسی رطوبت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس جام کو شوقین مزاج اور حسن کی دلدادہ عورتیں جسم کو نرم اور ملائم رکھنے یا اپنے حسن کو دوبالا کرنے کیلئے استعمال کیا کرتی ہیں۔

چونکہ یہ مرطوب جام ہے اس لئے اس کے کثرت استعمال سے جسم کے رماغ و اعصاب تیز ہو جاتے ہیں۔ جسم نرم لچکدار و خوبصورت ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کی بنفہ بھی نرم و نازک اور رطوبت سے بھر جاتی ہے۔ اس میں نرمی اور لچک اس قدر آ جاتی ہے کہ اگر بنفہ کو انگلی کے پورے سے ادھر ادھر ہلائیں تو بڑی آسانی سے ڈھیل رستی کی طرح انگلیوں کے آگے پیچھے ہوتی ہے۔

نوٹ: یہ بنفہ اکثر افعال و تحریک کے پہلے اشخاص میں نمایاں ہوتی ہے۔

## عمروں کے بنفہ پر اثرات

انسان کی زندگی تین زمانوں پر مشتمل ہے۔

- ۱۔ بچپن کا زمانہ
- ۲۔ جوانی کا زمانہ
- ۳۔ بڑھاپے کا زمانہ

## بچپن کا زمانہ اور بنفہ

یہ پیدائش سے لیکر بالغ ہونے تک سے قبل کا زمانہ ہے۔ بچوں کی بنفہ: چونکہ بچوں کے جسم و خون میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے۔

اس لئے بچوں کی نبض ہمیشہ نرم اور نازک ہوتی ہے۔ ذرا سا دباؤ دیتے ہیں۔  
دب کر بند ہونے لگتی ہے۔

چونکہ بچوں میں نشو و نما کا زور ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے قلب کو جسم  
کی نشو و نما کے لئے خون فراہم کرنے کو جلد جلد پہنچانا ہوتا ہے۔ لہذا قلب کی حرارت  
پیدائش کے وقت ۱۵۰ کے قریب ہوتی ہے۔ چونکہ جسم نشو و نما پا رہا ہوتا  
ہے۔ اور نشو و نما صرف اور صرف اسی جسم میں ہو سکتی ہے جس کے  
اندھ حرارت غریزی پوری مقدار میں ہوگی۔ لیکن یہ قدرتی امر ہے۔ کہ حرارت  
بغیر کسی شے کے اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ لہذا ایسے جسم کے لئے  
طلوبت غریزی کا پورا اسٹاک ہونا ضروری ہے۔ جس میں حرارت غریزی  
رہ کر جسم کی نشو و نما کرے گی۔ یہ دونوں اشیاء (طلوبت غریزی و  
حرارت غریزی) بچوں میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔  
لہذا بچپن میں نبض نرم لین اور سریع ہوتی ہے۔

**یادداشت :** یاد رکھیں بچوں کی نبض مقدار اعضاء کے تناسب  
سے عظیم ہوتی ہے۔ چونکہ بچوں کے اعضاء چھوٹے چھوٹے ہوتے  
ہیں اس لئے اس کی نبض بھی عظیم کی بجائے قیصر ہوتی ہے۔ ورنہ  
اگر مقدار اعضاء کے تحت نبض کو ضرب دی جائے تو بچوں کی نبض  
بہی عظیم بنے گی۔

## جوانی اور نبض

جوانوں کی نبض : یہ زمانہ جوان ہونے سے کیکر بڑھا پا شروع



ہونے تک کا زمانہ ہے۔

یعنی یہ ۲۵ سے ۵۰ سال تک کا زمانہ ہے۔

چونکہ اس زمانہ میں جسم انسان کی نشوونما طول، عمق اور عرض میں بالکل نہیں ہوتی۔ لہذا اس زمانہ میں جسم کے اندر پہلے جتنی رطوبت اور حرارت بھی نہیں رہتی۔ البتہ رطوبت کی بجائے بیوست بڑھ جاتی ہے۔ جس سے حرارت میں بھی جوش آنے لگتا ہے۔ انسان کا یہی وہ زمانہ ہے جس میں اس کے جسم و خون میں جوانی جوش مارنے لگتی ہے۔ بیوست کی وجہ سے جسم بھرا اور کسا ہوتا ہے۔ اور اس میں لچک برائے نام ہو جاتی ہے۔

چونکہ اعضاء مکمل نشوونما پا چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے منقبض بھی اپنے طول و عرض اور عمق میں کمال حاصل کر چکی ہوتی ہے۔ چنانچہ جوانی میں منقبض متاری کسی قدر صلب اور رفتار میں تیز ہوتی ہے۔

## بڑھاپا اور نبض

یہ زمانہ ۵۰ سال سے سو سال تک کا زمانہ ہے۔

بوڑھوں کی نبض: چونکہ اس زمانہ میں حرارت غریزی بھی کم ہو چکی ہوتی ہے۔ البتہ بیوست پہلے بھی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جسم و اعضاء میں سردی کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ بیوست اور سردی کی وجہ سے سارا جسم اکڑا ہوا، سخت اور درد کرنے لگتا ہے۔ خشکی کی وجہ سے نیند برائے نام رو جاتی ہے، پیشاب و پاخانہ درست نہیں رہتے۔ جگر و دے اور جسم کے دوسرے عذد کمزور ہو کر اپنے اپنے افعال صحیح ادا نہیں

کر سکتے۔

چنانچہ بوڑھے پیشاب پر کنٹرول نہیں کر سکتے۔ کہیں زیادہ کبھی تھوڑا  
تھوڑا گنے گنتا ہے۔ نبض شدید رہنے لگتی ہے۔ دانت اکثر گر جاتے  
ہیں۔ ان حالات میں جسم سوکھ کر کاٹھا ہو جاتا ہے۔ نبض صلب اور بلی ہو  
جاتی ہے۔ اور ان کی نبض میں جالینوس کے قریب تفاوت زیادہ ہوتا ہے۔

## مرد اور عورت کے مزاج میں فرق

دستار دین! آپ میں سے ہر ایک نے بچپن کا زمانہ طے کرنے کے  
بعد جوانی میں قدم رکھا ہوگا۔ جب آپ پندرہ سولہ سال کے ہوئے ہوں گے  
تو آپ کی چھاتیاں (پستان) کسی قدر بڑی ہو گئی ہوں گی۔ آپ میں سے جو  
لڑکے ہوں گے ان کے پستان کچھ عرصہ بعد جوان ہونے تک بچک کر سینہ  
کے ساتھ لگ گئے ہوں گے۔

اور آپ میں سے جو لڑکیاں تھیں ان کے پستان نشوونما پا کر جوان ہونے  
تک بڑھتے رہے۔ جوانی مکمل ہونے پر یہ ترک گئے ہوں گے۔

## ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جوانی تو سب پر آتی ہے لیکن لڑکوں  
کے پستان بیٹھ جاتے ہیں۔ اور لڑکیوں کے پستان کیوں ابھرتے ہیں؟  
اس سوال کا جواب استادِ حابرِ ملتان نے اپنی کتاب میں کئی بار دیا ہے۔  
کہ عورت کا مزاج خشک یا ان کو عفتلانی تحریک نہیں آتی جو مردوں کی تحریک ہے

لیکن چونکہ عورت کے لئے بچوں کی پیدائش اور ان کی نشوونما کے فرائض اپنے جسم سے ادا کرنے کے ضروری ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے غدد میں تحریک آنے کے وجہ سے ان کے پستان نشوونما پا جاتے ہیں۔ تاکہ نئی پود کی نشوونما کے لئے قدرتی غذا کا انتظام ہو سکے۔

اس کے برعکس روکوں کا مزاج خشک ہوتا ہے۔ ان کے عضلات میں تحریک و تیزی آ جاتی ہے جس سے ان کے بدن میں بیوست بڑھ جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے ان کے پستان پھپک جاتے ہیں اور سینہ کے ساتھ لگ جاتے ہیں۔

## مرد اور عورت کی نبض میں فرق

چونکہ جوان مرد کے عضلات نہایت مضبوط، سخت، ملب اور سختی لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیوست (خشکی کی وجہ سے ان کے اندر حرارت غریزی بھی جوش مار رہی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی نبض بھی قوی، ملب، طویل اور شرف ہوتی ہے۔ لیکن بیوست کی شدت کی وجہ سے کسی قدر صلب چلتی ہے۔

## اس کے برعکس

چونکہ جوان عورتوں کے غدد شدید تحریک میں آچکے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے غدد و اقسام کی ڈیوٹیاں دینے لگتے ہیں۔

۱۔ اپنی بقا کے لئے

۲۔ ننھے بچوں کی نشوونما کا کام۔



ظاہر ہے کہ ان دونوں کاموں کے انجام دینے کے لئے رطوبت غریزی اور حرارت غریزی کا حرقہ بڑھ جاتا ہے۔ جس سے ان کے دلوں کو بکریوں کی طرح ذرا تیز چلنا پڑتا ہے۔ تاکہ نشوونما میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو اور اس کی نسل مسلسل بڑھتی اور قائم دائم رہے۔

لہذا جوان عورت کی نبض غدی عضلات سے غدی اعصابی رہا کرتی ہے۔ مقام کے لحاظ سے منخفض، رفتار کے لحاظ سے سریع، طوالت کے لحاظ سے صغیر ہوتی ہے۔ تین انگلی سے زیادہ شاذ و نادر محسوس ہوتی ہے۔

## حاملہ عورتوں کی نبض

تاریکین ! اکثر عورتیں آتی ہیں کہ حکیم صاحب آج میری نبض ذرا غور سے دیکھیں۔

حکیم صاحب نبض دیکھ کر کہا کرتا ہے کہ بہن تجھے یہ مرض ہے وہ تکلیف ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن وہ کہتی ہے کہ حکیم صاحب پھر میری نبض دیکھیں اور بتائیں کہ مجھے حمل ہے کہ نہیں۔ حکیم صاحب کو چونکہ حاملہ کی نبض کا تجربہ نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے کہتا ہے کہ اس کا مجھے کیا علم ہے۔ اس کا تجھے پتہ ہونا چاہیے۔ میں کوئی غائب کا علم جاننے والا تو نہیں ہوں۔

تاریکین ! یہ درست ہے کہ غائب کا علم اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ لیکن بدن انسان کے بعض مخصوص حالات و علامات سے ذہین طبیب آنے والے واقعات سے مرعوض کو آگاہ کر دیا کرتا ہے۔ جن کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

البتہ یہاں حکیم القلاب صاحب ملتانی کا یہ فرمان پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

کر وہ کھینچ کر رہے ہیں کہ جولانِ عورت کو عضلاتی تحریک نہیں ہوا کرتی۔ اگر عضلاتی تحریک ہو جائے تو وہ عین احاطہ سے ہوگی۔

یعنی اس کی نبض تین انگلی تک بڑی آسانی سے محسوس ہوگی۔ لیکن اس سے عورت کے ساتھ قوت اور کسی قدر صلابت بھی پائی جائے گی چونکہ اس سے دورانِ عضلاتی قریب ہوگی اس لئے اس کی نبض سریع، قوی، مشرق و درقریب، بڑی عظیم ہوگی۔

**یاورداشت :** قارئین! یہ کل حکم نہیں ہے کہ جب بھی اور جس عمر میں عورت کی تحریک عضلاتی ہوگی تو وہ عمل سے ہوگی۔ چھوٹی عمر اور بڑی عمر میں بھی کسی وجہ سے عورت کو عضلاتی تحریک ہو سکتی ہے۔ جیسے جنبل، خارش، بھگندہ اور گھٹا قسم کے پھوڑوں کے دوران ہوا کرتی ہے۔

چونکہ کل سولہ سال سے پچاس سال کے دوران ہو سکتا ہے اس لئے اس زمانہ کے دوران کسی جولانِ عورت کی نبض عضلاتی دیکھیں تو دوسری کئی علامات مثلاً خون جھین کی بندش، ابکیاں ترشش، اندر کی طلب وغیرہ پا کر عمل کا حکم لگا سکتے ہیں۔

قارئین! نبض کے بارے اور مہبت سے موضوع تھے۔ جنہیں طوالت کے خوف سے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ضروری ضروری موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں جنہیں سمجھ کر اور عملی طور پر اپنا کر ماہر بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

خاندانِ حسین محمد حسین ○ دنیاور ۱۴۱۱ھ

# تعارف و قانون مفرد اعضا فلائی آف و قانون مفرد اعضا<sup>مع</sup>

مستفہ: حکیم محمد یونس

قانون مفرد اعضا ایک نیا طریقہ علاج ہے۔ پہلے علم و فن طب اور میڈیکل سائنس میں اس کا اشارہ تک نہیں ہے۔ اس لیے ہر نیا معالج جب تک اسے سمجھ نہ لے اسے بے معنی قرار دے دیتا ہے۔ اس کتاب میں قانون مفرد اعضا کو چارٹوں کی صورت میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ قانون مفرد اعضا کی ضرورت، اہمیت، فوائد، امراض و علامات کے ساتھ تطبیق اور موزن و کیفیات کے ساتھ تعلق واضح کیا گیا ہے۔

کتاب کی اہمیت کے پیش نظر تجدید طب کا لجز کے نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے۔

فون: 4229479-0333

ملنے کا پتہ

یسین دواخانہ طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں



قارئین قانون مفرد اعضاء کے لئے ضروری

# اطلاع

قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی جانے والی حکیم محمد یسین دنیا پوری کی تمام تصانیف خریدتے وقت اس بات کا یقین کر لیں کہ یہ کتاب واقعی ادارہ یسین طبی کتب خانہ دنیا پور کی شائع کردہ ہے کیونکہ ہم نے اپنی تمام کتب میں سے کسی کتاب کے حقوق اشاعت کسی ادارے یا فرد کو فروخت نہیں کئے اور نہ ہی راسیٹی پر کسی ایڈیشن کی اشاعت کی اجازت دی ہے اگر ہماری کتب میں سے کوئی کتاب کسی دوسرے ادارے کی شائع کردہ ملتی ہیں تو وہ بالکل جعلی کتاب ہے۔ خریدار اس کا خود مددگار ہے۔ کیونکہ اس میں صفحات کم کاغذ ہلکا اور طباعت غیر معیاری ہوگی۔

لہذا

قانون مفرد اعضاء کے تحت ہمیشہ یسین طبی کتب خانہ کی شائع کردہ کتب خریدیں - 042-7358721 ، فیکس 03334229479

مینجر یسین طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لوہاں فون نمبر

مجدد طب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کے شاگرد و رشید

# الحاج حکیم محمد یسین دنیا پوری

کی قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی جانیوالی نایاب کتب

○ میرا مطلب (کلاں)

○ رہبر نظریہ مفرد اعضاء

○ تعارف قانون مفرد اعضاء

○ سوانح حیات استاد صابر ملتانی

○ مجربات قانون مفرد اعضاء

○ دستور علاج بالمفرد اعضاء

○ کلیات قانون مفرد اعضاء

○ غذا سے علاج

○ تپ و دھول

○ نظریہ مفرد اعضاء اور دوا

○ نظامات جسم

○ علم المعجزات تاریخ طب و اطباء

○ چارٹ امراض و علامات و علم الادویہ

○ چارٹ مبادیات انسان و مجربات

○ تحقیقات ادویہ سازی

○ تحقیقات تشریح اعضاء انسان

○ تحقیقات امراض نسوان

○ تحقیقات امراض معدہ و امعاء

○ تحقیقات خواص المفردات (منشائی)

○ تحقیقات خواص المفردات (غذی)

○ تحقیقات خواص المفردات (اعصابی)

○ تحقیقات اسرار النبض

○ تحقیقات امراض قلب و عظام

○ تحقیقات امراض دماغ و اعصاب

○ تحقیقات امراض جگر و اندام

○ تحقیقات طبی اصطلاحات

○ تحقیقات امراض اطفال

○ تحقیقات علم الامراض

نہ (۱) یسین دواخانہ و طبی کتب خانہ بالمقابل کر بلا گات شاہ

(۲) یسین طبی خانہ ریلوے روڈ دنیا پور

304773



حکیم محمد عارف



حکیم محمد الیاس

# مطب

امراض کی تشخیص و تجویز کے لئے

**مطب کئی نگرانی کے فوائد**

حکیم محمد الیاس و حکیم محمد عارف دنیا پوری

سرا انجام دیتے ہیں

☆ یسین دوا خانہ طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں

☆ یسین دوا خانہ طبی کتب خانہ علم دین سینٹر ماہر سٹریٹ

بالقابل کر بلا گائے شاہ لاہور